B9ED202CCT

اکتساب اور تدریس

(Learning and Teaching)

فاصلاتی اور روایتی نصاب پر مبنی خود اکتسابی مواد

برائے

بیچلر آف ایجوکیشن

(دوسرا سمسٹر)

نظامتِ فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

© مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

کورس۔ بیچلر آف ایجوکیشن

ISBN: 978-93-80322-13-1
First Edition: August, 2018
Second Edition: July, 2019
Third Edition: December, 2021

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	دسمبر، 2021
قیمت	:	00/-
تعداد	:	0000
ترتیب وتزئین	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
سرورق	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان

اکتساب اور تدریس

(Learning and Teaching)
for B.Ed. 2nd Semester

On behalf of the Registrar, Published by:
Directorate of Distance Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), Bharat
Director: dir.dde@manuu.edu.in **Publication:** ddepublication@manuu.edu.in
Phone: 040-23008314 **Website:** manuu.edu.in

مجلس ادارت ۔اشاعت اوّل ودوم

(Editorial Board-1st and 2nd Edition)

مضمون مدیر

(Subject Editor)

Dr. Talmeez Fatma Naqvi
Associate Professor (Education)
MANUU College of Teacher Education, Bhopal

ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی
اشوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)
مانو کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال

زبان مدیر

(Language Editor)

Dr. Najmus Saher
Associate Professor (Education)
DDE, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر نجم السحر
اشوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)
نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

مجلس ادارت۔اشاعت سوم

(Editorial Board-3rd Edition)

مضمون مدیران

(Subject Editors)

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel — پروفیسر مشتاق احمد آئی۔پٹیل

Professor, Education (DDE) — پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

Dr. Najmus Saher — ڈاکٹر نجم السحر

Associate Professor, Education (DDE) — اسوسی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

Dr. Sayyad Aman Ubed — ڈاکٹر سید امان عبید

Associate Professor, Education (DDE) — اسوسی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

Dr. Banwaree Lal Meena — ڈاکٹر بنواری لال مینا

Assistant Professor, Education (DDE) — اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

زبان مدیران

(Language Editors)

Prof. Abul Kalam — پروفیسر ابوالکلام

Professor, Dept. of Urdu, MANUU — پروفیسر، شعبۂ اردو، مانو

Dr. Mohd Akmal Khan — ڈاکٹر محمد اکمل خان

Guest Faculty (Urdu) — گیسٹ فیکلٹی (اردو)

Directorate of Distance Education — نظامت فاصلاتی تعلیم

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

پروگرام کوآرڈی نیٹر

ڈاکٹر نجم السحر ،اسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)

نظامتِ فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین	**اکائی نمبر**
مسٹر شیخ عرفان جمیل، اسسٹنٹ پروفیسر سی ٹی ای، بیدر، مانو	اکائی 1
ڈاکٹر شفایت احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، سی ٹی ای، دربھنگہ، مانو	اکائی 2
ڈاکٹر تلمیذ فاطمہ نقوی، اسسٹنٹ پروفیسر، سی ٹی ای، بھوپال، مانو	اکائی 3
ڈاکٹر نوشاد حسین، اسسٹنٹ پروفیسر، سی ٹی ای، بھوپال، مانو	اکائی 4
ڈاکٹر شہناز بانو، اسسٹنٹ پروفیسر، سی ٹی ای، اورنگ آباد، مانو	اکائی 5

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈی نیٹر	9
اکائی 1:	متعلّم کی تفہیم اور تدریسی اکتسابی عمل	11
اکائی 2:	متعلّم کا تنوع	33
اکائی 3:	تدریسی طرز رسائیاں	53
اکائی 4:	تدریس بطور ایک پیشہ	106
اکائی 5:	اکتساب و تدریس کے نظریات	123
	نمونہ امتحانی پرچہ	**171**

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔اس کے چار نکاتی مینڈیٹس ہیں: (1) اردوزبان کی ترویج وترقی (2) اردومیڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3) روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد ومنشا اُردوداں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل واخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔اردو میں دستیاب تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں،کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ وشکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت وبقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گردو پیش ماحول کے مسائل ہوں،عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ مبارزات (Challenges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔انہیں مقاصد کے حصول کے لیے اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھر پور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی تعلیم کے طلباء کے لیے کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کا کام عمل میں آ گیا ہے۔ پہلے سمسٹر کی کتب شائع ہو کر طلباء وطالبات تک پہنچ چکی ہیں۔ دوسرے سمسٹر کی کتابیں بھی جلد طلباء تک پہنچیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ہم ایک بڑی اردو آبادی کی ضروریات کو پورا کر سکیں گے اور اِس یونیورسٹی کے وجود اور اِس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکیں گے۔

پروفیسر سید عین الحسن
وائس چانسلر
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

پیغام

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈِویژن سے ہوا اور اس کے بعد 2004 میں باقاعدہ روایتی طرزِ تعلیم کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈِویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای ب DEB–UGC اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بلند کر کے خود اکتسابی مواد SLM از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 5 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 155 متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centre) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لِنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس (SMS) کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان
ڈائرکٹر، انچارج، نظامت فاصلاتی تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

کورس کا تعارف

جیسا کہ کورس کے عنوان سے ظاہر ہے کہ کورس میں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح کے معلمین سے متعلق دو اہم امور پر روشنی ڈالی گئی ہے اکتساب وتدریس: یہ پانچ یونٹ پر مشتمل ہے۔ جس میں پہلی اکائی کا مقصد معلمین اور متعلمین میں اکتسابی عمل کی فہم پیدا کرنا ہے تاکہ وہ متعلم کی ضرورت اور خصوصیات کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہی تدریسی عمل کوانجام دیں، کیوں کہ تدریسی عمل کی مرکوزیت متعلم پر ہے اس لئے معلم کو اپنے تدریسی طریقہ کار کو متعلم کے اکتسابی طریقہ کار سے جوڑ کر دیکھنا ہوگا۔ اس کے لئے معلم میں تدریسی مہارتوں کا ہونا اور تدریس کے قوانین سے واقفیت ضروری ہے۔ اسی کو نظر میں رکھتے ہوئے یہ یونٹ ترتیب دی گئی ہے۔

انفرادی تفاوت قانون قدرت ہے اور درجہ میں موجود طلباء کے درمیان انفرادی تفاوت کو سمجھنا اور اسی کے لحاظ سے اپنی تدریسی حکمت ہائے عملی متعین کرنا تدریس کا ایک اہم حصہ ہے درجہ میں موجود تنوع کن کن امور پر پایا جاتا ہے۔ دوسری اکائی اسی کی فہم فراہمی دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ طلباء میں اختراعی صلاحیت کو کیسے پروان چڑھایا جائے، ان میں تجزیاتی سوچ پیدا کرنے کے لئے معلم کیا لائحہ عمل تیار کریں ان میں مثبت رویہ اور سماج کے لئے افادی ذہانت پیدا کرنے کی فہم ومہارت مدرس میں کیسے پیدا کرنی ہے، اس یونٹ میں اسی کا تذکرہ ہے۔

تیسری اکائی میں تدریس کی طرز رسائی کے تحت تدریس کی نوعیت، تدریس کی سطحیں اور درجات کو بیان کرنے کے علاوہ مختلف مکاتب فکر میں تدریس کے کیا معنی اور مفہوم ہیں۔ اس کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔ تدریسی طرز رسائی پر مبنی کچھ تدریسی ماڈل بھی دیے گئے ہیں جو کہ معلم کو تدریس میں معاونت دینگے اور تدریس اور اکتسابی عمل کو مؤثر بنائے گئے۔

چوتھی اکائی میں تدریس کو بطور ایک پیشہ طور دیکھا گیا ہے بطور مدرس معلم کی کیا ذمہ داریاں اور کردار ہیں اور ایک اچھا معلم بننے کے لئے اس میں کیا کیا استعداد ہونی چاہیے، اس کے علاوہ معلم کے نشوونما کے لئے کون سی طرز رسائیاں موجود ہیں اور کون سی کن حالات میں کتنی مؤثر ثابت ہوسکتی ہیں۔ اس یونٹ ان تمام امور کے تئیں معلمین میں فہم پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

پانچویں اکائی میں اکتساب وتدریس کے نظریات کا مفصل تذکرہ ہے۔ موجودہ دور میں جن نظریات پر مبنی تدوین نصاب وتدریس کی جارہی ہے ان کے مختلف طریقہ کار میں سے اشتراکی طریقہ کار اور تصوراتی نقشہ وغیرہ کا تفصیل سے تذکرہ ہے۔

اکتساب اور تدریس

(Learning and Teaching)

اکائی 1۔ متعلم اور تدریسی اکتسابی عمل کی تفہیم

(Understanding the Learner and Teaching-Learning Process)

اکائی کے اجزا

1.1 تمہید(Introduction)

1.2 مقاصد(Objectives)

1.3 متعلمین کی خصوصیات وضروریات(Need and Characterics of the Learners)

1.3.1 متعلمین کی خصوصیات(Characteristics of the Learners)

1.3.2 متعلمین کی ضروریات(Needs of The Learners)

1.4 اندازِ تدریس کو اندازِ اکتساب کے ساتھ ملانا(Matching the learning Style with Teaching Style)

1.4.1 اندازاکتساب (Learning Style)

1.4.2 اندازتدریس (Teaching Style)

1.4.3 تدریسی اندازاور اکتسابی انداز میں ہم آہنگی(Uniformity of Learning Style with Teaching Style)

1.5 تدریسی مقاصد کی تفہیم: وقوفی، جذباتی اور نفسی حرکی

(Understanding of Objectives Teaching: Cognitive,Affective, Psychomoter)

1.5.1 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Classification of Teaching Objectives)

1.5.2 تدریسی مقاصد کے اقسام(Types of Teaching objectives)

1.5.2.1 وقوفی(Cognitive)

1.5.2.2 جذباتی(Affective)

1.5.2.3 نفسی حرکی(Psychomotor)

1.6 تدریسی مہارتیں اور تدریس کے اُصو(Teaching Skills and Principles)

1.6.1 معلوم سے نامعلوم کی طرف (Known to Unknown)

1.6.2 آسان سے مشکل کی طرف (Simple to Complex)

1.6.3 موجود سے غیر موجود کے طرف (Concrete to Abstract)

1.6.4 خاص سے عام کی طرف(Particular to General)

1.6.5 کُل سے جُز کی طرف(Whole to Part)

1.6.6 مشاہدے سے استدلال کی طرف (Observation to Analysis)

1.6.7 تجزیہ سے ترکیب کی طرف(Analytical to Synthesis)

1.6.8 نفسیاتی ترتیب سے منطقی ترتیب(Psychological to Logical)

1.6.9 تدریسی واکتسابی مہارتیں (Skills of Teaching and Learning)

1.7 ہدایتی مہارتیں (Intructional Skills)

1.8 یاد رکھنے کے نکات(Points to be remembered)

1.9 فرہنگ(Glossary)

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1.1 تمہید (Introduction)

تدریسی مقاصد مخصوص ہونے کے ساتھ ساتھ واضح اور درست ہوتے ہیں۔ ان کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی جاتی ہے۔ اور یہ قابلِ عمل ہوتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ کمرہ جماعت کے تدریسی و اکتسابی عمل کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ہم انہیں طلباء کے برتاؤ میں ہونے والی تبدیلیوں سے محسوس کر سکتے ہیں۔ تدریسی مقاصد طلباء کے قابلِ پیمائش اکتسابی نتائج پر مبنی ہوتے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ تدریس کو با مقصد بنانے کے لیے تدریسی و اکتسابی عمل کی اس طرح منصوبہ بندی کریں جس میں تصورات، تفصیلات، برتاؤ کی شمولیت ہو اور جن کے لیے اکتسابی سرگرمیاں تیار کی گئی ہوں ان کے ذہن کی سطح کو دھیان میں رکھ کر بنایا گیا ہو۔ تدریسی مقاصد میں تین قسم کے مقاصد شامل ہیں۔ وقوفی (Cognitive)، جذباتی (Affective) اور نفسی حرکی (Psychomotor)۔

1.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ:

- ☆ تعلیم و تعلم اور درس و تدریس (Teaching and Learning) کے عمل کو سمجھ سکیں گے۔
- ☆ انداز آموزش اور انداز تدریس کے درمیان فرق کو معلوم کر سکیں گے۔
- ☆ تعلیمی مقاصد کا استعمال اور تدریسی مقاصد کی تفہیم کر سکیں گے۔

1.3 متعلمین کی خصوصیات وضروریات (Charactestics and Needs of the Learners)

1.3.1 متعلمین کی خصوصیات (Characteristics of the Learners)

متعلمین کی بہت سی خصوصیات ایسی ہیں جو کسی خاص تدریسی طریقہ کار کے تاثر اور مناسبت کو متاثر کر سکتی ہیں یہاں متعلمین کی کچھ اہم خصوصیات کی فہرست دی گئی ہے۔

☆ **ترغیبی خصوصیات (Motivational Characterstics)**

1) خود افادیت (Self efficacy)

خاص حالات کو منظّم کرنے کے لیے ضروری اقدامات پر عمل کرنے کے لیے خود افادیت کے طور پر کسی کی صلاحیتوں پر یقین کرنا ہے۔ ماہر نفسیات بانڈورہ نے ایسا بھی نوٹ کیا ہے کہ جسمانی اور جذباتی باتیں افراد کو ناقص کارکردگی کے خطرے کو اِشاروں کے طور پر دباو اور کشیدگی طرح کرنے کو متاثر کرتی ہے۔ اس وجہ سے خود افادیت ایک راستہ ہے جو دباؤ، منفی جذباتی رجحانات کو کم کرتا ہے۔ وہ جو بھروسہ کرتا ہے کہ ڈراونے تجربے اعلیٰ بے چینی کو برداشت نہیں کر سکتے وہ اُن کے ماحول کے بہت سے پہلوں کو خطروں سے بھرا محسوس کرتے ہیں۔

2) انتصابی نمونے (Attribution Patterns)

فرد کو اُس کی زندگی میں جو مقام ملا ہے اس کی وضاحت وہ زندگی کے آرامدہ اور پرسُکون راستوں پر چل کر بتا تا ہے۔ کامیابی اور ناکامی اندرونی اسباب سے سمجھی جاتی ہے۔ جیسے شخصیت کی صلاحیت، یا حسب ترتیب کوشش کرنا، یا کم تر خود عتمادی (Self Confidence)، یا خود مالیت

کی کمی۔ جب کہ مثبت یا منفی نتائج کے لیے بیرونی انتسابات(External Attribution) کسی کے احساسات پر اثر انداز نہیں ہوتے۔

3) مقاصد واقفیت(Goal Orientation)

1) مہارت واقفیت(مقصد اکتساب):طلبہ ترقی پذیر مہارت،علم،تفہیم کے ساتھ فکر مند ہوتے ہیں۔

2) کارکردگی واقفیت(کارکردگی یا مقاصدانہ)طالبِ علم عمل کے مقابلے کارکردگی کے ساتھ زیادہ فکرمند ہوتے ہیں۔

4) خارجی-اندرونی ترغیب-(Intrinsic-Extrinsic Motivation)

1) اندرونی ترغیب (Intrinsic Motivation)

فرد خود ہدایتی ہوتا ہے جن کے ذریعہ تعلیمی کامیابی،علم یا ایک مثبت خود اعتمادی کے ساتھ کام کرنے کے لیے خواہش حاصل کیا جاسکتا ہے۔

2) بیرونی ترغیب(Extrinsic Motivation)

فرد خود ہدایتی نہیں ہوتا بلکہ دوسروں سے ہدایت حاصل کرتا ہے۔

☆ والدین کے اثرات:

والدین متعلمین سے اعلیٰ تعلیمی کامیابی کی امید رکھتے ہیں اور متعلمین سے زیادہ توقعات بھی رکھتے ہیں۔

☆ انعامات : یہ پیسے یا مادی انعامات بھی ہوسکتے ہیں۔

☆ ذہن نشینی: دوسرے طالبِ علم اور اساتذہ کی توجہ کے لیے اعزازی فہرست یا دیگر تعلیمی انعامات ہوسکتے ہیں۔

☆ مثبت تعلیمی کارکردگی کے لیے درجہ جماعت اِستحقاق:

خالی وقت کو منظّم مراکز میں استعمال میں لانا،دیگر مواقع پر خالی وقت کا استعمال کرنا ہے۔

☆ ترقیاتی خصوصیات(Developmental Characteristics)

☆ انداز آموزش(Learning Styles)

ذہانت کی اقسام اور سطحیں(Levels and Types of Intelligences)

1) وجودیاتی ذہانت(Existential Intelligence)

وجودیاتی ذہانت کے ساتھ طلباء انسانی حالات کے بارے میں واقف ہوتے ہیں۔وہ زندگی اور موت کی اہمیت،محبت کے تجربوں کو سمجھنے کے قابل ہو ہیں وہ صدقے تفریق (Configuration) کا منصوبہ بناتے ہیں۔انسانی ہمدردی کی کہانیوں پر خصوصی توجہ کے ساتھ ایک حالیہ واقعات کی نوٹ بک برقرار رکھتے ہیں،رومانی شاعری تلاش کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔

2) بین افرادی ذہانت (Intra Personal Intelligence)

ایسے متعلمین کو اُن کے اپنے اندرونی احساسات کی ایک گہری بیداری ہوتی ہے۔اُنھیں آزادی اور خود اعتمادی کا ایک مضبوط احساس ہوتا ہے۔

3) بین الافرادی ذہانت (Inter Personal Intelligence)

ایسے متعلمین ایک دوسرے کو اُن کے کام کرنے اور موثر طریقے سے بات چیت کرنے کے لیے دوسروں کے مزاج اور ترغیب کو سمجھتے ہیں۔

ساتھ ہی سماجی سرگرمیوں کا لطف اُٹھاتے ہیں۔

4) جسمانی عضلاتی ذہانت (Bodily Kinesthetik)

یہ طلباء جسمانی مہارت سے کام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ توازن اور حرکتوں پر قابو کرنے کا ترقیاتی احساس رکھتے ہیں یہ طلباء کر کے سیکھنے میں یقین کرتے ہیں اور سب سے بہتر سیکھتے ہیں۔

5) بصری مقامی ذہانت(Visual-Spatial Intelligence)

بصری مقامی ذہانت: یہ متعلمین بصری دنیا اور محرک کی غیر موجودگی میں اس کے پہلوؤں کی معلومات رکھنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔

6) موسیقیاتی یا قدرت وادیذہانت(Musical / Naturalistic Intellegence)

موسیقیاتی استطاعت سے پہلے کوئی دیگر عقلمندی اُبھر کر نہیں آتی جو موسیقی کی اعلی سطح پر موجود ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ مختلف قسم کے ساز اور انسانی آواز کو سنتا ہے۔ سمعی احساسات ہم ہے پر لازمی نہیں۔

قدرت وخداداد ذہانت(God gifted) والے لوگ اپنے اِردگرد قدرتی دنیا کے لیے قدردان ہوتے ہیں۔ ماحول میں جانوروں اور پودوں میں درجہ بندی اور تمیز کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

7) منطقی ریاضی ذہانت(Logical-Mathamatical intellegence)

منطقی ریاضی ذہانت ابتدائی دور میں مشاہدہ، ردوبدل اور طبعی اشیاء کے استعمال کرنے سے فروغ پاتا ہے۔ اس میں سوچ زیادہ تجریدی بن جاتی ہے۔ یہ ذہانت سائنسی سوچ اور استنباطی استدلال کے قریب ہے۔ اس ذہانت کے طلباء نمونوں کی شناخت کرتے ہیں۔ تجریدی علامتوں کے ساتھ کام کرتے ہیں ساتھ ہی وہ مسئلہ کو حل کرنے کا علم رکھتے ہیں۔ مسئلے پر کام کرنے سے پہلے ہی حل دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

8) زبانی لسانی ذہانت(Verbal Linguestic Intellegence)

اس ذہانت میں لکھے یا بولے گئے لفظوں کی محبت اور طاقت دل میں ہوتی ہے۔ سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا اس ذہانت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایسے طلباء آواز اور الفاظ کے معانی کے لیے حساس ہیں اور ضابطہ کشائی میں بہت اچھے ہوتے ہیں۔

☆ **سابقہ علم(Previous Knowledge)**

طلبہ ماضی کے تجربوں سے جو سیکھتے ہیں وہ حال کے دور میں سابقہ علم بن جاتا ہے اور وہی حالات پیش آنے پر اس علم کا استعمال کیا جاتا ہے سابقہ علم سے نئے علم کو جوڑا جاتا ہے۔

☆ **اقتصادی / گھریلو زندگی (Economic / Home life)**

1) اسکول جانے سے پہلے مناسب غذا۔

2) اسکول کے مناسب ضروری سامان۔

3) والدین میں تعلیمی/اسکول یا گھر کا کام اور سرگرمیوں کے متعلمین کو سیکھنے میں مدد کرنے کی صلاحیت۔

4) اساتذہ والدین کے رشتے میں والدین کی شمولیت۔

☆ **اقدار(value)**

1) جذباتی ذہانت کی قدر Emotional Quotient(E.Q.)

2) ثقافت(Culture)

3) زبان(Language)

4) سماجی مہارتیں(Social skills)

5) صحت(Health)

1.3.2 متعلمین کی ضروریات(Needs of the Learners)

تمام طلباء کی ہر ضرورت کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے،لیکن ان لوگوں کی عام ضروریات کا خیال رکھنا کافی حد تک ممکن ہونا چاہئے۔

(Simpson and Ure 1994)

متعلمین کی ضروریات کی مثالیں(Examples of Learner's Needs)

1) وقوف(cognitive)

1 اچھے سوالات پہچاننا۔

2 اچھے سوالات پوچھنا.

3 ماہرین سے مدد حاصل کرنا۔

4 مسئلے کے حل کی مشق۔

5 آزاد سوچ۔

6 کام کے مصنوعات کی تخلیق۔

7 نئ معلومات پر عمل کرنا۔

8 سیکھنے کے وسائل کا استعمال کرنا۔

II) سماجی(social)

1) ساتھیوں کے ساتھ رابطہ۔

2) حمایت حاصل کرنا اور دینا۔

3) بیرونی حوصلہ افزائی کا تجربہ۔

4) کچھ الگ کرنا۔

5) مسئلے کو حل کرنے تک مواصلات(Communication) کرنا۔

6) مجلس کو تلاشنا اور للکارنا(Explore and challenge conentims)۔

7) دوستوں کے ساتھ بڑھنا۔

8) وقت اور کاموں کو منظّم کرنا۔

III) جذباتی (Affective)

1) مقاصد کو حاصل کرنا۔

2) مثبت رویے کی پرورش۔

3) دوسروں سے رائے لینے کے لیے تیار۔

4) خود تشخیص اور عکاسی کے لیے وقت۔

5) خوداعتمادی (Self Confidence)۔

6) تعلق رکھنے والوں سے احساس رکھنا۔

7) دوسروں کی منشا کو سمجھنا۔

IV) نفسی حرکی (Psychomotor)

1) ایک آرامدہ ماحول میں رہنا۔

2) آمدورفت کرنا۔

3) بچے کی دیکھ بھال کرنا۔

4) معقول نیند۔

5) اچھی غذا/ضروری توانائی کی سطح۔

6) ورزش / کسرت۔

7) سامان وآلات تک رسائی حاصل کرنا۔

8) مناسب اور بروقت مظاہروں میں مشغول رہنا۔

1.1 متعلمین کی دیگر ضروریات اور خصوصیات (Other Characteristics and Needs of the Learners)

سیکھنے والوں کی ضروریات کو سمجھنا تعلیم کو معیار فراہم کرنے اور اس کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔

1. ایک یہ کہ طلبہ کو اپنی ضروریات معلوم نہیں اور ہم بھی انکی ضروریات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، طلبہ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے ان کی حمایت اور ان کی کامیابی پر شاباشی بہت ہی اہم ہے اور ان کی ضروریات کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔

2. بالغان جماعت کو سیکھنے کے لیے انکو اساتذہ کی ضرورت ہے۔

3. عام طور پر طالب علم سب سے آسان راستوں اور غیر فعال متعلمین بننے کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کے لیے یہ پسند بھی کرتے ہیں، یہ سیکھنے میں مصروف رہتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اسباق کو دلچسپی سے اور انکو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

4. اچھے متعلمین علم کے متلاشی ہوتے ہیں، وہ تمام چیزوں کے بارے میں دور تک سوچتے ہیں۔ وہ سیکھتے ہیں اور سیکھنے کی حصوں سے محبت کرتے ہیں، وہ جن چیزوں کے بارے میں نہیں جانتے ان کی تلاش اور جستجو میں لگے رہتے ہیں۔

5. اچھے متعلمین کی سوچ کا عالم:۔ انسان کو بہت ساری چیزیں بہ آسانی حاصل ہو جاتی ہیں، لیکن سب سے زیادہ کوشش کے بعد حاصل ہونے والی چیز علم ہے جن تک اچھے متعلمین جدوجہد اور محنت کے بعد پہنچ جاتے ہیں۔

6. اچھے متعلمین اپنے وقت کو ضائع نہیں کرتے ہیں۔

7. اچھے متعلمین اپنے علم کو حاصل کرنے، محنت اور تسلسل جاری رکھتے ہیں اور وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

8 اچھے متعلمین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سیکھنے کا عمل بہت زیادہ لطف اندوز نہیں ہوتا ہے، اس کے باوجود وہ سیکھنے سے محبت کرتے ہیں۔

9. ناکامی اچھے متعلمین کو ڈراتی ہے، لیکن اسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فائدہ مند ہے اور کامیابی میں وقت اور محنت دونوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور بہت سارے اچھے مواقع کا استعمال کرتا ہے جو انکو کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔

10 اچھے متعلمین کو اس بات کا یقین رہتا ہے کہ وہ کامیابی کو حاصل کر سکتے ہیں، کبھی کبھی یہ مختلف اصلاحات کا استعمال نہیں کر پاتے کہ، انہیں کامیابی کے لیے ایک لمبے وقت کی درکار ہوتا ہے، جس کے لیے اسے پرعزم بھی ہوتے ہیں۔

11. اچھے متعلمین وہ سیکھ رہے ہوتے ہیں جو ان کو اپنے علم سے آراستہ کرنے کے لیے ضروری ہیں،

12. متعلمین تمام طرح کی چیزوں کے بارے میں تعجب (Surprise) کرتا ہے،، وہ سیکھنے سے محبت کرتا ہے، وہ کچھ باتوں کے بارے میں نہیں جانتا لیکن اپنی تجسس کی عادت کی وجہ سے وہ مطمئن نہیں ہوتا، اور باتوں کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ متعلمین کی خصوصیات وضروریات پر نوٹ لکھیں۔

1.4 اندازِ تدریس کو اندازِ آموزش کے ساتھ ملانا (MatchingTeaching Style With Learning Style)

1.4.1 اندازِ آموزش (Learning Style)

1 "اندازِ آموزش نقطہ نظریہ آموزش کے راستہ سے کچھ مختلف ہیں"۔

2 "اندازِ آموزش کو مختلف نظریہ کی طرف سے مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے"۔

☆ اندازِ آموزش کے اقسام (Types of Learning Style):۔

1 بصری متعلمین (Visual Learners)

ایسے متعلمین کو سبق کے مواد کو سمجھنے کے لیے اپنے اساتذہ کی جسمانی زبان (Gesture and Posture) اور چہرے کے اظہار (Facial Expression) کو مکمل طور پر دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بصری رکاوٹوں سے بچنے کے لیے کمرہ جماعت میں سامنے کی جانب بیٹھنے کو ترجیح دیتے ہیں، انہیں لگتا ہے کہ تصاویر اور ڈسپلے کے ذریعے بہترین انداز سے سیکھ سکتے ہیں، جیسے ڈائی گرام، تصویر نما کتاب، کے ذریعے، ویڈیوز، فلو چارٹس، پرچے وغیرہ دوران درس یا کمرہ جماعت میں بحث ومباحثہ، بصری متعلم اکثر معلومات کو جذب کرنے کے لیے تفصیلی نوٹ کو ترجیح دیتے ہیں۔

2. سمعی متعلمین (Auditory Learners)

ایسے متعلم زبانی درس، بحث ومباحثہ اور دوسروں کے ذریعے کہی گئی بات کو غور سے سنتے ہیں، ان سب کے ذریعے سے وہ بہترین سے سیکھتے

ہیں۔ سیکھنے والا اکثر مواد کو بلند آواز سے پڑھنے اور ایک ٹیپ ریکارڈر کے استعمال کرنے سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

3. عضلاتی متعلمین (Kinesthetic Learners)

ایسے افراد کے جسمانی سرگرمیوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ایسے متعلمین حرکیاتی ذریعے سے سب سے بہتر سیکھتے ہیں، وہ زیادہ دیر تک بیٹھنے سے قاصر ہوتے ہیں، اس لیے وہ مختلف سرگرمیاں اور تلاش میں مشغول رہتے ہیں۔

1.4.2 اندازِ تدریس (Teaching Style)

تمام درجہ جماعت میں مثبت اور منفی انداز سے طلباء کو روشناش کرانا، اساتذہ کے لیے سیکھنے کی مختلف ضروریات کو مکمل کرنے کے لیے ملنسار ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کے بعد تمام طلباء سیکھنے کی بنیاد پر آمادہ ہوں گے اور تمام بنیادی سرگرمیوں سے واقف ہوں گے، جس کے ذریعے سیکھنے کا امکان زیادہ ہوتے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک جاپانی طلبا نے ذخیرۂ الفاظ بنانے کے لیے ایک ملٹی میڈیا کا استعمال کیا، یہ طریقہ کار اس کو سیکھنے کے لیے مؤثر ہے۔ اسطرح کی شعور درجہ جماعت میں سیکھنے کو ایک رخ دیتا ہے، یہ سب سے زیادہ طلبا کو کامیاب بنانے اور سیکھنے کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے۔

ذیل میں کچھ انداز تدریس دیے گئے ہیں:-

1) خطابی انداز (Lecture Style)

استاد مواد مضمون کو خطاب کے ذریعے پڑھاتے ہیں۔ اس میں بچے صرف سننے کا کام کرتے ہیں۔

2) مظاہراتی انداز (Demonstration style)

استاذ مواد مضمون کو مظاہراتی انداز میں پڑھاتے ہیں۔ اس طریقہ تدریس میں تمام طلباء کی شعوری شمولیت ہوتی ہے۔ وہ سننے کے ساتھ ساتھ دیکھتے اور محسوس بھی کرتے ہیں۔

3) سہولت کار (Facilitator)

مختلف وسائل اور ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے طلباء کو سیکھنے کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے۔ اس میں استاذہ کا کردار صرف سہولت کار کا ہوتا ہے۔

4) مخلوط انداز (Blended style)

اس میں استاذ مختلف تدریسی طریقہ کار کا استعمال کرتے ہوئے مواد مضمون کو پڑھاتے ہیں۔ یہ بہت ہی کارگر ذریعہ ہے جسکی وجہ سے بچے بہتر طریقے سے سیکھتے ہیں۔ اس طرح کے تدریسی انداز آن لائن اور آف لائن دونوں ہوتے ہیں۔

1.4.3 تدریسی انداز اور اکتسابی انداز میں ہم آہنگی (MatchingTeaching Style With Learning Style)

سیکھنے کے طور طریقے (مہارت) کا استعمال جیسے تعلیم کے موقع پر اور ساتھ ساتھ بہت سارے موقعوں پر اساتذہ کو زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے، جیسے سمینار، بات چیت کا مرکب، درس و تدریس، تقریر وغیرہ۔

1- اچھا استاد اپنے علم کو اور کسی موضوع کی وضاحت اور مثالوں کے ساتھ فراہم کر سکتے ہیں، جب وہ تجربہ حاصل کر لیتا ہے تو اسے اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے تمام طلباء کو وہ علم کیسے فراہم کریں گے جس سے طلبہ مکمل طور سے فائدہ حاصل ہو سکے۔

2- اچھے اساتذہ اپنے طلباء کے لیے نمونہ ہوا کرتے ہیں ان کے طور طریقوں کو اپنا کر ان کی راہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

3- اچھا سیکھنے والوں کو بے وجہ سوالات کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے، وہ ہمیشہ یہ جان رہا ہوتا ہے کہ وہ جس موضوع پر معلم سے سوال کر رہا ہے اس کے متعلق وہ کتنی معلومات رکھتا ہے اور کتنی نہیں اور جو معلومات ان کے پاس ہے ان کے اعتبار سے ان کی باقی معلومات میں اضافہ کرنے کی ضرورت کتنی ہے۔

☆ بصری معذورین کو سکھانے کے طریقے:۔(Learning Style of Visual Impaired)

1- نئی معلومات کے لیے وسائل کا استعمال کرتے ہوئے معلومات فراہم کرنا۔

2- ذخیرۂ الفاظ یا نئی معلومات کو مضبوط بنانے کے لیے کمرہ جماعت کی سرگرمیوں کے روزنامچہ (Daily Routine) تیار کرنا۔

3- پسندیدہ واقعات کو قلمبند کرنا۔

4- طلباء کے متعلق الفاظ، جیسے کھانے کی اشیاء، جانوروں کے نام کی فہرست، تحائف وغیرہ کی ایک فہرست طلباء کو دیجائے، اور ان کی ذاتی ترجیحات کے مطابق ان الفاظ کی درجہ بندی کے لیے طلباء سے سوال کئے جائیں۔

5- طلباء کو متبادل جواب فراہم کریں، اور طلباء کسی ایک کا انتخاب کریں۔

☆ سیکھنے کے مخصوص طریقے۔(Specific style of learning)

1- نجی ساجھی کا استعمال(Private companion)، وضاحت اور الفاظ کے معنی کو ذہن نشیں کرنے، تصاویر، ڈرائنگ ، خاکے، اور کارٹونوں کی اشاعت کا استعمال کریں۔

2. ویڈیو فلموں، ویڈیو ٹیپ کے ذریعے زندہ مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

3. ذخیرۂ الفاظ اور قواعد میں مشق فراہم کرنا طلباء کو، مشق کی مشقتوں کو زیادہ دینے سے احتراز کیا جائے۔

4. کمرہ جماعت میں مسلسل تختہ سیاہ کا استعمال نہ کرنا، اور تختہ سیاہ پر لکھے الفاظ اور چیزوں کو سمجھنے کا، موقع فراہم کرنا۔

5. مختصر تحریری طور پر مشقوں کی تفویض کرنا۔

6. رسمی زبان سیکھنے کی سہولت و تحریری مواصلات اور تشریحی مہارت کے مواقع فراہم کرنا۔

اسباق میں آسانی فراہم کرنے کی تجاویز(Suggestions for Easier Lession)

1۔ بامقصد تعلیمی سرگرمیوں کا استعمال۔

2۔ حوصلہ افزائی کے سوالات پوچھنا۔

3۔ طلباء کو مشغول کرنے کے لیے مناسب ٹیکنالوجی کا استعمال۔

4۔ طلباء سے مؤثر انداز اور مؤثر طریقے سے بات کرنا۔

معیاری فیصد کو اچھا بنانے کے چند تجاویز(Some Suggestions Improving the Standerd Percentage)

1۔ معیار کو بہتر بنانے کے لیے مواد کو اچھی طرح منظّم کیا جائے۔

2۔ بیانات کو واضح انداز میں لکھ کر اور مائیکروفون کا استعمال کیا جائے۔

3۔ طلبہ کو سوچنے، سمجھنے، اور نوٹ تیار کرنے کے لیے مؤثر تقویت کا استعمال کیا جائے۔

4۔ وقت کی پابنداور وقت کا صحیح استعمال کیا جائے۔

5۔ سبق کے آغاز تا اختتام پابندی ہو۔

6۔ اسباق کے اندر ضروری مواد کو شامل کرنا، اور غیر ضروری مواد سے احتراز کیا جائے۔

7۔ اساتذہ کو اپنے طلباء کے لیے واضح طور پر اور اسائنمینٹ کے تعلق سے بات چیت کیا جائے۔

8۔ ادارے میں پالیسی معاملات، اور دیگر منظّم طریقوں کی معلومات فراہم کیا جائے۔

9۔ استاد کو اپنے آپ کو نصاب کی ساخت اور امتحان کے طریقے سے واقف کیا جائے۔

10۔ امتحان کے سوالات، تشخیص کے سوالات، ہینڈل کے ایسے طریقے جس کے ذریعے طلبہ جوابات پر قادر ہوسکیں۔

11. سیکھنے والوں کے لیے ایک آسان راستہ کا انتخاب ریکارڈنگ، آن لائن بات چیت، اور سبق کا خلاصہ ملٹی میڈیا اور تکنیکی آلات کے ذریعے حاصل کیا جائے۔

12. طالب علموں کے ساتھ اچھے تعلقات کی تعمیر کرنا اور ان کی حوصلہ افزائی کیا جائے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1. متعلمین کی ضروریات کی دس مثالیں پیش کریں۔

1.5 تدریسی مقاصد کی تفہیم: وقوفی، جذباتی اور نفسی حرکی

(Understanding Instructional Objectives; cognitive, Affective and Psychomotor)

1.5.1 تدریسی مقاصد کی درجہ بندی (Classification of Instructional Objectives)

ضرورت اس بات کی ہے کہ تدریس کو بامقصد بنانے کے لیے تدریس و اِکتسابی عمل کی اس طرح منصوبہ بندی کریں۔ جس میں تصورات، تفصیلات، برتاؤ کی شمولیت ہو اور جن کے لیے اِکتسابی سرگرمیاں تیار کی گئیں ہوں۔ تدریسی مقاصد میں تین قسم کے مقاصد شامل ہیں۔ وقوفی، جذباتی اور نفسی حرکی۔

تدریس مقاصد کی درجہ بندی

وقوفی (Cognitive)	جذباتی (Affective)	نفسی حرکی (Psychomotor)
معلومات (Knowledge)	قبول کرنا (Receiving)	نقل کرنا (Imitation)
تفہیم (Understanding)	ردعمل (Responding)	دست کاری کی مہارت (Manipulation)
اِطلاق (Application)	اِفادہ (Valuing)	درستگی کے ساتھ (Precision)
تجزیہ (Analysis)	تنظیم (Organisation)	الفاظی ادائیگی (Articulation)
ترکیب (Synthesis)	امتیازی خصوصیات (Charactrisation)	فطری جذبہ (Naturalisation)
جانچ (Evaluation)		

1.5.2 تدریسی مقاصد کے اقسام

1.5.2.1 وقوفی(Cognitive)

1. معلومات (Knowledge)

معلومات سے مراد سابق میں یاد کیا گیا مواد ہے اور یہ عمل یاد دہانی پر زور دیتا ہے۔ وقوفی علاقے میں یہ کمترین سطح کا اکتسابی نتیجہ ہوتا ہے۔ اِس میں خصوصی اور فنی معلومات کی بہت ہی کم ضرورت ہوتی ہے۔ یہ چونکہ بنیادی جُز ہے اور اسی پر ہی دوسرے اجزاء تشکیل پاتے ہیں۔ معلومات کی تدریس کا اہم مقصد طلباء میں مندرجہ ذیل اُمور کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔

(1) شناخت کرنا

(2) اعادہ کرنا۔

(3) ذہانت اور مہارت کو فروغ دینا۔

2. تفہیم (Understanding)

تفہیم سے مراد مواد یا متن کے معنوں کو سمجھنے کی صلاحیت سے ہے۔ جیسے طالبِ علم سائنسی اِصطلاحات، تصورات، حقائق و اُصولوں کی ظاہری خصوصیات کو سمجھتا ہے۔ تفہیم میں حسب ذیل امور شامل ہیں۔

(1) مثالیں دینا۔ وجوہات بیان کرنا

(2) موازنہ کرنا۔ ترجمہ کرنا۔ درجہ بندی کرنا

(3) فرق معلوم کرنا۔ اندازہ لگانا۔

3. اِطلاق (Application)

طالب علم سائنس و دیگر علم سے متعلق حاصل کئے گئے معلومات اور تفہیم کو روزمرہ زندگی کے مختلف میدانوں میں اِستعمال کرتے ہیں۔ اِس سے اِکتسابی تفہیم کی سطح بلند ہوتی ہے۔

(1) مشاہداتی حقائق کے ذریعے نتائج اخذ کرنا

(2) عمل اور ردعمل کے باہمی تعلق سے واقفیت ہونا

(3) مسئلہ تجزیہ کرنا۔

(4) تجزیہ (Analysis)

متذکرہ بالا کے ذریعے طلباء میں قوتِ استدلال کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

تجزیہ کا مطلب مواد کے اجزاء کو بامعنی اکائیوں میں تقسیم کرنا ہوتا ہے۔ تاکہ مواد کی ساخت کا منظّم مطالعہ کیا جاسکے اور تصورات کو واضح طور پر سمجھا جاسکے۔ اس میں حسب ذیل شامل ہیں۔

(1) عناصر کا تجزیہ

(2) عناصر کے باہمی تعلق پر غور کرنا۔

(3) اِن عناصر کے باہمی تعلق کے اُصول اخذ کرنا۔

(5) ترکیب (Synthesis)

ترکیب سے مراد ایسی صلاحیت ہے جس میں طالب علم چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم شدہ مواد کو منظّم کر کے اُن کی وضاحت کر سکتا ہے۔ اس کا اکتسابی نتیجہ اختراعی طرز عمل (Inventive behavior) پر ہوتا ہے۔اس میں بھی تین مقاصد کی نشاندہی کی گئی ہے۔

(1) مختلف عناصر کی ترتیب کے ذریعے منفرد ترسیل ((Unique delhivery by arranging defferent element)

(2) تمام عناصر کی شمولیت کے دریعہ نئے منصوبے تیار کرنا،(Creating new plan the inclusion by all element)

(3) تمام عناصر کے درمیان غیر مادی تعلق قائم کرنا۔ (Established an immaterial relationship between all elements)

.6 تعین قدر (Evaluation)

وقوفی علاقہ کے اکتساب میں یہ جُز بہت ہی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔تعین قدر سے مراد طالب علم کی کسی مقررہ مضمون کے مواد یا متن کی اقداری پیمائش کی صلاحیت سے ہے۔اِس میں فیصلہ واضح طور پر معین اُصولوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔اِس میں دو مقاصد شامل ہیں۔

(1) مواد اور طریقہ کار کا داخلی فیصلہ (Internal decision of material and method)

(2) مواد اور طریقہ کار کا خارجی فیصلہ (External decision of material and method)

1.5.2.2 جذباتی (Affective)

بی اس بلوم (B.S Bloom) کریتھ وہیل (Kreth Wehl) اور ماسیا (Masia) نے 1964 میں تاثراتی دائرہ کو چھ (6) قسموں میں درجہ بندی کی۔اس کا اہم مقصد ہوتا ہے تدریس کے بعد طلبہ کے احساس اور طرزِ عمل میں تبدیلی لانا۔مندرجہ ذیل میں اس کی چھ قسم کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے گا۔

.1 موصول کرنا (Receiving)

تاثراتی دائرہ کا یہ پہلا اور نچلا سطح کا مقصد ہے۔موصول کرنا سے مراد ہے سننا،اور یہ بھی کہ طلباء معلومات کو حاصل کرنے کے لیے کتنے حساس ہیں۔

Receiving موصول کرنے کے اہم مراحل

(a) توجّہ

(b) معلومات کے بارے میں واقفیت یا آگاہی

(c) معلومات حاصل کرنے کے لیے آمادگی

(d) اور توجہ کے لیے منتخب فطرت۔

مندرجہ بالا مراحل طلباء کو سیکھنے کے لیے آمادہ کرنے میں ذمہ دار ہوتے ہیں۔

2. جواب دینا، ردِ عمل یا حساسیت (Responding)

یہ تاثراتی درجہ بندی کا اگلا مرحلہ ہے، جس میں طلباء کی آسانی، بیداری اور توجہ دیکھی جاتی ہے۔ اس سطح کو بہت متحرک کیا جاتا ہے تا کہ وہ مسلسل توجہ مرکوز کر سکیں۔ اسے تجربہ کے لحاظ سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس سطح پر طلبہ کو خوب متحرک کیا جاتا ہے۔ تا کہ وہ جواب دینے کے لیے تیار ہو جائیں۔ ماہرین نے اسے بھی تین مراحل میں تقسیم کی ہیں۔

- ☆ جب طلباء سے کہا جائے تو وہ اطاعت یا تعمیل کریں۔ مثال کے طور پر طلباء کو سڑک کے قاعدے وقانون بتائے جائیں اور وہ ان کی تعمیل کریں۔
- ☆ طلباء کا رضا کارانہ جواب۔ مثال کے طور پر سڑک پر چلنے کے اصولوں کو خود مانیں اور دوسروں کو بھی بتائیں۔
- ☆ جذباتی خوشی کے ساتھ جواب دینا۔ جب لوگ سڑک کے اصولوں پر عمل کرتے ہیں تو ان کو خوشی ہوتی ہے۔

3. تشخیص یا قدر شناسی (Valuing)

یہاں تشخیص یا قدر شناسی کا مفہوم قیمت یا مول، افادیت اور سبب یا نتیجہ کا باہمی ربط سے ہے۔ اگر ہم اس کا معنی دوسرا لیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں کسی معیار یا اقدار کو ذمہ داری سے پورا کرنا۔ اس کو مقصد ہوتا ہے رویہ (attitudue) کا فروغ کرنا۔ مثال کے طور پر اگر طلباء کے اندر سائنسی رویّہ کا فروغ کیا جائے تو طلباء کے اندر تحقیق کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتا کہ وہ جو بھی معلومات مہیا کریں وہ تجربہ اور مشاہدہ پر مبنی ہوں نہ کہ لوگوں کی رائے پر مبنی ہو۔

4. منظّم کرنا (Organisation)

یہ تاثراتی دائرہ کا چوتھا مرحلہ ہے اس کا مفہوم ہے کسی بھی شئے واقعہ، چیز وغیرہ کو انضام کرنا پھر اس کی درجہ بندی کرنا اور اس کے بعد کسی فیصلے پر پہنچنا۔ اس سطح کا اہم مقصد ہوتا ہے اقدار کے نظام کو مضبوط کرنا۔ اس سطح پر اقدار کا تصور مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور جو مختلف اقدار کے درمیان ٹکراؤ ہوتے جو اس مرحلے میں ختم ہو جاتے ہیں اور باہمی ربط وجود میں آتا ہے۔

5. تعین سیرت، تعین کردار (Characterisation)

تاثراتی دائرہ کی یہ آخری سطح ہے اس میں طلباء کی سیرت کا تعین کیا جاتا ہے۔ تعین کردار کی تشریح ہم اس طرح کر سکتے کہ اس میں سیکھنے والا نئے اقدار کو استقلال کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ اور اپنے اظہارِ خیال کو بہت ہی ذمہ داری کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ تاثراتی دائرہ کی جو سب سے اونچی، صفت ہوتی ہے۔

طلبہ کی دورانِ تدریس اس طرح سے کردار سازی کی جائے جس سے اس کی زندگی کا فلسفہ قوم اور ملک کے لیے ایک مثالی اور معیاری ہو۔ تاثراتی دائرہ کا یہ اہم مقصد ہے کہ معلم طلباء کا تعین کردار کریں جس سے وہ ایک بہترین انسان بنے اور اس کی اپنی سوچ ہو۔ اس کا اپنا حیاتِ فلسفہ ہو تا کہ وہ اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکیں۔

1.5.2.3 نفسی حرکی (Psychomotor)

نفسی حرکی دائرہ کا تصور انسان کے مختلف آرگن (Organ) یا جسم کے حصّوں کے باہمی رابط پر مبنی ہے۔ اس میں انسان کے ذہن کا ربط

جسم کے مختلف حصوں سے اچھا ہو، مثال کے طور پر انسان جب کسی شئے کو جانتا ہے جیسے گاڑی چلانا تو وہ اس کے بارے میں مطالعہ کرتا ہے اور اس کے بعد گاڑی چلانے کی کوشش کرتا ہے جب وہ اپنے پڑھے ہوئے علم کو استعمال کرتا ہے تو اس کے ذہن کے ساتھ ساتھ جسم کے تمام حصّے اسی طرح کام کرتے ہیں۔ جس طرح ذہن سوچتا ہے۔ اسے ذہن اور جسم کے مختلف حصوں کا باہمی ربط کہتے ہیں اس دائرہ کے تعلیمی مقاصد ہیں کہ طلباء کے اندر اس صلاحیت کا فروغ کریں جس سے اس کے ذہن کے ساتھ ساتھ جسم کے مختلف حصّے منظّم انداز میں تمثل پیش کر سکیں۔ اس دائرہ میں سیکھنے کا اہم مقصد طلباء کی جسمانی مہارت کا فروغ دینا ہے۔ مثال کے طور پر طلبہ کو صحیح طریقے سے قلم پکڑنا سکھانا، پیانوں کو بجانا سکھانا، کسی مشین کو چلانا سکھانا، سائیکل چلانا سکھانا، نقشہ بنانا سکھانا خاکہ بنانا سکھانا وغیرہ۔ جیسے جیسے طلبہ کے ذہن کا ربط جسم کے تمام حصوں سے بہتر ہوتا جاتا ہے اتنا ہی ان کا عمل بہتر اور اچھا ہوتا جاتا ہے اور اس میں نفسی حرکی پیدا ہوجاتا ہے۔ اس دائرہ میں پانچ قسم ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1. نقل (Imitation)

یہ نفسی حرکی دائرہ کی سب سے نچلی سطح ہے۔ اس سطح پر طلباء کے اندر اس صلاحیت کا فروغ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی شئے یا سرگرمی کا مشاہدہ کر کے اس کی نقل کر سکیں۔ اس میں طلباء کو کسی بھی سرگرمی کو دکھایا جاتا ہے۔ طلباء اس سرگرمی کا مشاہدہ کر کے اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی سرگرمی کی نقل کرنے کی شروعات طلباء کے ذہن اور عضو کے آپسی تال میل کے ذریعے ہوتی ہے اور طلبہ کے اندر نقل کرنے کا ایک اضطراری جذبہ پیدا ہوتا ہے، اس سطح پر کسی بھی عمل میں عصط عضلی (Neuromuscular) کا باہمی ربط ہوتا ہے۔

2. ردّوبدل (Manipulation)

نفسی حرکی دائرہ کے اس سطح پر طلباء کو کسی بھی عمل کو کرنے یا برتنے کا سلیقہ آجاتا ہے۔ طلباء اس سطح پر ہدایت کو سُن کر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اس میں مشاہدہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس سطح پر طلبہ کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ ایک عمل کا دوسرے عمل میں فرق بتا سکیں اور اپنے ضرورت کے مطابق عمل کو منتخب کر سکیں۔ اس سطح پر طلباء کے اندر یہ شعور پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ منتخب عناصر میں اپنے ضرورت کے مطابق ردّوبدل کر سکیں اور حسب ضرورت مشق کے بعد عمل کو چُنے اور اس کے بعد چُنے ہوئے عمل کو اپنی زندگی میں استعمال کریں۔ اس سطح پر طلباء چنے ہوئے عمل کو پوری طرح اپنا لیتے ہیں۔ اور عمل کو آسانی سے کر لیتے ہیں کیونکہ وہ بیدار ہوجاتے ہیں۔ اس میں طلبہ کا ردِّعمل خود بہ خود نہیں ہوتا بلکہ وہ کوئی بھی ردِّعمل بہت ہی سوچ سمجھ کر اور پورے جوش کے ساتھ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سطح پر طلباء کے اندر خوش اسلوبی سے کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔ طلباء اپنی دانائی کا استعمال کرتے ہیں اور کسی بھی کام کو کرنے کے لیے وہ عقل اور فہم کے ذریعے ساز باز یا گٹھ جوڑ کرتے ہیں اور اس کام کو مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس طرح اس کام کو نبٹاتا ہے۔ طلبہ ہدایت کو سُن یا پڑھ کر عمل کرتا ہے اور بات کے مطابق ساز باز کر کے کام منظّم اور بہتر طریقے سے کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے اس کے اندر خوش اسلوبی سے کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

3. جامعیت یا دقیق (Precision)

(Precision) پری سیزن کے معنی ہے کسی بھی کام یا عمل کو جامعیت کے ساتھ کرنا اور اس عمل کو کرتے وقت تمام باریکیوں پر نظر رکھتے ہوئے عمل کو مکمل کرنا۔ اس سطح پر طلباء کے اندر وہ صلاحیت پیدا ہوجاتی جس سے وہ کسی بھی کام کو پورا کرنے لگتے ہیں۔ اس سطح پر طلباء کو کسی سرگرمی یا عمل

کرنے کے لیے کسی کی رہنمائی اور ماڈل کی ضرورت نہیں ہوتی ہے وہ خود بہ خود عمل یا فعل کو جامعیت کے ساتھ مکمل کرتا ہے۔اس سطح پر طلباء وقت، حالات اور جگہ کے مطابق اپنے کام کرنے کی رفتار میں کمی یا تیزی پیدا کرتے ہیں اور حالات کے مطابق اپنے کام میں مختلف تبدیلی یا تغیر پیدا کرتے ہیں۔اس سطح پر طلباء جو بھی کام یا عمل کرتے ہیں اس سے خواعتمادی نظر آتی ہے اوران کی بیداری و چوکسی نظر آتی ہے اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو بھی عمل یا فعل کرتے ہیں وہ بہت ہی کھرا ہوتا ہے اوراس کے ہر عمل میں خوداعتمادی اور چوکسی ہوتی ہے۔

4. فصل بندی (کتاب کا ایک حصّہ) یا نطق (Articulation)

Articulation کے لفظی معنی ہے اپنے خیالات اوراحساسات کو صاف اورواضح طور پر اِظہار کرنا۔اس سطح پر اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ طلبہ جو سلسلے وار عمل یا فعل کرتے ہیں اس میں تسلسل و باہمی ربط ہو دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے مختلف عمل یا فعل میں اندرونی موافقت ہونی چاہیے۔اس سطح پر مہارت کا فروغ بہت اچھا ہوجاتا ہے اور وہ اتنا اچھا ہوجاتا ہے، کہ طلباء خاص حالات اور خاص مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنے لائحہ عمل اور طریقہ کار میں تبدیلی کرتا ہے تاکہ اس مسئلے کو حل کرنے میں آسانی ہو۔جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ کسی بھی تجرباتی سرگرمی میں انسان کے مختلف عضو شامل ہوتے ہیں۔کیونکہ اس ایک عمل کو کرنے میں بہت سارے عمل شامل ہوتے ہیں اور وہ ان تمام عمل کو بہت ہی منظّم اور مطابقت کے ساتھ مکمل کرتے ہیں۔اس سطح پر طلباء کے اندر وہ مہارت پیدا ہوتی جاتی ہے جس سے وہ بہت سارے عمل کو ایک کے بعد دیگر تسلسل سے مکمل کرتے ہیں۔اس سطح پر طلباء کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ مطابقت پیدا کرے تاکہ وہ کسی بھی عمل یا فعل کو کرتے وقت ضرورت کے مطابق تبدیلی لاتے ہیں۔طلباء کے اندر دوبارہ منظّم کرنے اور ترتیب دینے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔طلباء کی سوچنے اور کام کرنے کی صلاحیت بلند تر ہوجاتی ہے۔

5. آشنا سازی یا اختیار کرنا (Naturalization)

یہ نفسی حرکی دائرہ کی سب سے اعلیٰ سطح ہے۔اس سطح پر طلبہ کے طرزِ عمل میں وہ تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے جس سے اس کا ردِّ عمل یا جوابی اقدام خود بہ خود ہونے لگتے ہیں مثال کے طور پر جب کوئی بھی Bike یا کار چلانا سیکھنا ہے تو شروع میں وہ کتابچہ (Manual) پڑھتا ہے۔اوراس کے بعد وہ سیٹ پر بیٹھ کر مطالعہ کی ہوئی شئے کا استعمال کرتا ہے اور کار یا بائک چلانے کی کوشش کرتا ہے۔اوراس طرح دھیرے دھیرے وہ کار یا بائک چلانے لگتا ہے۔کار یا بائک چلاتے چلاتے جب وہ ماہر ہوجاتا ہے تو اس کا ردِّ عمل خود بہ خود ہونے لگتا ہے۔اور وہ کار چلاتے وقت بات بھی کرتا ہے۔اور بریک بھی لگاتا ہے۔، ہارن بھی بجاتا ہے اس طرح اس کا ہر عمل خود بہ خود ہونے لگتا ہے۔اسی کو ہم Articulation کہتے ہیں۔اس درجے میں مہارت کا عمل اپنے اعلیٰ سطح پر پہنچ جاتا ہے اس سطح پر طلبہ کے عمل یا فعل اس حد تک معمول پر آجاتے ہیں کہ اس کا ردِّ عمل خود حرکی اور بے ساختہ ہونے لگتا ہے۔طلباء کو یہ احساس بھی نہیں ہوتا ہے کہ وہ کوئی عمل کر رہا ہے۔جب تک اسے روکا نہ جائے یا اس کے اس عمل میں کوئی خلل نہ ڈالا جائے اسے ہم دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ طلبہ کی عمل کرنے کی عادت اس کی دوسری فطرت بن جاتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

---

1. تدریسی مقاصد میں جذباتی علاقہ کی مختلف سطحوں پر 200 الفاظ میں نوٹ لکھیں۔

1.6 تدریسی مہارتیں اور تدریس کے اصول

(Teaching Skills and Principles of Teaching)

پڑھانے کا پہلا اصول طلباء کو زیادہ سے زیادہ تدریس میں شامل کرنا ہے۔معلم کمرہ جماعت کو اس طرح سے منظّم کرتا ہے کہ طلباء کا ہر حال میں دل لگے۔اس میں وہ مختلف طریقے کار، اُصول اور سولات کا استعمال کرتا ہے۔تا کہ منصوبہ سب کو معصر ہو سکے۔تدریس کے مندرجہ ذیل اُصول ہیں۔

1.6.1 معلوم سے نا معلوم کی طرف(Known to unknown)

سبق پڑھتے وقت سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ بچوں کی سابقہ معلومات سے مربوت ہو اگر مربوت ہے تو بچے بہت آسانی سے نئی نئی اور نا معلوم باتوں کا علم حاصل کر لیں گے۔ بچے جو کچھ بھی پہلے سے جانتے ہیں اس کی مدد سے ان کے لیے نئی باتیں سیکھنا آسان ہوتا ہے۔

1.6.2 آسان سے مشکل کی طرف (Simple to Complex)

پڑھاتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیئے کہ مضمون کے آسان حصّے کو سب سے پہلے پڑھایا جائے پھر مشکل حصّے کو پڑھایا جائے۔ سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ سبق کو آسان انداز میں پیش کیا جائے۔آسان چیزیں بچوں کے ذہن میں جلدی بیٹھ جاتی ہے۔پھر رفتہ رفتہ مشکل باتوں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔مضمون کے کسی حصّے کے آسان یا مشکل ہونے کا فیصلہ اُستاد بچوں کی عمر، ذہانت، اخذ کرنے کی صلاحیت اور پسند ناپسند کی بنیاد پر کریں۔

1.6.3 مادی سے غیر امادی کی طرف (Concrete to Abstract)

مادی سے غیر شئے سب کو پڑھاتے وقت اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ پہلے سبق ماڈی چیزوں پر مبنی ہو مواد یا معلومات ماڈی چیزوں پر مبنی ہونا چاہئے۔ بچے جن چیزوں کو اپنے اطراف دیکھتے ہیں اُن سے واقفیت ہوتی ہے۔ایسی چیزیں انہیں ذہن نشین ہو جاتی ہے۔جو اُن کے مشاہدے اور تجربے میں آتی ہیں۔جب وہ ان چیزوں سے گذر جائے تو غیر ماڈی چیزوں کی طرف رخ کیا جائے۔

1.6.4 خاص سے عام کی طرف(Particular to General)

پڑھاتے وقت پہلے سبق کی خاص خاص باتوں کو واضح کیا جائے پھر عمومی تصورات کی طرف مائل کیا جائے۔خصوصی مقاصد کے اعتبار سے سبق کی بنیادی باتوں کو سمجھا دیا جائے۔پھر سبق کا عمومی جائزہ لیا جائے۔آسان تصورات کو سمجھائیں پھر پیچیدہ، مشکل باتوں کی وضاحت کریں۔ اس میں مثالوں کی مدد کارگر ہوتی ہے۔اس طرح پہلے خاص پھر عام اُصول اخذ کیے جائیں۔

1.6.5 کُل سے جز کی طرف(Whole to Part)

سبق کو پہلے کُل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہیئے۔پھر اُن کے اجزاء کی وضاحت کی جائے۔پہلے سبق کو پورا پڑھایا جائے تا کہ سبق ذہن نشین ہو جائے۔اور سبق کی تمام باتوں سے واقفیت ہو جائے۔آج کل زبان کی تدریس میں پہلے مکمل شئے کا تصور ذہن نشین کراتے ہیں۔اور آواز کی ادائیگی سکھاتے ہیں پھر اجزاء کی وضاحت کرتے ہیں اور حرف کی شناخت کرنا سکھاتے ہیں۔اس طرح حُرف شناختی آسان ہو جاتی ہے۔پہلے بچوں کو مکمل جملے سے آشنا کیا جاتا ہے اُس کے بعد لفظ اور حُرف کی تعلیم دی جاتی ہے۔یعنی کُل سے جز کی طرف پڑھانا چاہیئے۔

1.6.6 مشاہدے سے استدلال کی طرف (Observation to Analysis)

جب کوئی مشاہدہ کیا جاتا ہے تو اس کے ذریعے غور وفکر اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی واقعہ کیوں پیش آیا اس کا انجام کیا ہوا۔ اس طرح مشاہدے میں خاص انداز سے خاص نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ نتائج اخذ کرنے کو استدلال کہتے ہیں۔ مثلاً بخار آنے پر ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھی جاتی ہے۔ اس طرح مشاہدے کی وضاحت کرنے سے بات آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے۔

1.6.7 تجزیہ سے ترکیب کی طرف (Analysis to Synthesis)

تجزیہ سے مراد کسی کُل کے اجزاء کو الگ الگ کرنا ہے۔ ترکیب کا مطلب تمام اجزاء کو جوڑ کر کُل بنانا ہے۔ ترکیب کے درلیے ایک مخصوص شکل حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً کسی چیز پر مضمون لکھنا سیکھانا ہے تو اس کے لیے پہلے اس کے مختلف اجزاء پر بات کی جاتی ہے۔ پھر تمام نکات کو باہم مربوط کر کے مضمون لکھا جاتا ہے۔

1.6.8 نفسیاتی ترتیب سے منتقی ترتیب کی طرف (Psychological to Logical)

اس میں طلباء کی نفسیات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تدریس کا ایک اہم گُر فطرت کی تقلید کرنا ہے۔ بچوں کی فطری میلانات اور تقاضوں وخواہشات کو مد نظر رکھنا ہوتا ہے۔ کوئی بات ایسی نہ ہو کہ بچوں کی فطرت کے خلاف کوئی چیز اُن کے ذہن پر مسلط ہو۔ ایک ضروری چیز یہ ہے کہ منطقی ترتیب پر نفسیاتی ترتیب کو فوقیت دینا چاہیے۔ یعنی بچے کے ذہن کو مدنظر رکھتے ہوئے اُستاد ہر ہر قدم پر بچے کی فطری تحریکات کو، اس کے جذبات کو، اس کے طبعی میلانات اور رجحانات کو یعنی اس کی دماغی قوتوں کو نظر میں رکھیں۔ نفسیاتی طریقے میں بچوں کے سامنے تجربے رکھے جاتے ہیں۔ ان کے ذریعے وہ منطقی دلائل تک پہنچ جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your Progress)

1۔ ایک معلم کو تدریس میں کامیاب ہونے کے لیے کن کن اصولوں پر توجہ دینا چاہئے۔

1.7 تدریسی مہارتیں (Instructional Skills)

تدریس کے دوران معلم جو مختلف عمل انجام دیتا ہے اُسے تدریسی مہارت کہتے ہیں۔ تدریسی مہارتوں کے استعمال سے اچھا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ تدریس کے دوران جو وسائل اور اصول اختیار کئے جاتے ہیں وہی اس کی تکنیک ہوئی اسے دوسرے لفظوں میں اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے کہ، دورانِ تدریس معلم جو فنّی اصول اور دلچسپ تدریسی سرگرمیوں کو سبق میں شامل کرے وہ ان تدریس تکنیک یا اس کی مہارت ہوتی، یعنی تعلیم کی کئی تدریس مہارت وہ ذرائع اور عوامل ہیں جن کو استاد سبق پڑھانے کے دوران سبق کو دلچسپ بنانے کے لیے استعمال کرتا ہے مثلاً بعض معلم اپنے سبق کو دلچسپ بنانے کے لیے اور طلباء کی دلچسپی قائم رکھنے کے لیے دلچسپ فقرے، لطیفے، کہانی، قصہ اور مثالیں دے کر سبق کو مکمل کرتے ہیں اس طرح وہ سبق دلچسپ بھی ہو جاتا ہے اور طلباء اس میں پوری طرح دلچسپی لیتے ہیں۔

اچھے معلم اپنی تدریس کو نبانے کے لے نقشے، چارٹ، تصاویر کا سہارا بھی لیتے ہیں وہ دورانِ تدریس مزید تحریک وترغیب کے لیے طلباء سے سوال کرتے ہیں اور تحسین آمیز جملے استعمال کر کے طلباء کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس قسم کی سرگرمیاں اور تدریسی فنی ترغیبی اقدامات تدریسی تکنیک

کہلاتے ہیں۔طریقہ تدریس اور تکنیک کے فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔سبق کو دلچسپ بنانے کے لیے جو ترغیبی سرگرمیاں استعمال کی جاتی ہیں وہ تکنیک کہلاتی ہیں اور لکچر کا طریقہ ایک طریقہ تدریس ہے، لیکن لیکچر کے دوران امدادی اشیاء کا استعمال یا دوران لکچر فقہ کی مثالیں یا لطیفہ یا دوسرے کے دلچسپ قول دہرانا، تکنیک میں شامل ہوگا۔

1.8 یادرکھنے کے نکات(Point to be Rememberd)

☆ تدریسی مقاصد مخصوص ہونے کے ساتھ ساتھ واضح اور درست ہوتے ہیں۔ان کی منصوبہ بندی پہلے ہی کی جاتی ہے۔اور یہ قابلِ عمل ہوتے ہیں۔

☆ نفسی حرکی دائرہ کا تصور انسان کے مختلف آرگن یا جسم کے حصّوں کے باہمی ربط پر منی ہے۔

☆ جذباتی دائرہ۔اس کا اہم مقصد ہوتا ہے تدریس کے بعد طلباء کے احساس اور طرزِ عمل میں تبدیلی لانا ہے۔

☆ تدریس کے اصول ۔سبق پڑھتے وقت معلم مختلف طریقے کار، اُصول اور سوالات کا استعمال کرتا ہے۔تاکہ منصوبہ سب کے لیے موثر ہو سکے۔

☆ تدریسی مہارتیں۔تدریس کے دوران معلم جو مختلف عمل انجام دیتا ہے اُسے تدریسی مہارت کہتے ہیں۔

☆ معلوم سے نامعلوم کی طرف (Known to unknown)

سبق پڑھتے وقت سب سے پہلے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سبق بچوں کے سابقہ معلومات سے مربوط ہو۔

☆ آسان سے مشکل کی طرف (Simple to complex)

پڑھاتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیے کہ مضمون کے آسان حصّے کو سب سے پہلے، پھر مشکل حصّے کو پڑھایا جائے۔

☆ مادی سے غیر مادی کی طرف (Conrete to Abstract)

مادی سے غیر شئے سب کو پڑھاتے وقت اس بات کو بھی دھیان میں رکھنا چاہئے کہ پہلے سبق ماڈی چیزوں پر مبنی ہو مواد یا معلومات ماڈی چیزوں پر مبنی ہونا چاہئے۔

☆ خاص سے عام کی طرف(Particular to General)

خاص سے عام پڑھاتے وقت پہلے سبق کی خاص خاص باتوں کو واضح کیا جائے پھر عمومی تصورات کی طرف مائل کیا جائے۔

☆ کُل سے جز کی طرف (Whole to Part)

سبق کو پہلے کُل کی حیثیت سے پیش کرنا چاہیئے۔پھر اُن کے اجزاء کی وضاحت کی جائے۔پہلے سبق کو پورا پڑھایا جائے تاکہ سبق ذہن نشین ہو جائے۔اور سبق کی تمام باتوں سے واقفیت ہو جائے۔

☆ مشاہدے سے استدلال کی طرف(Observation to Analysis)

مشاہدے سے استدلال جب کوئی مشاہدہ کیا جاتا ہے تو اس کے ذریعے غور و فکر اور تجزیہ کیا جاتا ہے۔

☆ تجزیہ سے ترکیب کی طرف Analitical to Practical(Synthesis)

تجزیہ سے ترکیب تجزیہ سے مراد کسی کُل کے اجزاء کو الگ الگ کرنا ہے۔ترکیب کا مطلب تمام اجزاء کو جوڑ کر کُل بنانا ہے۔

☆ نفسیاتی ترکیب سے منطقی ترکیب کی طرف Psychological to Logical نفسیاتی ترتیب سے منطقی ترتیب اس میں طلباء کی نفسیات کا خیال رکھا جاتا ہے۔تدریس کا ایک اہم گُر فطرت کی تقلید کرنا ہے۔

1.9 فرہنگ (Glossary)

وقوفی	علم رکھنے والا، باوقوف،علم آگاہی،ادراکی۔
جذباتی	کیفیت یا جذبے کوظاہر کرنے والا، جذباتی۔
نفسی حرکی	ذہنی عمل کی پیدا کی ہوئی حرکت سے متعلق۔
علم	حقیقت یا اصولوں سے واقفیت، دانش۔
تفہیم	سمجھ، مفاہمت، فہم، اتفاق رائے۔
اِطلاق	استعمال، مصروفیت۔
تجزیہ	کسی مرکّب شیے کو اجزائے ترکیبی میں الگ کردینا۔
ترکیب	تالیف اسلوب ترکیب۔
جانچ	قدر پیمائی تشخیص مالیت۔

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Excercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1 نفسیاتی علاقہ، جذباتی علاقہ اور وقوفی علاقہ یہ کس کے مقاصد ہیں؟

(الف) درسی مقاصد (ب) تدریسی مقاصد

(ج) تعلیمی مقاصد (د) تجرباتی مقاصد

2 نقل کرنا دست کاری کی مہارت فطری جذبہ کس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟

(الف) نفسیاتی حرکی علاقہ (ب) جذباتی علاقہ

(ج) وقوفی علاقہ (د) تجرباتی علاقہ

3 مندرجہ ذیل میں کون سا عمل جذباتی تدریس کا مقاصد ہے۔

(الف) نقل کرنا (ب) معلومات

(ج) ردعمل (د) دست کاری کا مہارت

4 معیاری فیصد کو اچھا بنانے کے لیے ان میں سے کون سا عمل غیر ضروری ہے۔

(الف) امتحان کے طریقہ سے واقف ہونا (ب) وقت کی پابندی

(ج) قبول کرنے کی صلاحیت (د) نقل کرنے کی صلاحیت

5 مندرجہ ذیل میں کون متعلمین کی خصوصیات میں شامل نہیں ہے۔

(الف) مختلف طریقہ تدریس سے واقفیت (ب) وقت کی پابندی

(ج) نیا پن کو قبول کرنے کی صلاحیت (د) کمرہ جماعت میں بلند آواز

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1 تدریسی اصول کو بیان کیجیے۔

2 تدریسی اصول کے کوئی چار نکات مع مثال بیان کیجیے۔

3 2 تدریسی مہارتوں کو بیان کیجیے۔

4 تدریسی مقاصد کو بیان کیجیے۔

5 نفسیاتی حرکی علاقہ اس تدریسی مقصد کے کوئی چار نکات مع مثال بیان کیجیے۔

6 تدریسی مقصد 'جذباتی علاقہ' یہ مختصر بیان کیجیے۔

7 تدریسی اصول کیا ہے؟

8 تدریسی مہارت کیا ہے؟

9 تدریسی اصولوں کے اقسام بتائیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. تدریسی اصول کو تفصیل سے بیان کریں۔

2. تدریسی مہارتوں کو تفصیل سے بیان کریں۔

3. متعلمین کی ضرورت اور خصوصیت لکھیے ۔

4. انداز آموزش کو بیان کریں؟

5. درس و تدریس کے انداز کو بیان کریں؟

6. انداز تدریس کو انداز آموزش کے ساتھ کیسے ملائیں گے؟

7. بہترین آموزگار کی خصوصیات بیان کریں ؟

8. آموزگار کی ضروریات کون سی ہے اپنی رائے سے بتائیں؟

9. تدریسی مقاصد کو تفصیل سے بیان کریں۔

.10 نفسیاتی حرکی علاقہ اس تدریسی مقصد کو بیان کیجیے۔

.11 جذباتی علاقہ یہ تدریسی مقصد طویل بنان کیجیے۔

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

(1) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(2) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں و سید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(3) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدر آباد

(4) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(5) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور

(6) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسی رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

7) Cronbach,I.J.(1970),Essentials of Psychological Testing,3rd ed., New York, Harper and Row Publishers

8) Dandapani, S.(2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd.

9) Ebel, Robert L,.(1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.

10) Kulshestra, S.P. (1997), Educational Psycholgy - Raj Printers - Meerut Kuppuswamy, B.(2006), Advanced Educational Psychology ,New Delhi. 11) Sterling Publishers Private Ltd.

اکائی 2۔ متعلّم کا تنوع

(Learner's Diversity)

اکائی کے اجزا

2.1 تمہید(Introduction)

2.2 مقاصد(Objectives)

2.3 تنقیدی سوچ(Critical Thinking)

2.3.1 تصوراور نوعیت(The Concept and Nature)

2.3.2 تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت(Importance of Critical Thinking in Education)

2.3.3 متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ(Developing Critical Thinking among Learner's)

2.4 تخلیقیت(Creativity)

2.4.1 تصور،تعریف اور نوعیت(Concept, Defination and Nature)

2.4.2 تخلیقی عمل(Creative Process)

2.4.3 شناخت(Identification)

2.4.4 اسکول میں تخلیقیت کا فروغ(Fostering Creativity in School)

2.5 ذہانت(Intelligence)

2.5.1 IQ کا تصور(The Concept of IQ (Intelligence Quotient)

2.5.2 ذہانت کے اقسام(Types of Intelligence)

2.5.3 ذہانت کے نظریات(Theories of Intelligence)

2.5.3.1 دوعواملی نظریہ(Two Factor Theory)

2.5.3.2 کثیرالعوامل نظریہ(Multifactor Theory)

2.5.3.3 گل فورڈ کا نظریہ

2.6 رویہ(Attitude)

2.6.1 تصور(Concept)

2.6.2 نوعیت(Nature)
2.6.3 خصوصیات(Characteristics)
2.6.4 رویہ کی تشکیل(Formation of Attitude)
2.6.5 رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل(Factors Influencing Attitude)
2.7 یاد رکھنے کے نکات(Points to be Remembered)
2.8 فرہنگ(Glossary)
2.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)
2.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

2.1 تمہید(Introduction)

ہم سب جانتے ہیں کہ انسان ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ دو افراد ایک جیسے نہیں ہوتے یعنی انفرادی اختلاف ہوتا ہے۔ فرد میں شکل، صورت کے ساتھ ساتھ عادات(Habit)، دلچسپی((Interest)، رویہ(Attitude)، سوچ(Thinking)، ذہانت(Intellegence) میں فرق پایا جاتا ہے۔ ہر فرد کے سوچنے کا انداز الگ ہوتا ہے۔ اس کا کسی چیز کو دیکھنے کا نظریہ مختلف ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر اس کا تصور بیان کرتا ہے۔ آپ اس بات سے بھی واقفیت رکھتے ہوں گے کہ مختلف متعلمین (Learner) کی ذہانت مختلف ہوتی ہے۔ متعلمین کے رویہ میں اختلاف ہوتا ہے اور تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ معلمین کا رویہ اسکول کے داخلے کے پہلے کچھ اور ہوتا ہے اور داخلے کے بعد مختلف۔ اس طرح کسی شخص کا لڑکیوں کی تعلیم کے لیے رویہ مختلف ہوسکتا ہے اور وقت کے ساتھ بدل بھی سکتا ہے۔ متعلمین کی ذہانت بھی مختلف ہوتی ہے۔

یہ اس کورس کی دوسری اکائی ہے۔ اس اکائی میں ہم تنقیدی سوچ کی تصور اور تعلیم میں اس کی اہمیت پر جائزہ کے ساتھ متعلمین میں تنقیدی سوچ کی نشوونما میں اساتذہ کا کردار پر بحث کرینگے۔ اس اکائی میں اس بات پر بھی بحث ہوگی کہ تخلیقیت کیا ہے اور تخلیقیت کی نوعیت اور عمل کے ساتھ اس کی کیسے نشوونما کی جائے پر بھی بحث ہوگی۔ ذہانت کے بارے میں بات کی جائے گی جس میں اس کے مختلف اقسام اور نظریات کا بھی جائزہ لیا جائے گا اور رویہ کے تصورات(Cocept)، نوعیت((Nature) اور خصوصیات پر بھی بحث کی جائے گی۔

2.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہوں گے کہ:

- ☆ تنقیدی سوچ کے تصور اور اس کے تعلیم میں اہمیت بیان کرسکیں گے۔
- ☆ تخلیقیت کا تصور اور نوعیت بیان کرسکیں گے۔
- ☆ ذہانت کے مفہوم کو واضح کرسکیں گے۔
- ☆ رویہ کے تصور بیان کرسکیں گے۔

2.3 تنقیدی سوچ (Critical Thinking)

انسان پیدائش کے ساتھ ہی کچھ خصوصیات کا مالک ہوتا ہے۔ ان میں جو اہم ہے وہ ہے وقوفی قابلیت۔ جیسا کی ہم جانتے ہیں انسان کی نشو نما حمل سے لے کر موت تک ہوتی رہتی ہے اور ظاہر ہے کہ وقوفی قابلیت میں بھی نشو و نما ہوتی رہتی ہے۔ وقوفی نشو ونما (Cognitive Devlopment) میں سوچنے کی قابلیت کا ایک اہم مقام ہے۔ یہ وہی چیز ہے جو ایک انسان کو حیوان سے الگ کرتا ہے اور جو ایک خوشگوار زندگی گذارنے کے لیے ضروری ہے۔ انسان اس قابلیت کی بنیاد پر ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکا ہے۔ لباس وحجاب بھی انسانی سوچ کا ہی نتیجہ ہے۔ انسان مختلف قسم کی ایسی چیزیں بنائیں جو پہلے موجود نہ تھیں۔ جیسے کمپیوٹر، موبائل، ہوائی جہاز، ٹرین، بس وغیرہ۔ سوچ ایک وقوفی سرگرمی (Cognitive Activities) ہے یعنی انسان دماغی سرگرمی کے بنیاد پر کسی مسئلے کا حل کرتا ہے۔ سوچ کے اقسام بہت سارے ہیں لیکن یہاں پر صرف تنقیدی سوچ پر اپنا مطالعہ مرکوز کریں گے۔

2.3.1 تصوراورنوعیت (The concept and Nature)

لفظ تنقید سننے میں ایسا لگتا ہے کہ منفی لفظ ہے کیونکہ جب ہم اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں تو مطلب ہوتا ہے غلطی نکالنا۔اس طرح کی سمجھ ہمارے دماغ میں گھر کر گئی ہے، مثال کے طور پر جب ہم کسی دوست کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمارے کام کی تنقید کرتا ہے لیکن تنقید کا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ مشاہدہ کے بنیاد پر کوئی فیصلہ کرنا تا کہ اس میں ترمیم ہو اور وہ کام بہتر ہو جائے۔اس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ تنقیدی سوچ مختلف اور ذہنی طور پر سوچنا ہے۔ یہ ایک قسم کی سوچ ہے جو ایک انسان اپنے اعتماد اور رویہ کو الگ رکھ کر مسئلے کے سچائی کو تیار کرتا ہے۔

سوچنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔لیکن زیادہ تر سوچ تعصب، طرفداری، مسخ شدہ، جانبدار، جزوی، بدنیتی کا شکار ہوتی ہے۔اس کے باوجود ہماری زندگی کا معیار اس پر منحصر ہوتا ہے کہ ہمارے جو خیالات ہیں وہ کس درجہ کے ہیں اور یہی وہ چیز ہے جس کہ وجہ سے ہم کچھ پیدا کر پاتے ہیں اور بناتے ہیں۔ حالانکہ معیاری سوچ اسرافی ہوتی ہے۔اس لیے اس طرح کی سوچ کو ترجیح دینی چاہیۓ۔

صحیح معنوں میں اگر تنقیدی سوچ کی تعریف بیان کریں تو اس کو یوں کہہ سکتے ہیں کہ تنقیدی سوچ (crictical thinking) کسی سوچ کا طنزیہ وقدر پیمائی (Evaluation) کرنے کا فن ہے جو اس کی بہتری کے نظریہ سے کام کرتی ہے۔اس طرح یہ ایک چیلنج خیالاتی عمل کی طرف اشارہ کرتی ہے جو ایک نئے معلومات اور سمجھ پیدا کرتی ہے۔

تنقیدی سوچ پیدا کرنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھنا چاہیۓ:

(1)	وضاحت یا صراحت (Clarity)	(2)	درستی (Accuracy)
(3)	باقاعدہ (Precision)	(4)	مناسب (Relevance)
(5)	عمیق (Depth)	(6)	وسعت (Breadth)
(7)	منطق (Logic)	(8)	اہمیت (Significance)
(9)	منصف (Fairness)		

(1) وضاحت یا صراحت (Clarity)

کوئی کہانی کہتے وقت، کسی کام کو انجام دیتے وقت یا تدریس کرتے وقت اس بات کو دھیان میں رکھنا چاہیۓ کہ اسے وضاحت کے ساتھ پیش کریں۔تنقیدی سوچ میں تنقید کرنے والا یہ سوال پیدا کر سکتا ہے کہ کیا آپ مزید تفصیل کریں یا پھر یہ کہ آپ کے مطابق اس کا مطلب ہے۔

(2) درستی (Accuracy)

تنقیدی سوچ کا معیار اس بات پر غور کرتا ہے کہ ہم اس کا جائزہ کیسے لے سکتے ہیں۔اگر یہ صحیح ہے تو اسے کیسے پتہ لگا سکتے ہیں اور ہم اس کی جانچ کیسے کر سکتے ہیں۔

(3) باقاعدہ (Precision)

تنقیدی سوچ کے اس معیار میں تنقید کرنے والا اس بات پر غور وفکر کرتا ہے کہ وہ مزید وضاحت پر زور دیتا ہے۔

(4) مناسب (Relevance)

جب کسی مسئلہ کے بارے میں بات ہے تو اسے مسئلے سے تعلق قائم کرنا چاہیۓ اور ساتھ ساتھ سوال اور مسئلہ کو حل کرنے میں کیسے مددگار ہے۔

(5) عمیق (Depth)

تنقیدی سوچ کے اس معیار میں آپسی عوامل کے بارے میں جانکاری ہونی چاہیے کہ وہ کون سے عوامل ہیں جو اس مسئلے کو مشکل بنائے ہیں یا سوال کے پیچیدگی کو جانتا ہے۔

(6) وسعت (Breadth) جب ہم اس کی وسعت کی بات کرتے ہیں تو یہاں مسئلہ کو دوسرے نظریے سے بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔

(7) منطق (Logic)

تنقیدی سوچ میں یہ شامل ہے کہ دو امور کے درمیان کوئی مدلل تعلق ہے یا نہیں۔ یا جو کیا جا رہا ہے اس کا کوئی ثبوت ہے۔

(8) اہمیت (Significane)

جو مسئلہ ہے وہ اہم ہے یا یہ وہی چیز ہے جس پر توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے اور جو سچائی ہے اس میں زیادہ اہم کون ہے۔

(9) منصف (Fairness)

آخر میں تنقیدی سوچ میں یہ بات شامل ہونی چاہیے کہ ہماری سوچ منصفانہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم کھلے دماغ سے سوچیں، جانبداری نہ ہو۔

2.3.2 تنقیدی سوچ کی اہمیت (Importance of Critical Thinking)

تنقیدی سوچ کئی معنوں میں مفید ہے۔ جماعت میں جب کوئی طلبہ تنقیدی سوچ رکھتا ہے تو اس کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور ساتھ ساتھ سبق کو بھی اچھی طرح سمجھ لے گا۔

یہ صاف طور پر ہم سمجھ لیں کہ تنقیدی سوچ ہمیں بیوقوفی والے سوچ سے بچائے گی۔ ہم سبھی عام زندگی میں بہت سارے فیصلے لیتے ہیں جیسے کچھ خریدنا ہو، تعلقات قائم رکھنا ہو۔، ذاتی طرز عمل وغیرہ۔ اور بعد میں ہمیں اسی فیصلہ کا افسوس ہوتا ہے کہ کچھ ہم نے صحیح سوچ کے ساتھ وہ کام نہیں کیا اور اگر کیا ہوتا تو نقصان نہیں ہوتا۔ تنقیدی سوچ ہمیں انہیں غلطیوں سے بچاتا ہے اور مزید یہ کی ہم زندگی کی اہمیت کو سمجھ سکیں اور زندگی میں جو فیصلہ لیں وہ غور وفکر، تعلق کی بنیاد پر نہ ہو۔

ہندوستان کے ساتھ دیگر ممالک جو جمہوریت کے طرفدار ہیں ان کے لیے تنقیدی سوچ بہت اہم ہے۔ تنقیدی سوچ جمہوریت کے عمل کو جان پھونکتی ہے۔ جمہوریت میں جب ہم بات کہتے ہیں جو عوام کا ہے اور ان کی بنیاد عوام ہی ہے اور یہ کہا جاتا ہے سرکار کو کون چلاتا ہے اور کس مقصد کے لیے چلاتا ہے۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ عوام کے فیصلہ میں تنقیدی سوچ ہو اور ان کی معلومات وسیع ہو۔ آج کے جدید دور میں یہ بات واضح ہے کہ ملک کس طرح کے سماجی مسئلے، ماحولیاتی تباہی، مذہبی ٹکراؤ، و تعصب اور گرتا ہوا تعلیمی معیار وغیرہ کے دور سے گزر رہا ہے جو خراب تنقیدی سوچ کی مثال ہے۔ اور تب تک ہم کسی ملک کی ترقی کو بہتر نہیں کر سکتے جہاں سبھی عوام کی حفاظت ممکن نہ ہو۔

تنقیدی سوچ اپنے وجود کی بہتری کے لیے بھی ضروری ہے۔ کبھی کبھی ہم لوگ سوچتے ہیں کہ یہ ہمیں کہا گیا اور اس کو ہم مانتے چلے آ رہے ہیں لیکن اچھی تنقیدی سوچ میں یہ باتیں شامل ہیں کہ انسان کو جانچ کر کے اور مشاہدہ کرنے کے بعد ہی متفق ہونا چاہئے۔ تنقیدی سوچ سماج کو بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سماج میں مختلف اقسام کی سرگرمی ہوتی ہے۔ اس میں سب سے اہم سرگرمی تعلیم کی ہے۔ تعلیم سبھی کے لیے ضروری ہے کیونکہ یہ انسان کو حیوان سے الگ کرتی ہے۔ لیکن اگر اسے اچھی تنقیدی سوچ رکھنے والے ہی مثبت طریقے اپنا کر سماج کے لیے ترقی کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ اچھی

تنقیدی سوچ رکھنے والا یہ سمجھتا ہے کہ سبھی عوام برابر ہیں سب کے لیے تعلیم کی اہمیت برابر ہے۔ ایک جمہوری ملک کے لیے یہ ضروری ہے۔ ملک کی ترقی اسی وقت ممکن ہے جب ہماری خواندگی کی شرح سو فیصد نہ ہو بلکہ اعلیٰ تعلیم کی شرح بھی سو فیصد ہو۔ لوگوں کے رہنے سہنے کا معیار بہتر ہو اور آپس میں مل کر رہیں۔ نئی نئی چیزوں کا ایجاد ہوتا رہے۔ یہ ظاہر ہے سوچ تنقیدی سوچ کی صلاحیت رکھنے والے پر منحصر کرتی ہے۔

2.3.3 متعلمین میں تنقیدی سوچ کا فروغ (Developing Critical Thinking in Learners)

تعلیمی نشو ونما اور سوچنے کی قوت کی بہتری کے لیے یہ ایک اہم عمل ہے۔ سوچ درس و تدریسی عمل کا بھی ایک اہم پہلو ہے۔ ہماری اکتسابی صلاحیت اور مسئلے کے حل کی بنیاد صحیح سوچنے کی صلاحیت پر منحصر کرتی ہے۔ یہ ہم آہنگی اور کامیاب زندگی گذارنے کے لیے بھی اہم ہے۔ جو انسان تنقیدی طور پر سوچتا ہے وہی سماج کی فلاح و بہبود میں تعاون کرتا ہے۔ سوچا کیسے جائے سیکھتا ہے کہ اس طرح سے کیسے ہے۔ یہ ایک پیچیدہ کام ہے کیونکہ اس میں صحیح سوچنے کی تکنیک اور مشق کی جانکاری ضروری ہے۔ طلبا میں اگر تنقیدی سوچ کی نشو ونما کرنی ہے تو مندرجہ ذیل باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے اسے دور کرنے کی ضرورت ہے:

(1) سابقہ معلومات کی کمی:۔ تنقیدی سوچ کے لیے کچھ سابقہ معلومات ہونی چاہئے۔ تنقیدی سوچ آسان ہو یا پیچیدہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ متعلمین کی جانکاری کیسی ہے۔ خراب تنقیدی سوچ کے لیے سابقہ معلومات کی کمی مانی ہے۔ اگر اس کمی کو دور کر دیا جائے تو معلمین میں تنقیدی سوچ کی نشو ونما ہو سکتی ہے۔

(2) خراب مطالعہ (پڑھنے) کی مہارت: خراب مطالعہ اور پڑھنے کی مہارت بھی تنقیدی سوچ کو اثر انداز کرتی ہے۔ اگر یہ مہارت طلبا میں نہ ہوں تو وہ مضمون کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ یہ بات اجاگر ہے کہ جس چیز کی سمجھ اچھی نہیں ہے اس کا تنقیدی جائزہ نہیں لیا جا سکتا اور نہ ہی اس میں ترمیم کی گنجائش رہتی ہے۔

(3) طرفداری یا تعصب: جب کوئی شخص کسی چیز کی طرفداری کرتا ہے تو اس کی تنقیدی سوچ صحیح نہیں ہو سکتی۔ اچھی تنقیدی سوچ کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ نہ کسی کی طرفداری کرے اور نہ تو تعصب رکھے۔ اگر چہ اسکولی بچوں میں یہ خصوصیات کی نشو ونما ہو جائے تو یہ ممکن ہے کہ تنقیدی سوچ کی بھی نشو ونما ہوگی۔

(4) بدگمانی یا بدنظمی (Prejudice): اگر شخص پہلے سے کسی چیز یا تصور کے لیے بدگمانی یا بدنظمی رکھتا ہو تو یہ ممکن ہے کہ ان کی سوچ ٹھیک نہیں ہوگی۔ ایک استاد کا اولین فرض ہوتا ہے کہ بچوں میں ان علامات کو پنپنے نہ دیا جائے تاکہ ان میں تنقیدی سوچ بہتر طور سے فروغ ہو سکے۔

(5) توہم پرستی یا غیر عقلی اعتقاد (Superstition): لوگ اگر توہم پرستی کا شکار ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے اور اپنا اعتقاد رکھتے ہیں تو اس کی سوچ صفر ہو جاتی ہے اس لیے استاد کو چاہئے کہ اسکول میں طلبا کے اندر ایسے اعتقاد پنپنے نہ پا دے جس سے تنقیدی سوچ بہتر ہوں۔

(6) خودمرکوزیت (Egocentrism): خودمرکوزیت سوچ رکھنے والا صرف سچائی کو اپنے نظریئے سے دیکھتا ہے اور خودغرض ہوتے ہیں جو سبھی چیز کو اپنے دلچسپی، تصورات اور اقدار کو دوسرے کی دلچسپی، تصورات اور اقدار کے اوپر سمجھتے ہیں۔ اساتذہ کو چاہئے کہ طلبہ میں اس طرح کی چیزوں کی نشو ونما نہ ہو۔

(7) سماج مرکوزیت (Sociocentarism): کبھی کبھی ایسا بھی دیکھنے کو ملتا ہے کہ جو صرف سماج کے لیے سوچتا ہو اور اسی نظریئے سے سبھی چیز

کو دیکھتا ہے اسے بھی استاد کو طلبا سے دور کرنا چاہئے۔

مندرجہ بالا تفصیلات کے علاوہ مندرجہ ذیل باتوں کو بھی اساتذہ کو دھیان میں رکھنا چاہئے کہ طلبا کے اندر ان سب باتوں کی نشو ونما نہ ہونے پائے:

(1) گروہی دباؤ (Peer Pressure)

(2) تقلید (Conformism)

(3) صوبائیت (Provincialims)

(4) تنگ نظر (Narrow Mindedness)

(5) بندنظر (Close Mindness)

(6) دلیل میں بے اعتمادی (Distruct in Reason)

(7) اضافیانہ سوچ (Relativistic Thinking)

(8) مسبوکہ (Stereotype)

(9) غیر مجاز مفروضہ (Uwarranted Assumption)

(10) انتخابی حافظہ (Selective Memory)

(11) تردید (Denial)

(12) خیالی تعبیر (Wishful Thinking)

(13) کم میعادی سوچ (Short-term Thinking)

(14) انتخابی ادراک (Selective Percetion)

(15) تبدیلی کا ڈر (Fear of Change)

مزکورہ بالا دیئے گئے سارے نکات تنقیدی سوچ کے لیے رکاوٹ ہیں۔صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو تنقیدی سوچ نہایت ضروری ہے اگر یہ ان سبھی چیزوں سے پاک ہو تبھی ہم ایک اچھے سماج وملک کی بنیاد رکھ سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے۔

2.4 تخلیقیت (Creativity)

اگر ہم غور وفکر کریں تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ دنیا جو بنائی گئی ہے واقعی میں خدا کی تخلیق ہے جو نہایت ہی خوبصورت ہے۔جس نے ہم سب کو پیدا کیا۔لیکن خدا نے ہم سب کو وقوفی صلاحیت بھی دی ہے جس کا استعمال ہم مختلف طور پر کرتے ہیں۔یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انسان قدیم زمانے میں

بہت ساری چیزوں کا فراہمی نہیں تھیں جو آج کے دور میں استعمال کیا جاتا ہے۔قدیم زمانے میں لوگ نہ ہوائی جہاز کا سفر کیا کرتے تھے نہ ہی موبائل کا استعمال۔لوگ کچے گھروں میں رہتے تھے اور کچے پکے پھلوں سے ہی پیٹ بھر لیا کرتے تھے۔لیکن وقت کے ساتھ تبدیلی ہوتی رہی ہے دراصل قدیم زمانے سے عہد جدید تک کا انسانی سفر تخلیقی صلاحیت کی کہانی ہے۔

2.4.1 تصور، تعریف ونوعیت (Concept, Definition and Nature)

تخلیقی صلاحیت واہلیت ہے جس کے استعمال سے کوئی نئی بات دریافت کی جاتی ہے یا کسی ایسی چیز کی دریافت کو کہتے ہیں جو نئی ہو اور سماج کے لیے فائدہ مند ہو، مثال کے طور پر بلب کی تخلیق۔موبائل کی دریافت، ٹیلی ویژن کی تخلیق، پین کی تخلیق وغیرہ۔یہی وجہ ہے کہ تخلیقیت کو انسان کی سرگرمیوں اور تحصیل کے لیے لازمی جز کہا جاتا ہے۔اور وہ سبھی چیزیں جس کا تعلق سائنس یا فنی بصیرت سے ہو تخلیقیت کہلاتا ہے۔تخلیقی صلاحیت کا مفہوم یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی چیز کی تخلیق جو نئی ہو اور جس کی اہمیت ہو۔

سبھی انسان تخلیقی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔کچھ خداداد ہوتے ہیں اور کچھ سیکھے گیے چیزوں پر مبنی۔ ماہرین نفسیات جیسے گلفرڈ (Guilford)، ٹیلر (Taylor) کوگن (Kogan) وغیرہ عام طور سے تخلیقی صلاحیت کے قدر اور اہمیت کے پہلوؤں کو تسلیم کرتے ہیں۔بعض ماہرین نفسیات مصنوعہ شعبے کے ذیل میں تخلیقی صلاحیت کی تعریف کرتے ہیں جہاں تخلیقی کوشش کے ماحصل پر زور دیا جاتا ہے۔اس طرح بات صاف ہوجاتی ہے کہ تخلیقی صلاحیت ایک عام صلاحیت نہ ہوکر ایک خصوصی صلاحیت کو کہتے ہیں جہاں کوئی نئی چیزیں دریافت کی جاتی ہیں۔

تخلیقیت کی تعریف ونوعیت (Defination and Neture of Creativity) مختلف ماہرین نفسیات نے اس کی تعریف الگ الگ انداز میں کی ہے لیکن ابھی تک قابل قبول اور یقینی تعریف بیان کرنے سے ماہرین نفسیات قاصر رہے ہیں۔زیادہ تر تخلیقیت کی تعریف میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ تخلیقیت میں کچھ نئی اور مختلف چیزوں کی تعمیر ہوتی ہے۔

گلفرڈ کے مطابق تخلیقیت ہے:

(i) کسی مسئلہ کا فوری حل سے آگے جانے کی صلاحیت (مسئلہ کا دوبارہ تعریف کرنے کی صلاحیت۔

(ii) غیر معمولی تصورات کے ساتھ ہم آہنگی کی صلاحیت

(iii) تبدیلی کی صلاحیت یا مسئلہ میں نئی طرز نظر رکھنا

آئی سینک اور ان کے ساتھیوں کے مطابق:

تخلیقیت وہ اہلیت ہے جس کے ذریعے نئی تخلیقات کا علم ہوتا ہے۔اس کی موجودگی میں تفکر کے روایتی نمونے سے ہٹ کر غیر معمولی تصورات پیدا ہوتے ہیں۔

اسٹین (Stein) نے تخلیقیت کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس کسی عمل کا نتیجہ نیا ہو، جو اجتمائی طور پر فائدہ کا حامل اور قابل قبول ہو وہ عمل تخلیقیت کہلاتا ہے۔

مندرجہ بالا تعریف کے بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی عمل اختراعی عمل اس وقت ہو سکتا ہے جب:

☆ کسی چیز کے بارے میں نئے تصورات ہو۔

☆ نئی چیزوں کی دریافت ہو۔

☆ یہ عمل معاشرے میں مقبول ہو۔

☆ صلاحیت کی نشو ونما ہو۔

اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تخلیقی صلاحیت ایک قدرتی عطیہ ہے جو تعلیم و تربیت کے ذریعے نشو ونما و فروغ پاتی ہے۔ جس میں سائنسی ایجادات، دریافت یا انکشافات، ادب، شاعری، ڈرامہ، موسیقی، رقص، مصوری، مجسمہ سازی، سیاسی و سماجی قیادت، تجارت، تدریس و دیگر پیشے شامل ہیں۔

2.4.2 تخلیقی عمل (Process of Creativity)

تخلیقیت کو ایک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مدنظر کی جاتی ہے جو حالات یا مسئلہ ہوتا ہے اس پر غور و خوض کرنے کے بعد مقاصد تیار کئے جاتے ہیں اور مفروضات تعمیر کیے جاتے ہیں اور اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ ان سے نتائج اخذ کئے جاتے ہیں۔ ٹارینس اور میئرس (Torence and Mayers) نے تخلیقیت کے عمل کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے:

(1) مسئلہ کو محسوس کرنے کا عمل۔(Feel the Problem)

(2) مسئلہ کو حل کرنے کے لیے مفروضات کی تشکیل۔(Creating hypothesis)

(3) مفروضات کی جانچ یا آزمائش کا عمل۔(Hypothesis Testing)

(4) نتائج کو اخذ کرنے کا عمل۔(Process of Result)

والس(Wallas) نے تخلیقی عمل کے چار مرحلے بتائے ہیں:

(1) تیاری (Prepretion)

(2) فروغ دینا (Developing)

(3) وجدان (Illumination)

(4) توثیق و ترمیم (Verification)

اسٹین(Stein) نے تخلیقی عمل کے چار مرحلے بتائے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) تیاری (Preparation)

(2) مفروضات کی تشکیل (Hypotheses Formation)

(3) مفروضات کی جانچ (Hypotheses Resting)

(4) نیتجہ کی خبر رسائی (Communication of the Result)

مندرجہ بالا تخلیقی عمل جو مختلف ماہرین کے ذریعے دیا گیا ہے جو نہ تو معین ہے اور نہ ہی غیر لچکدار جسے ہر وقت نہ تو سبھی کو پیروی کرنا چاہئے۔

کوئی شخص ان مرحلے کی پیروی کے بغیر بھی کسی مسئلہ کا حل کرسکتا ہے یا دریافت کرسکتا ہے۔

2.4.3 شناخت (Identification)

تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت مختلف میدان میں کی جاسکتی ہے۔ جیسے دیار علم وادب، جمالیاتی، میکانیکی، اور سائنٹیفک وغیرہ۔ تخلیقی صلاحیت رکھنے والے کی شناخت مندرجہ ذیل طریقہ سے کیا جاسکتا ہے۔

(1) طرز عمل کا مشاہدہ (Observation) کرکے: کسی شخص کی اگر تخلیقی صلاحیت کی شناخت کرنی ہے تو اس کے طرز عمل کا مشاہدہ کرکے ہم پتہ لگا سکتے ہیں۔ مشاہدہ ایک طریقہ ہے جس میں خود کا مشاہدہ تخلیقی صلاحیت کی شناخت کرنے کے لیے کیا جانا چاہئے وہ شریک مشاہدہ ہو یا نہ ہوں۔

(2) فرد کا مجموعی ریکارڈ (Anecdotal Recoard): بہت سارے اسکول طلبا کا مجموعے ریکارڈ رکھتے ہیں ان کے بنیاد پر پتہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی تخلیقی صلاحیت کیا ہے۔

(3) غیر رسمی جانچ ¤ Ž ¥ œ (Informal Test): ہم فرد سے غیر رسمی طور پر عام بات چیت یا کلاس مباحثہ میں چھوٹے سوالات پوچھ سکتے ہیں جس سے فردی کی تخلیقی صلاحیت کی جانکاری مل سکتی ہے۔

(4) معیاری جانچ کا استعمال کرکے (Use of Standard Testing): تخلیقی صلاحیت کی شناخت کے لیے غیر ملکی اور ہندوستانی دونوں طرح کے معیاری جانچ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جو تخلیق صلاحیت کی جانچ کے لیے مخصوص طور پر معیاری جانچ یا آلات موجود ہیں جس کی تفصیلات ذیل میں مذکور ہیں۔

(1) Thematic Appreciation Test

(2) Inkblot Test

کالج کے طلبا کے لیے تخلیفیت کا گلفرڈ اور میر فیلڈ کی جانچ میں چھ عوامل کی شمولیت ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(ii) مسئلے کے تئیں حساسیت (Sensibility towards the Problem)

(2) لچیلا پن (Flexibility)

(3) جدت (Originility)

(4) تسلسل (Fluency)

(5) تفصیل (Elaboration)

(6) از سر نو تفریق (Redefination)

اس کے علاوہ تخلیقی سوچ ٹارنس (Torrence) کا مبنی جانچ: یہ جانچ نسل، جدت اور تفصیل جانچ کے ساتھ مندرجہ ذیل چیزوں کی جانچ بھی کرتی ہے۔

(1) تصویر مکمل جانچ

(2) دائرہ کا کام

(3) چیزوں کی اصلاح کا کام

(4) غیر معمولی استعمال

مندرجہ بالا عوامل کے ذریعے طلباء کی اختراعی صلاحیت کو معلوم کیا جاتا ہے۔

2.4.4 اسکول میں تخلیقیت کا فروغ (Fostening Creativity in School)

تخلیقی صلاحیت ایک قدرتی عطیہ ہے لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ تعلیم وتربیت اور سازگار ماحول کے ذریعے فروغ ممکن ہے۔ انسان کی فلاح و بہبود کے لیے طلبا میں تخلیقی صلاحیت کی نشو ونما کے لیے تحریک وتوانائی فراہم کرنا ضروری ہے۔ کچھ ایسے ہی فرد ہیں جسے اپنے تخلیقی صلاحیت کی سمجھ نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ وہ دنیا سے رخصت بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ صلاحیت صرف شہروں میں ہی نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر صلاحیت ہے اور سبھی انسانوں میں یہ صلاحیت کم وبیش موجود ہوتی ہے۔ تخلیقی صلاحیت کی نشو ونما کے اسکول میں ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو طلبا کی صلاحیت کی شناخت کر سکیں اور اس کو محرکہ فراہم کرے۔ ایک اساتذہ اپنی ذمہ داری سمجھیں تو ممکن ہے کہ تخلیقی صلاحیت کی نشو ونما کا ماحول فراہم کر سکیں۔ مندرجہ ذیل اقدامات کے ذریعے ان صلاحیتوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

(1) ردعمل کی آزادی:(Freedom of Reaction) معلم کو چاہئے کہ طلبا کو کام کرنے کی آزادی دیں نہ کہ کسی مخصوص ردعمل کی توقع رکھیں۔ اگر ردعمل غیر متوقع ہو تو اس کو فوراً غلط قرار دینا طلبہ کی ہمت شکنی کرنا ہے اور تخلیقی صلاحیت کی چنگاری کو بجھانا ہے۔ اساتذہ اور والدین کو چاہئے کے ایسے مواقع فراہم کریں کہ طلبا آزادانہ ردعمل کر سکیں۔

(2) مناسب تقویت کی فراہمی: (Provide Appropriate Reinforcement) یہ سچ ہے کہ انفرادیت کا احساس سبھی میں ہوتا ہے لیکن کم عمری میں یہ احساس زیادہ ہوتا ہے اس لیے اس عمر کے طلباء کو اپنی چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر فخر ہوتا ہے اور دوسرے کی کامیابیاں قابل توجہ نہیں ہوتی ہیں۔ طلبا کے چھوٹے چھوٹے کاموں کو تقویت فراہم کر کے بچوں میں تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

(3) تخلیقی قوت اور لچک کی ہمت افزائی: (Encourage Creativity and Flaxibility) حوصلہ افزائی کے ذریعے طلبا میں تخلیقی صلاحیت کا فروغ کیا جا سکتا ہے۔ سبھی طلبا ایک جیسے نہیں ہوتے کچھ شرمیلے ہوتے ہیں جو اکثر یہ کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں سمجھتا ہوں لیکن دوسروں کے سامنے اسے پیش کرنے سے قاصر ہوتے ہیں ایسے طلبا کی حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔

(4) مناسب مواقع اور سازگار حالات کی فراہمی: (Appropiate opporunity and povide fevorable conditions) اسکول میں طلبا کی تخلیقی صلاحیت کو نکھارنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ سازگار ماحول فراہم کیا جائے۔ یہ ذمہ داری معلم کے ساتھ اسکول کے منتظم کی ہوتی ہے۔ اس کے لیے طلبا کو آزادانہ اظہار خیال کے موزوں مواقع فراہم کرنا چاہئے۔ بہت سے ایسے ہم نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں ہیں جیسے تحریری وتقریری مقابلہ منعقد کرنا، ڈرامے اور موسیقی کی پیش کش، گیمس، اسپورٹس، مذہبی اور ثقافتی تقریب کا انعقاد وغیرہ۔

(5) طلبا میں صحت مند عادتوں کا فروغ (Promote Healthy Habits in Students) کام کے لیے مثبت رویہ تخلیقی صلاحیت کے فروغ کے لیے ایک اہم اصول ہے۔ ایک استاد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ طلبا میں سبھی کام کے لیے مثبت رویہ کی نشو ونما ہو۔ اس بات پر زور دینا

چاہئے کہ کوئی کام چھوٹا یا بڑا نہیں ہوتا۔ سبھی کام برابر ہوتا ہے۔

(6) سماج میں موجود تخلیقی وسائل سے استفادہ: طلباء کو ان مراکز کی سیر کرانی چاہئے جہاں تخلیقی فن کے نمونے، سائنس اور صنعتی کام کے نمونے جمع کئے گئے ہوں۔ اس سے طلبا میں تخلیقی صلاحیت کو فروغ دیا جا سکتا۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ تخلیقیت کیا ہے؟

2۔ آپ اپنے طلباء میں تخلیقیت کو کس طرح فروغ دیں گے؟

2.5 ذہانت (Intelligence)

ذہانت ایک ایسا لفظ ہے جسے لوگ کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ ذہانت کا مطلب طلبا کی کامیابی سے لگاتے ہیں۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی مضمون میں حاصل نمبرات ہی ذہانت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈکشنری کے لفظوں میں ذہانت کو اکتساب اور عمل پذیری کی صلاحیت سے تصور کیا جاتا ہے۔ قدیم یونانی فلسفی مانتے تھے کہ ذہانت میں انسان کے تمام شعوری اعمال شامل ہیں۔

تعلیمی نفسیات ذہانت کی تعریف ایک الگ انداز میں کرتا ہے۔ بورنگ (Boring) نے 1923 میں ذہانت کی تعریف اس طرح کی ہے ''ذہانت وہ ہے جس کی جانچ، ذہانتی ٹیسٹ سے کرتے ہیں۔''

فری مین (Freeman) کے مطابق ''ذہین شخص متناسب انداز میں تجریدی (غیر مادی) غور و فکر کی صلاحیت رکھتا ہے (یعنی مسائل کے حال میں وہ جذباتی انداز اختیار نہیں کرتا۔

ٹرمین (Terman) کے مطابق ''ذہانت سیکھنے و تجربہ سے فائدہ اٹھانے کی اہلیت ہے۔

مندرجہ بالا تعریف کچھ حد تک ذہانت کے مفہوم کو بتاتی ہیں۔ اگر غور و فکر کریں ذہانت کو سیکھنے کی صلاحیت، ہم آہنگی کی صلاحیت اور مجرد سوچ کی صلاحیت سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کیونکہ Stern کی باتوں کو اگر یاد کریں تو وہ کہتے ہیں کہ نئے حالات سے لڑنا اور ہم آہنگی قائم کرنا ہی ذہانت کہلاتا ہے۔ Burt نے ذہانت کو لچک دار ہم آہنگی کی صلاحیت کہا ہے۔

صحیح معنوں میں ذہانت مختلف صلاحیتوں کا مکمل جوڑ ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ذہانت میں کسی ایک طرح کی صلاحیت نہیں ہوتی بلکہ کئی صلاحیتوں پر مشتمل ہے۔ جیسے کوئی بچہ ریاضی کو آسانی سے سیکھ لیتا ہے لیکن کسی کے لیے یہ ایک پیچیدہ مضمون ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب دونوں طرح کے بچے کی ریاضی کی جانچ ہوتی ہے تو وہ بچہ جو آسانی سے ریاضی سیکھ لیتا ہے اس کے حاضر نمبرات دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ حالات یا ماحول سے ہم آہنگی اس بات کا ضامن ہے کہ کوئی بھی شخص ذہین کہلاتا ہے۔

2.5.1 IQ کا تصور (The Concept of IQ (Intelligence Quotient)

ماہرین نفسیات ولیم اسٹیرن (William Stern) نے 1912 میں IQ کا تصور کو سامنے لایا۔ اگر دو بچے کی ذہنی عمر MA (Mental Age) ایک ذہانتی، آزمائش میں 5 سال ہے لیکن اس میں سے ایک بچے کی عمر Age (Chronological) 4 سال ہے اور دوسرے کی 6 سال تو

اس کا مطلب یہی ہے کہ کم عمر کے بچے کی دماغی نشوونما میں تیزی ہے۔

IQ کو ایک عدد سے نشاندہی کی جاتی ہے جو کہ ایک شخص کی Mental Age کو Chronological Age سے تقسیم کیا جاتا ہے اور 100 سے ضرب کیا جاتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

IQ=(MA/CA)x100'

اس طرح ایک اوسط بچہ جس کی دماغی عمر (MA) اور (CA) اصلی عمر اگر برابر ہے تو اس کا IQ کا قدر 100 ہوگا لیکن اگر 8 سال کا بچہ اگر ایسے سوال کا جواب دیتا ہے جس کی عمر 10 سال ہو تو IQ کا قدر 125 ہوگا۔ IQ کا استعمال بالغ لوگوں پر بہت کامیاب نہیں ہے۔

2.5.2 ذہانت کے اقسام (Types of Intelligence)

ذہانت کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) مجرد ذہانت (Abstract Intelligence)

(2) حقیقی ذہانت (Concrete Intelligence)

(3) سماجی ذہانت (Social Intelligence)

ان کی تفصیل نیچے دی جارہی ہے:

(1) مجرد ذہانت (Abstract Intelligent):

مجرد ذہانت کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے اس میں فرد الفاظ بندشوں اور حروف کے ادراک پر ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ اس میں الفاظ، Symbols، نمبرات، فارمولا اور تصورات اور پڑھنے لکھنے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور مسائل دور کرتا ہے۔

(2) حقیقی ذہانت (Concrete Intelligence):

حقیقی ذہانت کو میکانیکی یا حرکی ذہانت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکانیکی اشیاء معاملات سے ہوتا ہے۔ حرکی ذہانت کا تعلق جسمانی تعلیم سے ہے یہ ڈانس اور کھیل میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔

(3) سماجی ذہانت (Social Intelligence)

سماجی ذہانت ایسی صلاحیت کو کہتے ہیں جو انسانوں کے مابین ہم آہنگی کراتی ہے۔ یہ سماجی حالات پر اپنے ردعمل کے اظہار کے اہلیت سے ہوتی ہے۔ وہ سماجی حالات میں موثر طور پر مسائل کو حل کرتا ہے۔ سماجی ذہانت رکھنے والے انسان دوسروں کے ساتھ آسانی سے دوستی بنا لیتی ہیں اور سماجی رشتوں کو سمجھ لیتے ہیں۔

2.5.3 ذہانت کے نظریات (Theories of Intellgence)

ذہانت کے نظریات مختلف ہیں یہاں تین نظریات پر بحث کریں گے جو مندرجہ ذیل میں:

(1) دوعوامل نظریہ (Two Factor Theory)

(2) کثیر العوامل نظریہ (Multi Factor Theory)

(3) گل فورڈ کا نظریہ (Guilford's Theory)

اوپر میں دیئے گئے نظریات کی تفصیل نیچے دی جا رہی ہے۔

2.5.3.1 دوعوامل نظریہ (Two factor theory)

دوعوامل نظریہ کو الکٹرونک نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔Spearman کو اس نظریہ کا بانی کہا جاتا ہے جو 1904 میں منظر عام پر آیا۔اس نظریہ میں دوعوامل شامل ہیں ۔ پہلا عوامل کو g کہا گیا ہے یعنی 'عام دماغی اہلیت '(General Mental Ability) یا' یکساں اہلیت ' جو زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہیں اور دوسرا عوامل S ہے جسے مخصوص اہلیت (Special Mental Ability) کہا جاتا ہے جیسے فنکارانہ صلاحیت، عددی صلاحیت وغیرہ۔

اس نظریہ کے مطابق g عوامل فرد میں ہمیشہ یکساں رہتا ہے اور S عوامل مختلف کام کے ساتھ مختلف ہو جاتا ہے۔آپ جیسا کہ جانتے ہیں کہ انفرادی اختلاف کے ساتھ ہے افراد میں عام اور مخصوص ذہانت بھی پائی جاتی ہے۔جب انسان کوئی کام کرتا ہے تو اس میں g عوامل ضرور رہتا ہے اور اس میں s عوامل کی بھی شمولیت ہوتی ہے۔حالانکہ یہ بات بھی واضح ہونی چاہئے کہ S عوامل کو بھی چھوٹے مجموعے میں بانٹا جاتا ہے۔آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ g عوامل پیدائش اور S عوامل کا تعلق رجحان سے ہے۔اس لیے Spearman نے کسی بھی وقوفی کام کی کارگذاری کو اس طرح سے دیکھا ہے:

$$P=G+S$$

Performance=P (کارگذاری)

General Factor=G (عمومی عوامل)

Specific Factor=S (مخصوص عوامل)

2.5.3.2 کثیر العوامل نظریہ (Multifactor Theory)

کثیر العوامل نظریہ کا بانی E.L. Thorndike کو مانا جاتا ہے۔جیسا کہ نام سے سمجھ میں آ رہا ہے کہ ذہانت میں کثیر تعداد میں عوامل شامل ہیں۔مختلف عوامل میں چھوٹے چھوٹے عنصر شامل ہیں۔اس نظریہ کے مطابق کوئی بھی دماغی کام میں یہ چھوٹے چھوٹے عنصر کی شمولیت ہوتی ہے۔

ذہانت میں مختلف عوامل کی شمولیت ہوتی ہے اور یہ سبھی عوامل ایک دوسرے پر انحصار نہیں کرتے مثال کے طور پر اعدادی استعداد ذخیرہ الفاظ، درجہ بندی وغیرہ۔ یہ نظریہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مختلف کاموں کے لیے مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔کبھی کبھی ایک صلاحیت اور کبھی ایک سے زیادہ صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے۔مثال کے طور پر اگر کوئی فرد دو کام کرتا ہے تو یہاں مختلف قسم کے عوامل اور صلاحیت کی شمولیت ہے۔حالانکہ یہ بات بھی واضح ہے کہ ایک کام میں کئی صلاحیتوں کا مجموعہ بھی شامل ہے۔اس لیے Thorndike کہتا ہے کہ ایک کام میں کئی عوامل شامل ہیں اور ان میں باہمی ربط ہوتا ہے۔اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ عوامل اس کام میں عام ہیں۔

2.5.3.3 گل فورڈ کا نظریہ (Guilford structure of Intellect)

گلفرڈ کے اس نظریہ کو تین جہتی نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔ جب گلفرڈ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جنوب کیلی فورنیا کے یونیورسیٹی کے نفسیاتی

تجربہ گاہ میں کام کررہا تھا تو عنصر تجرباتی تحقیقی مطالعہ کی بنیاد پر ایک ذہانت کا ماڈل تیار کیا جس میں بہت سارے ذہانتی جانچ شامل تھے۔انہوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہر ایک دماغی عمل یا دانشورانہ سرگرمی کو تین بنیادی جہتی (Dimension) میں بانٹا جاسکتا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) Operation یعنی سوچنے کا کام

(2) Context یعنی الفاظ جس کے بارے میں سوچا جاتا ہے۔

(3) Product یعنی مصنوعات جو ہمارے سامنے آتا ہے۔

اوپر کے تینوں پیرامیٹر میں مختلف عوامل شامل ہیں جسے ایک جدول کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔

جدول ۱، دانشورانہ سرگرمی کو مختلف پیرامیٹر اور مختلف عوامل کا بٹوارہ ہے۔

Products مصنوعات	**Context مواد**	**Operational عملیہ**
Units (U) اکائی	Figural factor (F) تصوراتی عوامل	Evaluation (E) پیمائش قدر
Classes (C)کلاسیس	(Symbolic) (S)علامتی	(Convergent Thinking انعطاف سوچ (C)
(Relations) (R)تعلقات (Systems) نظام	(Semantic) (M)معنیاتی (Visual)(V)بصری عوامل	(Memory (M)حافظہ (Divergent Thinking مختلف سوچ (D)
(Transformation (T)تبدیلیاں	(Behavioral) (B)طرز عملیات	(Cognition (C)وقوفی
(Implications (I)دلالت		

گلفرڈ کے نظریات میں تین پیرامیٹر کو مختلف عوامل میں بانٹا گیا ہے۔ یہ اس طرح ہے کہ 5x6x4=120 کل 150 عوامل ہیں جس میں انسانی ذہانت شامل ہیں ان میں سے ہر ایک عوامل میں ایک عنصر کی شمولیت کسی بھی دانشورانہ سرگرمی میں ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ IQ کا تصور بیان کریں۔

2۔ گلفرڈ کے نظریہ کو تین جہتی نظریہ کیوں کہا جاتا ہے

2.6 رویہ (Attitude)

2.6.1 تصور(Concept)

کسی چیز کو ہم کتنا پسند یا ناپسند کرتے ہیں اس سے ہمارا اس چیز کے لیے طرز عمل معین ہوتا ہے۔ رویہ کسی چیز کو کتنا پسند یا ناپسند کرتے ہیں

اس کا اظہار کرتا ہے۔ رویہ عقیدہ اور احساسات میں جو کسی چیز، انسان اور واقعات کے لیے ہمارے ردعمل کو بتاتا ہے۔ اگر ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی خراب انسان ہے تو ہم اسے ناپسند کرتے ہیں اس سے دوستانہ تعلق نہیں بناتے۔ رویہ کسی چیز کے لیے مثبت، منفی اور مخلوط ہوتا ہے۔ ہمارا رویہ معلومات کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ لڑکیوں کو تعلیم دینی چاہیئے تو کچھ لوگ اس کے لیے مثبت اور کچھ منفی رویہ رکھتے ہیں۔ رویہ کی بنیاد میں کچھ نفسیاتی عوامل بھی شامل ہوتے ہیں جیسے تصورات، اقدار، عقیدہ وغیرہ یہ سارے انسان کا رویہ بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ خاندان بھی رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔ خاندان میں والدین، بھائی، بہن، بڑے شامل ہیں۔ سماج میں کسی فرد کا رویہ بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ سیاسی عوامل بھی رویہ بنانے میں مدد کرتا ہے اور معاشی عوامل جیسے تنخواہ، رتبہ اور کام۔

2.6.2 نوعیت (Nature)

قیاس کیجیے کہ اگر اپنے کالج کا پہلا دن گزارنے کے بعد جب آپ کسی دوست سے ملتے ہیں تو وہ آپ کو اس دن کے بارے میں پوچھنے لگتا ہے کہ دن کیسا گذرا۔ پھر آپ بتانے لگتے ہیں کہ آج کا دن اچھا رہا۔ پہلے تو اساتذہ کا اچھا لیکچر سننے کو ملا تو آپ نے اپنا رویہ اظہار کیا۔ رویہ کی نوعیت مندرجہ بالا باتوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔

- ☆ رویہ ایک پیچیدہ تصور ہے۔ اسے شخصیت، عقیدے، اقدار، طرز عمل اور محرکہ کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ہماری سوچ کو متعین کرتا ہے۔
- ☆ رویہ سبھی انسانوں میں موجود رہتا ہے۔ یہ ہماری شناخت، کارکردگی رہنمائی اور ہماری سوچ کو متعین کرتا ہے۔
- ☆ گرچہ احساسات، عقیدہ، رویہ کے اندرونی عوامل ہیں لیکن ہم اسے طرز عمل سے دیکھ سکتے ہیں۔
- ☆ رویہ حالات کو دیکھنے میں مدد کرتا ہے اور اس حالات میں ہمارا طرز عمل کیسا ہو۔

2.6.3 رویہ کی خصوصیات (Characteristics of Attitude)

رویہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) تاثراتی اور وقوفی توافق: تاثراتی اور وقوفی عوامل کے درمیان کتنی حد تک توافق ہے جو رویے، طرز عمل تعلق کو متاثر کرتا ہے۔ ان دونوں میں جتنا زیادہ توافق ہوگا اتنا ہی طرز عمل کا تعلق مضبوط ہوگا۔

(2) مضبوطی: رویہ بلاواسطہ چیزوں کے تجربات پر منحصر ہوتا ہے۔

(3) قوت کشش (Valence) یہ کسی چیز کے پسند اور ناپسند کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اگر ایک شخص کا کسی چیز کے لیے تعلق نہیں ہے تو اس کا رویہ کا قوت کشش کم ہوگی۔

(4) کثرت: کثرت رویہ بنانے میں مدد کرتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی فرد صرف ڈاکٹر بننے میں دلچسپی دکھاتا ہے اور دوسرا دلچسپی کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے۔

2.6.4 رویہ کی تشکیل (Attitude Formation)

ماہرین یہ مانتے ہیں کہ رویہ پیدائشی نہیں ہوتے بلکہ بنائے جاتے ہیں۔ ایک شخص کے رویہ بنانے میں مندرجہ ذیل ذرائع شامل ہیں۔

(1) بلاواسطہ شخصی تجربات: ایک شخص کا بلاواسطہ تجربات کسی چیز کے لیے رویہ قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ایک فرد کا ذاتی تجربات چاہے وہ اچھا ہو یا خراب اس کے رویہ کی گہرائی سے متاثر کرتا ہے۔ یہ رویے جو ذاتی تجربات پر قائم ہوتے ہیں اس کو بدلنا بہت مشکل ہے۔

(2) اختلاف: کبھی کبھی ایک فرد نئے رویئے کے ساتھ سامنا کرتا ہے جو پہلے کے رویئے سے اختلاف کرتا ہے۔ایسے حالات میں پرانے رویے کو نئے رویئے کے ساتھ منتقلی ہوتی ہے۔

(3) خاندان اور ہم ساتھی: رویہ جیسے اقدار والدین سے، اساتذہ اور ہم جماعت ساتھیوں سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

(4) آس پڑوس: آس پڑوس جہاں ہم رہتے ہیں یا ثقافتی اور مذہبی گروہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پڑوسی ہیں۔ یہ لوگ اتر کے ہوں یا دکھن کے۔لوگ جو مختلف جگہ سے مختلف ثقافت رکھتے ہیں۔اس میں سے کچھ ہم تسلیم کرتے ہیں اور کچھ کو ناپسند اس سے ہمارا رویہ بنتا ہے۔

(5) معاشی حالت اور پیشہ: ایک فرد کی رویہ کی تشکیل میں معاشی حالت اور پیشہ اثرات ڈالتے ہیں۔ ہمارے سماجی و معاشی پس منظر ہمارے موجودہ اور مستقبل کے رویہ پر اثرات ڈالتے ہیں۔تحقیقوں سے یہ بات سامنے آتی ہے۔ روزگار مذہبی اور معاشی اقدار پر رویہ کو تشکیل کرتے ہیں۔

(6) ماس کمیونی کیشن: رویہ اقدار کے مقابلہ کم مستحکم رہتی ہے۔مثال کے طور پر اشتہار ہمارے رویہ کو تبدیل کرتی ہے۔

2.6.5 رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل (Factor of attitude)

رویہ کو متاثر کرنے والے عوامل مندرجہ ذیل ہیں:

(1) نفسیاتی عوامل	(2) خاندان و ہم ساتھی
(3) سماج	(4) سیاسی عوامل
(5) معاشی عوامل	(6) ماس کمیونیکیشن

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔نظریہ کیسے بنتا ہے؟ نظریہ کی خصوصیات لکھیے۔

2.7 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

☆ تنقیدی سوچ کسی سوچ کا وقدر پیمائی کا فن ہے جو اس کی بہتری کے نظریہ سے کام کرتا ہے۔

☆ جماعت میں جب کوئی طلبہ تنقیدی سوچ رکھتا ہے تو واقعی اس کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور ساتھ ساتھ عنوان کو بھی اچھی طرح سمجھے گا۔

☆ ہماری اکتسابی صلاحیت اور مسئلے کے حل کی بنیاد صحیح سوچنے کی صلاحیت پر منحصر کرتی ہے۔

☆ تخلیقی صلاحیت و اہلیت ہے جس کے استعمال سے کوئی نئی بات دریافت کی جاتی ہے یا کسی ایسی چیز کی دریافت کو کہتے ہیں جو نئی ہو اور سماج کے لیے فائدہ مند ہو۔

☆ تخلیقیت کو ایک عمل کے طور پر دیکھا جاتا ہے جہاں مختلف عناصر کی شناخت کسی ایک حالت کے مدنظر کی جاتی ہے۔

☆ ڈکشنری کے لفظوں میں ذہانت کو اکتساب اور عمل پذیری کی صلاحیت سے تصور کیا جاتا ہے۔

☆ ماہرین نفسیات ولیم اسٹیرن (William Stern) نے 1912 میں IQ کے تصور کو سامنے لایا۔

☆ ذہانت کے تین اقسام : ذہانت کے اقسام مندرجہ ذیل ہیں:۔

(1) مجرد ذہانت (Abstract Intelligence)

(2) حقیقی ذہانت (Concrete Intelligence)

(3) سماجی ذہانت (Social Intelligence)

☆ مجرد ذہانت کا تعلق غیر مادی مواد سے ہوتا ہے اس میں فرد الفاظ بندشوں اور حروف کے ادراک پر ردعمل ظاہر کرتا ہے۔

☆ حقیقی ذہانت کو میکانیکی یا حرکی ذہانت بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جس کا تعلق مشین اور میکانیکی اشیا سے ہے۔

☆ سماجی ذہانت کا تعلق ایسی صلاحیت کو کہتے ہیں جو انسانوں سے ہم آہنگی کراتی ہے۔

☆ دوعوامل نظر میں پہلا عوامل کو g کہا گیا ہے یعنی عام دماغی اہلیت یا یکساں اہلیت جو زندگی کے ہر پہلو میں شامل ہے اور دوسرا عوامل S ہے جسے مخصوص اہلیت کہا جاتا ہے جیسے فنکارانہ صلاحیت، عددی صلاحیت وغیرہ

☆ گلفرڈ کے اس نظریہ کو تین جہتی نظریہ بھی کہا جاتا ہے۔

2.8 فرہنگ (Glossary)

Concept (تصور)	ایک مجرد خیال۔ کسی شئے کے بارے میں اس کی فہم
Nature (نوعیت)	مجموعی طور پر فطری دنیا کا مظاہر جس میں پودوں، جانوروں زمین کی دیگر خصوصیات شامل ہیں اور کسی چیز کی بنیادی خصوصیات
Thinking (سوچ)	کسی چیز کے بارے میں غور کرنے یا اس کی وجہ سے دماغ کے استعمال کرنے کا عمل۔
(تنقیدی سوچ) Critical Thinking	یہ ایک قسم کی سوچ ہے جو ایک انسان اپنے عقائد اور رویہ کو الگ کسی مسئلے کی سچائی کا پتا کرنا ہے۔ یہ قدر پیمائی کا فن ہے۔
Clarity (وضاحت)	واضح ہونے کی کیفیت۔
Accuracy (درستی)	درستی کی حالت۔
Relevancy (مناسب)	مواد سے منسلک۔
Creativity (تخلیقیت)	تخیل یا اصل خیالات۔
Hypotheses (مفروضہ)	ایک مسئلے کا تناسب حل۔
Intelligence (ذہانت)	علم اور مہارت حاصل کرنے، لاگو کرنے کی صلاحیت
Attitude (رویہ)	سوچنے یا کسی چیز کے بارے میں محسوس کرنے کا ایک مستقل طریقہ جو عام طور پر ایک شخص کے رویے میں ظاہر ہوتا ہے۔

2.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1۔ تخلیقیت سے متعلق ہے

(a) نئی چیزوں کی دریافت (b) کھانا (c) ایمانداری (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ رویہ کو ظاہر کرتی ہے۔

(a) طرزِ عمل (b) شکل (c) لکھنا (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ والس کے مطابق تخلیقی عمل کا پہلا مرحلہ

(a) پڑھنا (b) مسلسل بڑھتے رہتا ہے (c) تیاری (d) ان میں سے کوئی نہیں

4۔ تنقیدی سوچ کے لیے ضروری ہے۔

(a) وضاحت (b) مناسب (c) درستی (d) ان میں سے سبھی۔

5۔ خودمرکوزیت کا مطلب ہے۔

(a) اپنے نظریئے سے دیکھنا (b) دوسرے کے نظریئے سے دیکھنا (c) دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

6۔ ذہانت کا مطلب ہے۔

(a) جیسے والدین ہوتے ہیں ویسے ان کی اولاد ہوتی ہے (b) ذہین ماں باپ کے بچے کند ذہن ہوتے ہیں

(c) I.Q اوسط کے اُپر ہوتی ہے۔ (d) ان میں سے کوئی نہیں

7۔ کون سے مرحلہ کو انقلابی مرحلہ کہا جاتا ہے۔

(a) شیرخوارگی (b) بچپن (c) عنفوانِ شباب (d) بلوغت

8۔ کثیر العوامل نظریہ کا نظریہ کس نے دیا۔

(a) فرائڈ (b) تھارنڈائیک (c) کوہل برگ (d) پیاجے

9۔ دوعوامل کا نظریہ کس نے دیا۔

(a) فرائڈ (b) اسپئیرمین (c) کوہل برگ (d) پیاجے

10۔ گلفرڈ کے نظریہ کا کیا نام ہے۔

(a) تین جہتی نظریہ (b) دوجہتی نظریہ (c) ایک جہتی نظریہ (d) ان میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Question)

1۔ تخلیقیت کو مثال کے ذریعے سمجھائے۔

2۔ رویہ کی خصوصیات بیان کریں۔

3۔ I.Q کا تصور بیان کریں۔

4۔ دوعوامل نظریہ بیان کریں۔

5۔ تعلیم میں تنقیدی سوچ کی اہمیت بیان کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Question)

1۔ تنقیدی سوچ کا تصور اور تعلیم میں اہمیت بیان کریں۔

2۔ متعلمین میں تنقیدی سوچ کی نشو ونما میں اساتذہ کا کردار بیان کریں۔

3۔ تخلیقیت کے تصور کو تفصیل سے بیان کریں۔

4۔ اسکول میں تخلیقیت کا فروغ کیسے ہوسکتا ہے جواز پیش کریں۔

5۔ ذہانت سے آپ کیا سمجھتے ہیں، اس کے مختلف اقسام بیان کریں۔

6۔ گلفرڈ کا نظریہ پر بحث کریں۔

2.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

(1) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(2) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(3) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد

(4) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(5) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور

(6) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسیٰ رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

7) Cronbach,I.J.(1970),Essentials of Psychological Testing,3rd ed., New York, Harper and Row Publishers

8) Dandapani, S.(2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd.

9) Ebel, Robert L,.(1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.

10) Kulshestra, S.P. (1997), Educational Psycholgy - Raj Printers - Meerut Kuppuswamy, B.(2006), Advanced Educational Psychology ,New Delhi. 11) Sterling Publishers Private Ltd.

اکائی3۔ تدریسی طرز رسائیاں

(Teaching Approaches)

اکائی کے اجزا

3.1 تمہید(Introduction)

3.2 مقاصد(Objectives)

3.3 تدریس کی نوعیت(Neture of Teaching)

3.4 تدریس کی سطحیں و مراحل(Level and Phases of Teaching)

3.4.1 تدریس کی سطحیں/ تدریسی درجات (Level of Teaching)

3.4.1.1 حافظہ کی سطح۔ (Memory Level)

3.4.1.2 فہم کی سطح۔ (Understanding Level)

3.4.1.3 انعکاس یا عکاسی فکری سطح۔ (Reflective Level)

3.4.2 تدریسی مراحل (Phases of Teaching)

3.4.2.1 ماقبل فعال مرحلہ (Planning stage Pre - Active phase)

3.4.2.2 تعاملی مرحلہ (Interaction Phase)

3.4.2.3 بعد تعاملی مرحلہ Post - Active Phase of Teaching)

3.5 اکتسابی طرز رسائی(Learning Approaches)

3.5.1 کرداریت طرز رسائی (Behaviourism)

3.5.2 وقوفی طرز رسائی(Cognitivism Aproaches)

3.5.3 تعمیری طرز رسائی(Constructivist Approaches)

3.5.4 اشتراکی طرز رسائی (Participatory Approaches)

3.5.5 تعاونی طرز رسائی (Co-Operative Approaches)

3.5.6 انفرادی اکتساب (Personalized Approaches)

3.5.7 کلی یا جامع طرز رسائی(Wholistic Approaches)
3.6 تدریسی ماڈل(Teaching Model)
3.6.1 تحصیل تصورات ماڈل (Concept Attainment Model)
3.6.2 جدید منظمہ ماڈل(Advance Organizer)
3.6.3 فقہی تحقیق ماڈل(Jurisprudential Inquiry Model)
3.6.4 تحقیقی تربیت ماڈل (Inquiry Training Model)
3.7 یادرکھنے کے نکات(Point to be Remember)
3.8 فرہنگ(Glossary)
3.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Activities)
3.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

3.1 تمہید (Introduction)

عام طور پر تدریس کے معنی معلم کے ذریعے اپنائے گئے پیشہ یا کسی فرد کو کچھ مخصوص علم (Knowledge)، مہارت (Skill) یا رویہ (Attitude) وغیرہ کے حصول میں دی جانے والی مدد سے لیا جاتا ہے۔لیکن اگر دھیان سے سوچا جائے تو اتنے آسان الفاظ میں اس کی تعریف نہیں کی جاسکتی تدریس سماجی (Social)، ثقافتی (Culutre) کے تناظر میں ہونے والا ایک پیچیدہ سماجی، ثقافتی اور اخلاقی عمل ہے۔جس کی نوعیت اور ساخت سماج کو بدلنے میں معاون ہوتی ہیں۔اور سماج میں بدلاؤ کے ساتھ ساتھ تبدیلی بھی ہوتی ہے۔یہ عمل صرف درجہ کی چہار دیواری تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ عمل درجہ کے باہر بھی چلتا ہے۔اس کے علاوہ مختلف سطحوں پر اور مراحل میں ہوتا ہے۔

ایک چینی مقولہ ہے کہ ''جتنی طرح کے مدرس اتنی طرح کی تدریس''یعنی ہر مدرس کے تدریس کا ایک الگ انداز ہوتا ہے۔اسی طرح مختلف مکتبہ فکر کے ماہرین نے بھی تدریس کی متفرق طرز رسائی (Misculleneous Approaches) دیں، آگے کے صفحات میں ان طرز رسائی کو مفصل بیان کیا جائے گا اور انہیں طرز رسائی پر مبنی کچھ تدریسی ماڈل کو بھی واضح کریں گے۔جس کو مندرجہ ذیل صفحات میں تفصیل سے بیان کیا جائے گا۔

3.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلباء:

1) تدریس کی نوعیت کو بیان کرسکیں گے۔

2) تدریسی مراحل کی وضاحت کرسکیں گے۔

3) ماقبل فعّال مرحلہ پر معلم کے ذریعے کی جانے والی تیاریوں کی فہرست سازی کرسکیں گے۔

4) فعّال یا تعاملی مرحلے کی سرگرمیاں بیان کرسکیں گے۔

5) ماقبل فعّال مرحلے کی تشریح کرسکیں گے۔

6) تدریس کی حافظہ اور فہم کی سطح واضح کرسکیں گے۔

7) تدریس کے مختلف طرز رسائی کی فہرست سازی کریں گے۔

8) مختلف طرز رسائی اپنی تدریس میں استعمال کرسکیں گے۔

9) تدریسی ماڈل کو بیان کرسکیں گے۔

3.3 تدریس کی نوعیت (Nature of Teaching)

اکتساب میں سہولت فراہم کرنے کا عمل تدریس کہلاتا ہے۔تدریس، علم، مہارتوں اور اوصاف کا وہ خصوصی اطلاق ہے۔جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے۔تدریس نہ صرف نصابی مقاصد کے حصول کے لیے کی جاتی ہے بلکہ طلباء میں اقدار کا نشوونما ،ایک بہتر شہری اور سماج بنانے کے لیے ضروری اوصاف پیدا کرنے کی کوشش وتلقین بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔تدریس کے دوران مدرس طلباء

میں خود تصوری(Self concept)،خود اعتمادی(Self-Confidence)،عزت نفس(Self-Respect) جیسے اوصف کے نشونما کی سعی کرتا ہے تا کہ وہ سماج کے افادی ممبر ثابت ہو سکیں۔تدریس کو آرٹ اور سائنس دونوں کا درجہ حاصل ہے۔مدرس کے پیشہ سے جڑنے کے لیے علم کے ساتھ ساتھ تدریس کی مہارتوں کا جاننا بھی ضروری ہوتی ہے۔

اس سے مراد طلباء کی ضروریات(Needs)،تجربات(Experiments)،احساسات(Feeligs) کو سمجھنے اوران کو مناسب انداز میں پورا کرنے اور وقت ضرورت مناسب انداز میں مداخلت کرنے سے ہے تا کہ اکتساب میں مدد فراہم کی جا سکے۔

اگر تدریس کی نوعیت کی بات کی جائے تو مختلف فکری مکاتب کے لحاظ سے تدریس کی نوعیت مختلف بتائی گئی ہے۔کرداری مکتب فکر کے مطابق مدرس کا رول درجہ میں تدریسی محرکات کا مہیا کرانا اور طلباء کو صحیح ردعمل کے لیے محرکہ فراہم کرنا ہے۔متعلم مدرس کے ذریعے دی گئی اطلاعات کو جانے گا۔ذہن نشیں کریگا اور پوچھے گئے سوالات کا جواب دیگا اور اس طرح اس کے طرز عمل اور کردار میں نسبتاً مستقل تبدیلی رونما ہوگی۔تدریس ایک ایسا عمل ہے جس میں مشق و مہارت اہم ہوتی ہے۔تدریسی عمل میں معلم کا کام متعلم کو صحیح اور متوقع ردعمل اور طرز عمل سکھانا ہوتا ہے۔اور اس سکھانے کے عمل میں مناسب تقویت(Reinforcement) فراہم کرنا بھی اہم ہوتا ہے۔جس کے ذریعے مذید سیکھنے کے لیے متعلم ذہنی جسمانی اور جذباتی طور پر تیار ہوتا ہے۔تدریس کے عمل میں مدرس یہ بھی جانچ کرتا ہے کہ طلبا کے طرز عمل میں متوقع تبدیلی رونما ہوئی ہے یا نہیں اور یہ جانچ ظاہری طرز عمل اور امتحان کے ذریعے معلم کرتا ہے۔

اس کے علاوہ ادرا کی مکتب فکر(Cognitivist) کی مرکوزیت ادرا کی اور وقوفی عمل جیسے سوچ،حافظہ،مسائل کا حل پر ہوتی ہے۔علم کے حصول سے مراد اسکیما کے بننے سے ہے۔اور اکتساب سے مراد نئے اسکیما(Schema) بننا یا پرانے اسکیماس(Schemas) میں تبدیلی رونما ہونا ہے۔اس طرز رسائی سے ہونے والی تدریس میں مدرس متعلم کو وہ اکتسابی مواقع فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے متعلم نئے اطلاعات کو پرانے اسکیماس سے جوڑ سکیے۔

تعمیریت پسند طرز رسائی(Constructivist Approaches) کے مطابق تدریس کے عمل میں متعلم فعال رہ کر نئے علم وفہم کو تعمیر کرتا ہے۔متعلم ہی علم کو تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔اس طرز رسائی سے ہونے والی تدریس میں درجہ کا ماحول جمہوری ہوتا ہے۔اس میں متعلم فعال رہتا ہے اور تدریسی سرگرمیاں طلباء مرکوز اور تعامل پر مبنی ہوتی ہیں۔مدرس اکتسابی عمل میں سہولت کار،سہل کندہ(Facilitator) کا کام کرتا ہے جس کے ذریعے طلباء کو اپنے اکتساب کی ذمہ داری کا احساس اور خود اعتمادی جیسے وصف پیدا ہو سکے۔مدرس کی توجہ کا مرکز طلباء کو سوالات کے ذریعے رہنمائی فراہم کرنا ہوتا ہے تا کہ وہ اپنے طور پر نتائج اخذ کر سکے اس طرح مختلف طرز رسائی کے مطابق تدریس کی نوعیت بھی مختلف ہے۔

بلا شبہ تعلیم کے عمل میں تدریس ایک لازمی جزء ہے تدریس کا مقصد علم و تفہیم کی نشونما کرنا اور مہارتوں کو سکھانا ہے۔کمرہ جماعت میں ہونے والا وہ تعامل ہے جو کہ متعلم کو تعلیمی مقاصد اور اہداف کی طرف گامزن کرتا ہے۔یہ آرٹ اور سائنس دونوں ہے۔

معلومات کی جانچ (Check your progress)

---

1. مختلف فکری مکاتب کے لحاظ سے تدریس کی نوعیت پر روشنی ڈالیے (200 الفاظ)

3.4 تدریس کی سطحیں ومراحل (Level and Phases of Teaching)

3.2.1 تدریس کی سطحیں/تدریسی درجات (Level of Teaching)

تدریس ایک ایسا عمل ہے جس کا تعلیم کے حصول سے گہرا تعلق ہے۔ Hunt and Bigger کے مطابق ''معلم کسی بھی مضمون کی تدریس تین درجات یا سطحوں پر کرتا ہے۔''

3.4.1.1 حافظہ کی سطح (Memory Level)

وڈورتھ کے مطابق ''حافظہ سے مراد اکتساب کا راست استعمال ہے یادداشت کے اس درجہ کے لیے کسی سوچ وفہم کی ضرورت پیش ہوتی ہے۔اس درجہ میں سب سے زیادہ زور معلومات اور حقائق کو پیش کرنے اوران کو ذہن میں محفوظ کرنے پر دیا جاتا ہے۔اس عمل میں یہ نظریہ بھی موجود رہتا ہے کہ بامعنیٰ مواد کو آسانی سے یاد کروایا جا سکتا ہے اور وہ دیر پا ہوتا ہے اس سطح کی تدریس میں بصیرت موجود نہیں ہوتی ۔عموماً طالب علم مواد مضمون رٹ کر اچھی طرح ذہن نشین کرلیتے ہیں اور اسی بنیاد پر امتحان میں اچھے نمبر حاصل کر لیتے ہیں۔''

اس درجہ کی تدریس میں تمام معلومات اور حقائق کو ظاہری طور پر طلباء کے ذہن میں ٹھونسا جاتا ہے جس کی وہ وقت ضرورت بازیابی کر لیتے ہیں،اس میں معلم فعال (Active) رہتا ہے اور طلباء غیر فعال (Passive) رہتے ہیں،وہ سخت نظم وضبط میں معلم کے ذریعے دئے گئے ہدایات کے مطابق سرگرمیاں کرتے ہیں اس میں تدریس تقریباً میکانیکی (Mechenical) ہوتی ہے درجہ میں انفرادی تعلیم (Individual education)،گروہی تعلیم (Group Education) اور محرکات (Motivational) کے ردِعمل کی شکل میں تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔اس کی بنیاد مندرجہ ذیل مفروضات (Hypothesis) پر قائم ہے۔

1۔ بامعنیٰ مواد کو یاد کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہ زیادہ عرصہ تک یاد رہتا ہے۔
2۔ حفظ کرنے کے عمل میں حفظ کرنے کی صلاحیت اور ذہانت کے درمیان کوئی مثبت ربط نہیں ہوتا ہے۔
3۔ یاد کئے جانے والے مواد سے طلباء کے حقیقی علم میں بہت کم اضافہ ہوتا ہے۔

3.4.1.1 حافظہ کی سطح کی تدریس کے ماڈل (Model of Memory Level Teaching)

ہربرٹ نے اس ماڈل کو واضح کیا ہے اور اس میں پانچ اہم مرحلوں کو شامل کیا ہے۔

1۔ مرکوزیت۔(Focus)
2۔ ترکیب۔ (Syntax)
3۔ معاشرتی نظام۔ (Social System)
4۔ حمایتی نظام۔ (Support System)
5۔ تجزیاتی نظام۔ (Evaluation System)

☆ مرکوزیت (Focus)

ہربرٹ کے مطابق ''حافظہ کے درجہ کی تدریس کا مرکز حقائق کو یاد رکھنے، ذہنی پہلوؤں کی تربیت،حقائق پر مبنی معلومات کے حصول،

پڑھائے جانے والے مواد کو زیادہ عرصہ تک یادرکھنے وقت ضرورت اس کی بازیابی کر لینے، پہچان لینا، دہرا لینے پر زور دیتا ہے۔

☆ ترکیب(Synthesis)

ہربرٹ نے حافظہ کے درجہ کی تدریس کے لحاظ سے ترکیب کو پانچ مراحل میں تقسیم کیا جو کہ ہربرٹ کے پنج مراحل کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ان مراحل میں معلم ایسے حالات پیدا کرتا ہے جو کہ حافظہ کی سطح کی تدریس کے لیے ضروری ہوتے ہیں۔

☆ تیاری(Preparation)

یہ پہلا مرحلہ ہے جس میں طلباء کے سابقہ معلومات یا علم کے معیار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔اور اس سابقہ معلومات کے ذریعے نئی معلومات حاصل کرنے کا تجسس طلباء میں پیدا کیا جاتا ہے۔یعنی سابقہ معلومات کی آزمائش کے ذریعے نئے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

☆ مقصد کا بیان(Statement of objectives)

اس میں پرانے علم سے نئے علم کو جوڑتے ہوئے معلم نئے سبق کا اعلان کرتا ہے،یعنی طلباء کو پڑھائے جانے والے عنوان کو واضح کر دیتا ہے اور عنوان کو تختہ سیاہ پر لکھ کر سبق کی طرف پیش رفت کرتا ہے۔

☆ پیش کش (Presentation)

یہ وہ مرحلہ ہے جس میں اصل تدریس عمل میں آتی ہے اس میں ایسے تدریسی حالات پیدا کئے جاتے ہیں کہ معلم اور طلباء دونوں تدریس کے عمل میں حصہ لیں سکیں۔ان تمام سرگرمیوں کا مقصد تصورات اور علم کو طلباء کو ذہن نشین کرنا ہوتا ہے۔اس لیے آسان زبان کا استعمال کرتے ہوئے مخصوص مثالوں کے ذریعے بہتر طور پر ذہن نشین کروایا جا سکتا ہے اس کوشش کے ساتھ کہ طلباء کی دلچسپی سبق میں بنی رہے۔اس کے لیے وقتاً فوقتاً سوالات بھی پوچھے جاتے ہیں مواد مضمون کو معلم بڑی مہارت سے منظّم کرتا ہے تا کہ طلباء صحیح ترتیب سے یادرکھ سکیں۔اس میں معلم سوالات کرتا ہے، چارٹ،گراف،تصویریں، ماڈل وغیرہ طلباء کو دکھاتا ہے اور ساتھ ساتھ تشریح و وضاحت بھی کرتا ہے۔

☆ تقابل اور تنظیم(Comparison and Association)

اس مرحلہ میں پیش کردہ مختلف حقائق، واقعات اور تجربات کے درمیان باہمی تعلق قائم کیا جاتا ہے۔ایک دوسرے سے تقابل کے ذریعے ذہنوں میں معلومات واضح کی جاتی ہیں اس میں مختلف مضامین کا تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے یعنی ایک مضمون کے حقائق وشواہد کا دوسرے مضمون سے تقابلی جائزہ لیکر اور دونوں کے درمیان باہمی ربط دیکھ کر معلومات واضح کی جاتی ہے جیسے کہ معاشیات کا تعلق جغرافیہ سے اور اس جگہ کی تاریخ سے آسانی سے جوڑا جا سکتا ہے اس کے ذریعے مواد کو ذہن نشین کرنا آسان ہو جاتا ہے اس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جن حقائق اور تجربات کا انہوں نے مشاہدہ کیا ہے اس کی مثالیں دی جائے اور طلباء کو بھی وہی مثالیں دینے کے لیے ترغیب دی جائے۔اس میں درسی کتاب میں دی گئی مثالو ں کے علاوہ عام زندگی کے مثالوں کے ذریعے ان میں حقائق کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆ تعمیم (یا) عمومیت(Generalization)

ہربرٹ نے اس مرحلہ کو ایک نظام کا نام دیا جس میں طلباء کو سوچنے کے مواقع دئے جاتے ہیں اس کے بعد طلباء کچھ اصول وقوانین بناتے ہیں جو ان کے مستقبل کے حالات میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔یعنی اس مرحلہ پر طلباء پیش کردہ حقائق کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے ایک نتیجہ پر پہنچتے

ہیں اور حاصل کردہ علم کی تفہیم کرتے ہیں۔

☆ اطلاق(Application)

اس مرحلہ پر معلم طلباء کو تدریس کے ذریعے علوم وحقائق کو نئے حالات میں نفاذ کرنے کی ترغیب دے کر آمادہ کرتا ہے یعنی یہ دیکھا جاتا ہے کہ پڑھائی جانے والی تعلیم کا استعمال کیا جارہا ہے یا نہیں۔اور اس کے مناسب استعمال ونفاذ کے لیے منصوبہ بند سرگرمیاں کرتا ہے اور ان کو روزمرہ کی زندگی میں اطلاق کرنے کی ترغیب دلاتا ہے جیسے کہ نئے الفاظ کو زبان وبیان میں استعمال کرنے کہ ترغیب ریاضی میں سیکھے گئے حساب کتاب کے عام زندگی میں نفاذ کرنے کی ترغیب یہ اطلاق نہ صرف اکتساب کو موثر بناتا ہے بلکہ علم کو نسبتاً مستقل بھی کرتا ہے۔

☆ اعادہ (Recapitulation)

اس مرحلہ پر معلم یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلباء نے علم وحقائق کو ذہن نشین کیا اور سمجھا ہے یا نہیں اس مرحلہ کے حصول کے لیے معلم پورے سبق پر نظر ثانی کرواتا ہے۔تفویض دیتا ہے اسی کے ذریعے سبق اختتام پذیر ہوتا ہے۔

معاشرتی نظام (Social System)

تدریس کے معاشرتی نظام کے دوارکان ہوتے ہیں طلباء اور معلم۔اس میں معلم ایک authority کا رول نبھاتا ہے۔اور طلباء اس کے تابع رہتے ہیں۔اس سے زیادہ تر وقت معلم فعال رہتا ہے اور طلباء غیر فعال رہتے ہیں۔اساتذہ کا کام مواد مضمون کو پیش کرنا اور طلباء کا مواد مضمون کو منتظم کرنا ہوتا ہے،اس میں درجہ پر معلم کا پوری طرح کنٹرول رہتا ہے۔معلم کو تدریس کے دوران دونوں محرکہ فراہم کرتا ہے،طلباء اس پر ردِعمل کرتے ہیں اور معلم خاطر خواہ تقویت فراہم کرتا ہے،یہ تقویت منفی اور مثبت دونوں ہوسکتی ہے تاکہ حصولِ علم کے لیے ان کی بہتر حوصلہ افزائی ہوسکے۔اس میں طلباء معلم کی ہدایات پر عمل کرنے کے لیے پابند ہوتے ہیں۔

حمایتی نظام (Support System)

اس میں یاد کرنے اور یاد رکھنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور امتحانات بھی یادداشت پر مبنی ہوتے ہیں۔اس کے حمایتی نظام کا اہم حصہ معیاری کتابیں سمعی بصری اشیاء ہوتی ہیں مواد مضمون کو بہتر انداز میں پیش کرنے کے لیے اور طلباء کو آسانی سے سمجھانے کے لیے سمعی وبصری معاونت کا موثر طریقہ سے استعمال کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ معلم اصولوں،نظریات،مقاصد اور طلباء کے مختلف ریکارڈ سے بھی اپنی تدریس کو منظم کرتا ہے۔

تجزیاتی نظام (Evaluation System)

تعلیمی مقاصد کا حصول ہوا ہے یا نہیں اگر ہوا ہے تو کس معیار کا ہوا ہے اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔اس مقصد کے لیے زبانی آزمائش اور تحریری آزمائش ہوتی ہے معروضی طریقئہ کار اس بات کا تجزیہ کرتا ہے کہ طلباء یاد رکھتے ہوئے مواد کو پہچان سکتے ہیں یا نہیں۔

3.4.1.2 فہم کی سطح کی تدریس (Understanding level of teaching)

فہم کی تدریس کے لیے دراصل حافظہ کی تدریس ابتدائی مرحلہ ہے اس سطح کی تدریس میں معلم کا پوراز ور حقائق کو سمجھنے اور اس کی تعمیم کی فہم پر ہوتا ہے۔یعنی معلم طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے ذہنی طرز عمل کو بہتر بناسکیں۔یہ طلباء کو خاص وعام اصولوں اور حقائق کے درمیان تعلق بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فہم کی سطح کی تدریس کا نمونہ (Model of Understanding Level of Teaching)

اس سطح کے ماڈل ماہر تعلیم کو ماریسن(Morrison) نے واضح کیا ہے تفہم کے لغوی معنیٰ فہم ، ادراک ، یا فعال ،کو سمجھنا ہے ماریسن کے مطابق یہ اس سے بہت زیادہ ہے ان کے مطابق فہم سے مراد تعلق اور فرق کو دیکھنا ہے اور ادراک کا مطلب تالیف وتشریح ہے اس سطح کی تدریس میں ذہنی صلاحیتوں کا استعمال ہوتا ہے اس سطح کی تدریس میں اس نے پانچ مراحل بتائے ہیں۔

1۔ مرکوزیت (Focus)
2۔ ترکیب (Synthesis)
3۔ معاشرتی نظام(Social Syste)
4۔ حمایتی نظام(Support System)
5۔ تعین قدر کا نظام(Evaluation System)

مرکوزیت (Focus)

اس تدریس کے ماڈل کا مرکز مواد مضمون کے بارے میں ،مہارت پیدا کرنا اور خاطر خواہ معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے۔

ترکیب (Synthesis)

ماریسن نے اس درجہ کی ترکیب کو پانچ مراحل میں تقسیم کیا ہے۔

(i) انکشاف (Exploration)

تدریس کا ایک اہم اصول ہے کہ تدریس وہاں سے شروع ہونی چاہیئے جہاں پر متعلم ہو یعنی متعلم کے ہونے سے مراد ان کی ذہنی آمادگی ، معیاری سطح اور سابقہ علم کو سامنے رکھتے ہوئے تدریس شروع کرنی چاہیئے۔متعلم کا علم جہاں پر ختم ہوتا ہے اسی سے آگے علم دینے کا عمل شروع ہوتا ہے ۔یہ معلم کو بذات خود دیکھنا ہوگا کہ متعلم کسی مخصوص یا مجوزہ سبق کے بارے میں پہلے سے کیا جانتا ہے اور کیا نہیں جانتا ہے جس سے معلم ان موضوعوں کو مفصل بنائے گا جن کے بارے میں طلباء نہیں جانتے ہیں اور جن کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں ان کو مختصراً بتادیں گے۔اس کے علاوہ جو موضوعات طلباء پہلے سے جانتے ہیں وہ نئے اور متعلقہ موضوعات کے لیے ایک اساس کا کام کریں گے دوسرے الفاظ میں اس مرحلہ پر معلم اپنی ترجیحات کو منظم کرتا ہے اور طلباء کے موجودہ علم سے پرے معلومات پر متوجہ اور مرکوز ہوتا ہے۔یہ لائح عمل انکشاف کہلاتا ہے۔اس علم کے لیے معلم آزمائشی جانچ یا زبانی طور پر طلباء کا اندازہ قدر کرسکتا ہے۔حاصل کلام یہ ہے کہ اس مرحلہ پر تدریس منظّم کی جاتی ہے سابقہ معلومات کی تلاش و جانچ کی جاتی ہے اور مواد مضمون کے حوالے سے طلباء کے معیار اور دلچسپیوں کو جانچا جاتا ہے۔یہ جانچ سوالات کے ذریعے کی جاتی ہے،طلباء کے ضروریات کے مطابق مواد کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اور اس کے اجزاء کو ایک ترکیب وترتیب میں منطقی تسلسل کے ساتھ مرتب کیا جاتا ہے جو کہ نفسیاتی بنیادوں پر کام کرتا ہے۔

(ii) پیش کش(Presentation)

اس مرحلہ پر استاد بہت سنجیدہ ہوتا ہے اور مواد کو پیش کرنے کے لیے کچھ سرگرمیاں انجام دیتا ہے،اس مرحلہ پر مضمون کے اہم نکات طلباء کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور مخصوص نکات پر زور دیا جاتا ہے۔اس میں مدرس موجودہ وسائل اور آلات کا استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے اس

مرحلہ پر صرف مرکوزی گفتگو (Focused Discussion) ہی کافی نہیں ہوتا ہے، بلکہ تختہ سیاہ کا استعمال، ورک شیٹ (worksheet) وغیرہ کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس مرحلہ کو اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ پہلے معلم موادِ مضمون کو چھوٹے حصوں میں پیش کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ باہمی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنے کے بعد یہ کوشش کرتا ہے کہ مواد سمجھا جا چکا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کتنے طلباء نہیں سمجھ سکے۔ اگر نہ سمجھنے والے طلباء کی تعداد زیادہ ہوتی ہے تو مواد مضمون کو دوبارہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد معلم تجزیہ کرتا ہے اور اگر اس تجزیہ کے نتائج تسلی بخش ہوتے ہیں تو آگے بڑھتا ہے۔

(iii) انجذاب (Assimilation)

مواد مضمون کو پیش کرنے کے بعد استاد اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ بہت سے طلباء نے نئی معلومات حاصل کر لی ہے۔ اس کے بعد معلم طلباء کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ اپنی حاصل کردہ معلومات کے درمیان باہمی تعلق قائم کر سکیں۔ یعنی پہلے دو مراحل انکشاف اور پیش کش معلم کے ذریعے ہی انجام دیئے جاتے ہیں مگر تیسرے مرحلے پر طلباء کی باری آتی ہے اس مرحلہ پر طلباء کے سامنے یہ حالات پیش کئے جاتے ہیں۔

1۔ ایک اہم مسئلہ کچھ مخصوص سوالات کے ساتھ۔

2۔ ایک اہم تصور جس میں کچھ چھوٹے اور دوسرے تصورات جڑے ہوتے ہیں۔

3۔ ایک اہم موضوع جس میں چھوٹے اور دوسرے موضوع ہوتے ہیں۔

اس میں طلباء خود کو اطلاعات اکٹھا کرنے کے لیے تیار اور مستعد کرتے ہیں جو کہ انہیں مسائل کے حل کی طرف پیش رفت کرتی ہے اور کچھ موضوعات کی تشریح و توضیح کرتی ہے یہ سرگرمی طلباء کو ایسے مواقع فراہم کرتی ہے کہ وہ مطالعہ کی عادات کی نشو نما کر سکیں جیسے کہ مناسب کتب میگزین کی نشاندہی کرنا، معنیٰ اور پوشیدہ معنیٰ کو جاننا، مواد مضمون کا اختتام کرنا، توضیح و تشریح کرنا، مضمون کے مرکزی خیال کو جاننا وغیرہ۔

انجذاب کے اس عمل میں طلباء کو مناسب مواقع فراہم کئے جاتے ہیں کہ وہ خیالات اور تصورات قائم کر سکیں اور ان کی توضیحات کرنے میں مہارت حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ مواد کی تہہ تک پہنچ سکیں۔ انجذاب کے اس عمل میں ہر طالب علم اپنی ضرورت کے مطابق علم حاصل کرتا ہے اس لیے ایک معلم کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرنے چاہیئے تا کہ ہر طالب علم انفرادی طور پر سرگرمیوں میں حصہ لے سکے۔ اس سطح پر لائبریری، لیباریٹری وغیرہ میں تو طلباء کام کرتے ہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گھر پر کرنے کے لیے مشقیں بھی دی جاتی ہیں۔

اس مرحلہ میں معلم اور طلباء دونوں ہی مصروف عمل رہتے ہیں طلباء انفرادی سرگرمیوں میں اور معلم طلباء کی ضروریات کے مطابق انہیں رہنمائی فراہم کرنے میں۔ اس کے علاوہ معلم یہ بھی جائزہ لیتا ہے کہ طلباء نے متعلقہ مواد میں مہارت حاصل کر لی ہے یا نہیں۔ اس مرحلہ پر طلباء کو سکھایا جاتا ہے کہ کیسے پوچھے گئے سوالات کے جوابات اپنے الفاظ میں دئے جاتے ہیں۔ کتابیات کا استعمال کس طرح کیا جاتا ہے اور وسائل کے استعمال کا طریقہ کار کیا ہے۔

(iv) تنظیم (Organization)

ماریسن کے مطابق اس تنظیم کے عمل میں تمام طلباء پڑھائے جانے والے مواد کو اپنے الفاظ میں تحریر کرتے ہیں۔ اس مرحلہ پر معلم یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ طلباء پڑھائے جانے والے مواد کسی کی مدد کے بغیر تحریر کر سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ مرحلہ خاص طور پر ان مضامین کے لیے اہم ہے جو بہت

طویل ہوتے ہیں اور ایک ہی یونٹ میں بہت سے عناصر موجود ہوتے ہیں ۔تحریری امتحان طلباء کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے منعقد کیا جاتا ہے یہ معیاری یا عددی لحاظ سے لیا جا سکتا ہے یا پھر معروضی اور مضمون کے طریقے کے لحاظ سے لیا جاتا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر طلباء کو انجذ اب کے عمل میں معلم کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تو اتنی ہی ضرورت طلباء کو اطلاعات کو اکٹھا کرنے اور منظّم کرنے میں بھی معلم کی ہوتی ہے یہ اطلاعات کئی کئی طریقوں سے منظّم کی جاتی ہیں جیسے کہ سوالات کو ایک ایک کر کے پیش کرنا اور اس کا مختصراً جواب کے لیے طلباء کو تیار کرنا، اکٹھا کی گئی اطلاعات کی ایک Outline تیار کرنا، گراف بنانا، جدول تیار کرنا، وغیرہ۔

طلباء اس سلسلے میں ایک ٹرم پیپر Term Paper یا رپورٹ بنا کر پیش کر سکتے ہیں ۔اس میں طلباء کو م(Reason) سوچنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔

(v) زبانی ادائیگی (Recitation)

یہ اس تکنیک کا ایک Capstone مرحلہ ہے جب کہ طلباء زبانی رپورٹ کے لیے تیار ہوتے ہیں اس میں ایک طالب علم یا طلباء کے گروپ کو درجہ میں موجود طلباء کے سامنے اکٹھا کی ہوئی معلومات کو منظّم انداز میں پیش کرنا ہوتا ہے۔اس میں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ طلباء رپورٹ کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنا کر پیش کریں ۔اگر طالب علم کسی موقع پر لڑکھڑاتا ہے یعنی اطلاعات کو صحیح انداز میں پیش کرنے میں نا اہل ہوتا ہے تو معلم فوراً ایک معاونتی کردار (Supportive Role) کے ذریعے طلباء کو سہارا فراہم کرتا ہے۔ یہ مرحلہ طلباء کی مخصوص مضمون یا مواد میں مہارت کو دکھاتا ہے۔

معاشرتی نظام (Social System)

اس طریقہ میں معلم کا رویہ جمہوری ہوتا ہے۔وہ ایک فلسفی، دوست اور رہنما کا کردار ادا کرتا ہے وہ وقت ضرورت طلباء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور رہنمائی بھی کرتا ہے معلم کے رویہ میں خشونت نہ ہو کر لچک ہوتی ہے اور وہ متحرک رہتا ہے، اس کے علاوہ تقویت دینے کے لیے ذرائع بھی ہر مرحلہ پر موجود رہتے ہیں، جب طلباء تحقیقاتی طریقے سے اطلاعات کو اکٹھا کرتے ہیں تو معلم ہمت افزائی اور وقتاً فوقتاً تعریف کے ذریعے تقویت فراہم کی جاتی ہے اور جب طلباء اکٹھا کئے مواد مضمون کو پیش کرتے ہیں تو معلم کی دلچسپی کے ذریعے دیا گیا سہارا بھی تقویت کا کام کرتا ہے۔ جب ان مراحل سے طلباء گزر جاتا ہے تو اس کو ذاتی تقویت حاصل ہوتی ہے یعنی اس میں خود اعتمادی، اطمینان اور ذاتی تجزیہ جیسی اہلیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

حمایتی نظام (Support System)

مواد مضمون کو پیش کرنے کے لیے اور مضمون کو دلچسپ بنانے کے لیے سمعی، بصری معاونت استعمال کی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ علمی و ادبی ذرائع مثلاً کتب خانہ، لیباریٹری وغیرہ کی مدد سے مواد مضمون کو انجذ اب کرنے میں مدد و معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

تعین قدر کا نظام (Evaluation System)

طلباء کی تعلیمی کارکردگی کو جانچنے کے لیے مختلف طریقہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ امتحانات کی شکل میں ہوتے ہیں یہ معیار کے لحاظ سے معروضی، موضوعی دونوں قسم کے ہو سکتے ہیں۔

3.4.1.3 انعکاس یا عکاسی فکری سطح (Reflective Level)

اس مرحلہ پر حافظہ کے مرحلے اور فہم کے مرحلہ دونوں کی تدریس شامل ہوتی ہے فکری درجہ کی تدریس کا مطلب مسئلہ مرکوز (Problem

(Centered تدریس سے ہے۔اس میں درجہ کے ماحول میں کھلا پن ہوتا ہے معلم ایک ایسے مسئلہ کو تیار کرتا ہے جس کو طلباء حل کرنے کی جہت میں لگ جاتے ہیں۔اس مسئلہ کے حل کے لیے پہلے ایک مفروضہ تیار کرتے ہیں پھر اس مفروضہ کی جانچ کرتے ہیں اس میں طلباء برابر متحرک رہتے ہیں اور محرکات کا مناسب استعمال کیا جاتا ہے۔

Bigge & Hunt کے مطابق، یہ ایک محتاط تخلیقی خیالات کا امتحان ہے جو مختلف شواہد کی روشنی میں جانچا جاتا ہے پھر اس کا نتیجہ نکالا جاتا ہے۔اس میں مسائل کے حل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔جس کے لیے جماعت کے ماحول کو جمہوری انداز میں رکھنا ہوتا ہے۔معلم طلباء کے سامنے کوئی سنجیدہ مسئلہ پیش کرتا ہے پھر طلباء خود بخود اپنے تجسس کے ذریعے اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے میں اپنی ذہنی صلاحیتوں کا استعمال شروع کر دیتے ہیں مختصراً یہ ہے کہ ردِعمل کے درجہ کی تدریس میں معلم طلباء کے اندر تخلیقی صلاحیتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی ذہنی استقامت کو بڑھانے کے لیے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

درحقیقت جدوجہد آسانی فطرت کا حصہ ہے انسان کی زندگی میں مقاصد کے حصول کے لیے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اسی جدوجہد سے نبرد آزما ہونے کے لیے طلباء کے لیے ردِعمل کے درجہ کی تدریس بہت ضروری ہے۔اس تدریس میں طلباء میں ردِعمل ظاہر کرنے کی عادت پڑتی ہے عمر گزارنے کے ساتھ ساتھ وہ مسائل کو توجیہات منطق اور تصورات کے ذریعے حل کر سکتے ہیں۔

فکری درجہ کے لیے تدریسی نمونہ: Model of Reflective Level of Teaching

اس ماڈل کو ہنٹ Hunt نے واضح کیا ہے جس میں مندرجہ ذیل مراحل شامل ہیں۔

1۔ مرکوزیت (Focus)
2۔ ترکیب(Synthesis)
3۔ معاشرتی نظام (Social system)
4۔ حمایتی نظام (Support system)
5۔ تعین قدر کا نظام (Evaluation System)

مرکوزیت (Focus)

اس درجہ کی تدریس کی مرکوزیت طلباء میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا، طلباء میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ پیدا کرنا، انداز فکر کو آزادانہ، جمہوری اور حقیقی بنانا ہے۔

ترکیب (Synthesis)

اس درجہ کی تدریس میں معلم طلباء کے اندر پوشیدہ صلاحیتوں کو تلاش کرتا ہے۔طلباء کو کچھ پیچیدہ اور مبہم مسائل حل کرنے کو دئے جاتے ہیں۔

جان ڈیوی نے فکری درجہ کی تدریس میں پانچ مراحل بتائے ہیں۔

1۔ مسئلہ کی نشاندہی (Identification of Problem)
2۔ اطلاعات کو اکٹھا کرنا اور اس کا تجزیہ کرنا (Collection and Analysis of Data)

3۔ تجویزات کی پیش بینی اور تفصیل (Projection and Elaboration of Suggestion or Idea)

4۔ تجزیاتی اطلاق اور آزمائش (Experimental Aplication and testing)

5۔ نتائج و اختتام یا فیصلہ (Result, Conclusion or Judgement)

مسئلہ کی نشاندہی (Identification of Problem)

ماہر تعلیم جان ڈیوی نے اس مرحلہ کو وقوفی سوچ و خیالات (Thought Intellectualization) یا مسئلہ کی نشاندہی کرنے والا بتایا ۔ڈیوی کے مطابق ایک مسئلہ کو صحیح طریقہ سے اُٹھانا آدھے جواب کی مانند ہوتا ہے۔یعنی صحیح طریقہ سے مسئلہ کو منظّم کرنا اس میں اُٹھنے والے سوالات کی نشاندہی کرنا ایسا ہی ہے کہ آدھا کام مکمل ہو گیا ہو۔اس کے ذریعے مسئلہ کو معنیٰ دینے کا عمل شروع ہو جاتا ہے یہ عمل ایک Casual عمل نہ ہو کر ایک منظّم اور ضوابط کا پابند عمل ہے جس میں کہ سوچ کا حقائق پر مبنی ہونا ضروری ہے۔مسئلہ کے بعد تجزیہ کا مرحلہ آتا ہے۔

اطلاعات (Information) کو اکٹھا کرنا اور اس کا تجزیہ کرنا ڈیوی نے اس کو عارضی مفروضہ بتانے کے مرحلہ سے تعبیر کیا ہے یہ تجزیہ کا پہلا مرحلہ ہوتا ہے۔جو توضیحات دی جاتی ہیں وہ دراصل موجودہ تجربات اور سابقہ تجربات کے درمیان تجزیاتی اور ترکیب و تالیف کے ذریعے حاصل کی جاتی ہیں یعنی متعلم کو سابقہ علم و تجربات کا مطالعہ کر کے یہ توضیحات دی جاتی ہیں ۔اس میں متعلم دوسرے مسائل کو بھی بروئے کار لاتا ہے جس میں افراد اور کتب دونوں شامل ہیں ۔متعلقہ افراد یعنی معلم ، ماہرین ، درست تجربہ رکھنے والے افراد وغیرہ کے علاوہ متعلقہ کتب سے بھی مدد لی جاتی ہے۔جو کہ فہم کی تعمیر میں سب سے اعلیٰ اور اساسی کردار نبھاتے ہیں۔اس مرحلہ پر ممکنہ روابط (Links) جوڑے جاتے ہیں اور موادِ مضمون یا موضوع کی ایک ساخت تیار ہو جاتی ہے یہ عمل بالکل اسی طرح ہوتا ہے کہ جیسے مجسمہ ساز ذہنی طور پر ایک خاکہ بنا کر ایک پتھر میں پہلی ہتھوڑی یا چھینی چلاتا ہے ۔یعنی اس مرحلہ پر سابقہ علم اور نئے علم کے درمیان ایک روابط قائم ہو جاتا ہے اور دونوں کے درمیان مماثلت اور متفرق پہلوؤں کی نشاندہی بھی قائم کی جاتی ہے۔

تجویزات و خیالات کی پیش بینی اور تفصیل (Projection and Elaboration of Suggestion or Idea)

ڈیوی کے مطابق یہ مرحلہ دوسرے خیالات کے ساتھ فکری خیالات کو بھی نظم کرتا ہے تجربات از سرِ نو تعمیر و تنظیم کئے جاتے ہیں۔یعنی اطلاعات پر زیادہ وقت و قوت صرف کرنے کا یہ مرحلہ ہوتا ہے تا کہ تمام پیچیدگیوں کے ساتھ اس کی فہم ہو سکے۔یہ مرحلہ ڈیوی کے مطابق وقوفی کی سطح کی ریہرسل ہے یعنی مسئلہ کی ذہن میں تعمیر و ترتیب کی جاتی ہے۔اس کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔یہ سطح فہم و خرد کو ایک پلیٹ فارم (Platform) مہیا کرتا ہے۔

ڈیوی نے یہ بھی مانا کہ عام طور پر معلم کو فکری درجہ کی سوچ سے محروم کر دیا جاتا ہے یعنی معلم کو منصوبہ جات کے سخت احکامات و ہدایات سے اسے باندھ دیا جاتا ہے۔پورا عمل آمرانہ کے نزدیک ہو جاتا ہے جس سے عام طور پر معلم کے لیے انحراف مشکل ہوتا ہے۔اسی لیے ڈیوی نے کہا کہ معلم میں پروفیشنل ازم (Professionalism) کا ارتقاء و نشو و نما ضروری ہے۔

تجزیاتی اطلاق اور آزمائش (Experimental Application And Testing)

ڈیوی کے مطابق فکری سطح پر عمل کی شمولیت ضروری ہے۔اس کے مطابق ذمہ داری تمام رویہ جات میں سے ایک ہے جو کہ فکری سطح کا ضروری مرحلہ ہے۔جس فکر میں عمل شامل ہو اس میں ذمہ داری کے عنصر عاری ہوتے ہیں ۔ Reflective کوئی اتفاقی امر نہیں ہے۔اس کے باوجود ڈیوی

جانتا تھا کہ عمل ٹھوس نہیں ہے بلکہ یہ ایک محض تجربہ ہے یعنی نظریہ ایک جانچ جو دوسرے عمل میں ذہن اور معیار دونوں منعکس ہوں گے کیونکہ یہ عمل معمول کا حصہ نہیں ہے۔اس عمل کی نوعیت کو واضح کرنے کے لیے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس کی نوعیت جواب جیسی ہے نہ کہ ردِ عمل جیسی۔ ردِ عمل میں غور فکر شامل نہیں جبکہ جواب میں تشخیص اور فکر دونوں ہی شامل ہوتی ہیں۔اسی طرح جواب یعنی عمل متعلم کی معلومات اور بیداری سے پیدا ہوتا ہے۔

نتائج و اختتام یا فیصلہ (The Resulting Conclusion or Judgement)

Reflective کے آخری مرحلہ میں استقامت کے ساتھ ساتھ عدم توازن شامل ہوتا ہے۔متعلم اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ حقیقت کو جو معنیٰ اس نے بنائے ہیں وہ درست بھی ہیں اور مستقبل میں انحصار کے قابل بھی۔لیکن جیسے جیسے وہ نظریہ کو مستقل عمل میں پرکھنے کی کوشش کرتا ہے تو نتیجتاً مزید سوالات، مزید مسائل اور مزید نظریات پیدا ہوتے جاتے ہیں اس اعتبار سے طریقہ کار کبھی نہ ختم ہونے والا مسئلہ کی شکل لے لیتا ہے اور غور و خوض کا سلسلہ پایہء تکمیل کی طرف بڑھتا ہے پرکھ آئندہ تجربہ بن جاتا ہے۔

معاشرتی نظام (Social System)

اس درجہ کی تدریس کے لیے تخلیقی ذہن، سوچنے سمجھنے اور بصیرت افروز صلاحیتیں معلم میں ہونی ایک ضروری امر ہے اس میں معلم کا کردار ایک رہنما اور فلاسفر کا ہوتا ہے وہ طلباء کو علم کے حصول کے تئیں رغبت دلاتا ہے اور خود اعتمادی سے آگے بڑھنے کیلیے تحریک بخشا ہے۔درجہ کے ماحول میں جمہوریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے اور مسئلہ کے حل میں معلم اور طلباء کا اشتراک رہتا ہے۔

حمایتی نظام (Support System)

نصاب و ادب کے علاوہ معاشرہ میں موجودہ وسائل اور ذرائع اور تعلیمی ذرائع طلباء کے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔

تعین قدر کا نظام (Evaluation System)

یہ جاننے کے لیے کہ طلباء نے فکری درجہ کی تدریس سے استفادہ حاصل کیا ہے یا نہیں اس کے لیے معروضی کے بجائے مضمون کا طریقہء کار زیادہ بہتر رہتا ہے۔اس کے علاوہ طلباء کا طرز عمل اور عقائد کا تجزیہ، تعلیمی اور عملی سرگرمیوں میں ان کی شراکت کا تجزیہ بھی اہم ہے۔اس طرح کی تدریس کے مابعد طلباء میں تخلیقی اور تنقیدی صلاحیتوں کے معیار میں رونما ہونے والی تبدیلی کا بھی تجزیہ ضروری ہے۔

3.4.2 تدریسی مراحل (Phases of Teaching)

تدریس جیسے اہم کام کو انجام دینے کے لیے ایک منظم منصوبہ کی ضرورت پڑتی ہے۔اور یہ مندرجہ ذیل مراحل میں انجام پاتی ہے۔

3.4.2.1 ماقبل فعال مرحلہ (Planning Stage Pre - Active Phase)

ماقبل فعال مرحلہ پر تدریس اور تدریسی عمل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اس مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو درجہ میں جانے سے پہلے معلم کرتا ہے یعنی اس میں سبق منصوبہ بندی کی جاتی ہے مگر یہاں پر سبق کی منصوبہ بندی کو ہمیں تھوڑا وسیع معنیٰ میں دیکھنا ہوگا۔اس میں معلم اہداف سے لیکر مقاصد تک کو ذہن میں رکھتا ہے۔تدریسی مقاصد کی نشاندہی اس کا سب سے اہم جزو ہے۔کیونکہ مقاصد کی نشاندہی کے ذریعے ہی تمام سرگرمیوں کو منصوبہ بند کیا جاتا ہے۔ان مقاصد کے حصول کے لیے کون سے تدریسی طریقہء کار اور حکمت عملی کا استعمال کیا جائے گا اور ان مجوزہ

مقاصد کے حصول میں کیا تدریسی اشیاء معاون ہوگی ان تمام باتوں پر غور خوض کر معلم نکات طے کرتا ہے۔

منصوبہ بنانے سے پہلے اور اس کے دوران ان پہلوؤں کو معلم ذہن نشین کرتا ہے۔

(1) تدریس کے لیے مواد مضمون کا انتخاب(Sslection of the Content)

(2) مواد مضمون کا نظم (Organisation of Subject Material)

(3) استعمال کرنے والے اصول کا جواز۔

(4) تدریس کے لیے مناسب طریقہ کار کا انتخاب۔

(5) تعین قدر کے طریقہء کار کی تیاری اور انکا مناسب استعمال۔

(1) مقاصد کا تعین(Determination Of Objectives)

سب سے پہلے معلم تدریسی مقاصد کا تعین کرتا ہے۔اور ان مقاصد کی توضیح کو متوقع کرداری تبدیلی کے طور پر کی جاتی ہے یعنی پہلے تدریسی مقصد متعین کرتا ہے اور ان مقاصد کے حصول کے بعد طلباء کے کردار میں ٰکس قسم کی تبدیلی رونما ہوگی اس کو طئے کرتا ہے۔ان مقاصد کا تعین طلباء کی نفسیات اور سماج کی ضروریات کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔متعلم جب درجہ میں داخل ہوتو اس کا کردار و طرز عمل کیسا تھا اور درجہ کی تدریس کے بعد اس کے طرز عمل میں کس قسم کی تبدیلی متوقع ہے۔

(2) مواد مضمون کا انتخاب(Selection Of Teaching Material)

مقصد کے تعین کے بعد معلم مواد مضمون کے متعلق فیصلہ لیتا ہے جو اس کو کمرہ جماعت میں پیش کرنا ہوتا ہے۔جس کے نتیجہ میں طلباء کے کردار میں خاطر خواہ تبدیلی کا خواہاں ہوتا ہے۔مندرجہ ذیل نکات کو سامنے رکھتے ہوئے معلم مواد مضمون کے انتخاب کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے۔

(1) مجوزہ نصاب کی ضرورت واہمیت۔

(2) طلباء میں متوقع کرداری تبدیلی۔

(3) حوصلہ افزائی یا محرکات کی سطح اور معیار۔

(4) تعین قدر کے لیے آلات وطریقہء کار۔

(3) مواد مضمون کی پیش کش

مواد کے انتخاب کے بعد اگلا مرحلہ مواد کی ترتیب کا ہوتا ہے،مواد مضمون کو معلم نفسیاتی اور منطقی میں ترتیب دیتا ہے تا کہ تدریسی عمل میں ایک موثر تسلسل قائم رہ سکے۔مواد مضمون کے لحاظ سے تدریسی طریقہء کار کا بھی انتخاب کیا جاتا ہے۔یہ بات ذہن نشین کرنی ضروری ہے کہ مواد مضمون کی پیش کش میں طلباء کا معیار،ان کا سابقہ علم اور ان کی زبان دانی یعنی زبان پر عبور کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے اور اسی کے لحاظ سے مواد کو مرتب کیا جاتا ہے۔

(4) تدریسی طریقہء کار اور حکمت عملی کا انتخاب(Selection Of Startegy And Teaching Method)

مواد مضمون کی ترتیب کے بعد اگلا مرحلہ تدریس کے طریقہء کار اور حکمت عملی کے انتخاب کا ہے۔تدریسی طریقہء کار کے تعین پر کئی عوامل

اثر انداز ہوتے ہیں۔طلباء کی عمر،سطح ،معیار،مواد مضمون کی نوعیت ،موجودہ وسائل،طلباء کے سابقہ علم وتجربات وغیرہ۔زبان کے معلم کا طریقہء تدریس ریاضی کے معلم کے طریقہء کار سے جدا ہوگا۔اس میں نہ صرف طلباء بلکہ مضمون کی نوعیت مواد مضمون کی نوعیت تمام چیزوں کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔اوراسی بنیاد پر طریقہ کار طے ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ استاد کو یہ بھی معلوم ہونا ضروری ہے کہ طلباء سے کب سوالات کرنے ہیں کس قسم کے سوالات کرتے ہیں تدریسی اشیاء کا استعمال کب اور کیسے کرنا ہے۔تختہ ءسیاہ کا استعمال کب اور کس طریقہ سے کرنا ہے یہ بھی معلم پہلے سے طئے کر کے چلتا ہے۔

3.4.2.2 تعاملی مرحلہ (Interaction Phase)

تعاملی مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو ایک استاد درجہ میں داخل ہونے سے لیکر تدریسی مقاصد کے حصول تک کرتا ہے ۔دراصل تدریس ایک مرکب عمل ہے جس میں متعلم کو ایسا ماحول مہیا کروایا جاتا ہے جس میں وہ معلم سے تعامل کر سکے۔اس تعامل میں مجوزہ مقاصد کو سامنے رکھا جاتا ہے خواہ یہ تعامل درجہ میں ہو یا لائبریری میں، یا درجہ سے باہر مگر مدرس اس طریقہ سے ڈیزائن کرتا ہے کہ طلباء کچھ مخصوص محرکات کے ساتھ تعامل کر سکیں جیسے کہ لائبریری کتب، لیباریٹری آلات،اور درجہ کے باہر حقیقی اشیاء وغیرہ

اکتساب پہلے سے متعین سمت کی جانب ہی آگے بڑھایا جاتا ہے۔تا کہ مجوزہ مقاصد کا حصول کیا جا سکے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ اکتساب معلم طے کرتا ہے اوراسی سمت میں پوری طرح آگے بڑھتا ہے بلکہ حالات اور مقام کے لحاظ سے اور طلباء کی دلچسپی اور سابقہ علم کو دیکھتے ہوئے اس میں تبدیلی بھی کی جاتی ہے اس کے علاوہ طلباء کو خود اکتساب کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں یعنی وہ تمام سرگرمیاں جو مدرس درجہ میں داخل ہونے کے بعد کرتا ہے اس مرحلہ میں شامل رہتی ہیں۔عام طور پر ان سرگرمیوں میں مواد مضمون کی پیش کش، پوچھے گئے سوالات،طلباء کی حوصلہ افزائی، تشریح وتوضیح طلباء کے ذریعے پوچھے گئے سوالوں کے جواب،طلباء کے جوابات پر اوران کی سرگرمیوں پر مختلف طریقوں سے حوصلہ افزائی وغیرہ شامل ہیں۔
تعاملی مرحلہ پر مندرجہ ذیل سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں۔

(i) جماعت پر طائرانہ نظر اور ماحول کا اندازہ

(A Bird's Eye View of the Congregation and an Assesment of the Environment)

جیسے ہی معلم درجہ میں داخل ہوتا ہے وہ درجہ کے ماحول کو جانچ لیتا ہے کہ تدریس کے عمل میں کون سے طلباء زیادہ مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اسی طرح طلباء بھی معلم کی شخصیت کا اندازہ لگا لیتے ہیں اگر معلم چاق وچوبند اور مستعد ہے تو طلباء پر اس کی شخصیت کا ایک طرح کا اثر پڑتا ہے اس کے برخلاف اگر معلم سست ولاغر ہے تو طلباء کو بھی سمجھ میں آجاتا ہے۔اس درجہ میں شرارت کرنے کے پورے مواقع موجود ہیں۔

(ii) طلباء کو جاننا (Knowing the Learner)

درجہ کے ماحول کے بارے میں اندازہ لگانے کے بعد معلم طلباء کے سابقہ معلومات کے معیار کو جاننے کی کوشش کرتا ہے۔وہ مختلف طریقوں کا استعمال کر طلباء کی لیاقت ، دلچسپیاں ،رویہ جات اوران کا تعلیمی پس منظر جاننے کی کوشش کرتا ہے۔اس کے بعد معلم اپنی تدریسی سرگرمیوں کی شروعات کرتا ہے لیکن اس سے پہلے سوالات کے ذریعے طلباء کی اہلیت ولیاقت کی تشخیص کر لیتا ہے۔اس میں دو طرح کی سرگرمیاں شامل رہتی ہیں۔

عمل اور ردِ عمل(Action and Reaction)

عمل اور ردعمل یہ دونوں سرگرمیاں معلم او متعلم کے درمیان ہوتی ہیں۔یہ زبانی بھی ہوتی ہیں اور غیر کلامی بھی۔یعنی اگر معلم کوئی نئی سرگرمی

کرتا ہے تو طلباء اس پر ردِعمل ظاہر کرتے ہیں اور طلباء کی سرگرمی پر معلم ردِعمل ظاہر کرتا ہے۔اس طرح تدریس میں تعامل کا عمل چلتا رہتا ہے۔معلم کی زبانی اور کلامی اور غیر زبانی یا غیر کلامی سرگرمیوں کے عمل کو اس طرح بتایا جاسکتا ہے۔

(a) تحریک کا انتخاب اور پیش کش:(Selection and Presentation of Stimulus)

معلم کا مقصد تدریس کے ذریعے نئے علم کو مہارت میں بدلنا ہوتا ہے۔یہ علم زبانی اور غیر کلامی دونوں طرح کا ہوسکتا ہے۔اس سلسلہ میں معلم کو یہ علم ہونا اشد ضروری ہے کہ وہ تدریس کیوں کررہا ہے۔اس کے بعد طلباء کے معیار کا لحاظ رکھتے ہوئے محرکہ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔اس سے پہلے معلم کو یہ جاننا ضروری ہے کہ محرکہ کا مطلب کیا ہے؟ درجہ میں موجود وہ تمام چیزیں جو طلباء کو ردِعمل دینے کے لیے آمادہ کریں وہ محرکہ ہیں۔اب اس محرکہ کا انتخاب، پڑھائے جانے والے مواد، طلباء کے معیار کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔اور یہی تعامل کی اساس بنتے ہیں، انتخاب کے بعد اس کی پیش کش یعنی کس جگہ پر کون سے محرکہ کا استعمال کرنا ہے۔کس طریقہ سے کرنا ہے۔یہ محرکہ کوئی سرگرمی،کوئی آلات، تدریسی اشیاء، کچھ بھی ہوسکتی ہے ان کی پیش کش کو منظّم کرنا بھی اہم ہے۔سرگرمی سے موضوع کی طرف آنا، آلات سے موضوع کو جوڑنا۔اس کی پیش کش ایسی ہونی چاہئے کہ تدریس کے ساتھ بندھے۔اور مناسب انداز میں تعامل ہوسکے۔

(b) بازرسائی (Feedback)

تقویت سے مراد کسی مخصوص ردِعمل کے اظہار کے مواقع کو بڑھانا یعنی وہ حالات پیدا کرنا جس کی وجہ سے مخصوص ردِعمل کے مواقع مستقبل میں بڑھائے جاسکیں۔یہ مثبت اور منفی دونوں طریقوں سے دیا جاسکتا ہے مثبت تقویت کے ذریعے مخصوص ردعمل کے امکانات کو بڑھایا جاسکتا ہے اس کے برعکس نامناسب ردِعمل اور رویوں کے امکانات کو کم کرنے کے لیے منفی تقویت فراہم کی جاتی ہے تقویت عام طور پر تین مقاصد کے لیے دی جاتی ہے۔

1۔ کسی ردِعمل کی حوصلہ افزائی کے لئے۔
2۔ کسی ردِعمل کو تبدیل کرنے کے لیے۔
3۔ کسی ردِعمل میں اصلاح کرنے اور اسکو بہتر بنانے کے لیے۔

(c) تدریسی حکمت عملی (Teaching Strategies)

تدریسی سرگرمیاں براہ راست اکتسابی حالات سے جڑی ہوتی ہیں یعنی تدریس کے دوران معلم وہ تمام سرگرمیاں عمل میں لاتا ہے جس سے طلباء کا اکتساب موثر اور آسان ہوسکے۔اور ایسی تقویت کا استعمال کرتا ہے کہ جس سے طلباء کی اکتساب میں آمادگی بنی رہے اور بڑھے معلم اور طلباء کے درمیان تعامل کی موثریت ہی اکتساب کی موثریت کو متعین کرتی ہے اس کے علاوہ تدریسی حکمت عملی میں مواد مضمون کی پیش کش طلباء کا معیار ان کا پس منظر،ضروریات، رویہ جات، محرکات، تعاون کے معیار اور اکتساب کے معیار کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

کمرہ جماعت میں کئے گئے تمام تعامل کی مرکوزیت تعلیمی مقاصد پر مبنی ہوتے ہیں اور تعلیمی مقاصد کا تعین طلباء اور مواد مضمون کو ذہن میں رکھ کر کیا جاتا ہے تدریسی حکمت عملی بھی انہیں تعامل کا حصہ ہوتا ہے۔دراصل یہ ہی مرحلہ اصل تدریس کا مرحلہ ہے یعنی منصوبہ کے عمل درآمد کا مرحلہ۔اس مرحلہ پر معلم کو بیک وقت کئی سرگرمیاں ایک ساتھ کرنی ہوتی ہیں۔تشریح وتوضیح کرنا، خود کر کے دکھانا، سوالات پوچھنا، سوالات کے ذریعے سبق کو

آ گے بڑھانا،طلباءکوذمہ داریاں دینا،طلباء کے ذریعے کی گئی سرگرمیوں کا مشاہدہ کرنا،ان کی مناسب وقت اورطریقہ سے رہنمائی کرنا،دئے گئے کام یا پروجکٹ پران کے مناسب طریقہ سے گروپ بنانا،ان پرانفرادی توجہ دینا،ان کی انفرادیت کوقائم رکھنا،سبق پران کی توجہ مرکوز کرنا اوراس کو بنائے رکھنا۔جبکہ یہ تمام سرگرمیاں معلم کواسی مرحلہ پرانجام دینی ہوتی ہیں اسی لیے یہ تدریس کا سب سے اہم مرحلہ ہےاور تعامل اس کی شاہراہ ہے یہ تمام سرگرمیاں کسی تدریسی حکمت عملی کے تحت کی جاتی ہیں اورحکمت عملی کا تعین طلباء کے معیاراور مواد مضمون سے ہوتا ہے۔

3.4.2.3 بعدتعاملی مرحلہ (Post - Active Phase of Teaching)

بعدتعاملی تدریس کا اختتامی مرحلہ ہوتا ہے۔اس میں مدرس یہ جاننے کی سعی کرتا ہے کہ جوکچھ درجہ میں سرگرمیاں کی گئیں ان کی موثریت کیا ہے۔یعنی جن مقاصد کے حصول کے لیے وہ تمام کارکردگیاں کی گئی ہیں اصل میں ان کا حصول ہوا بھی یانہیں۔اس مرحلہ پرمعلم یہ بھی جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ طلباءکوتفہیم کے تعلق سے کس طرح کے مسائل درپیش ہیں یعنی اگر طلباءکسی مواد مضمون کی تفہیم نہیں کر پارہے ہیں تو کیوں نہیں کر پا رہے ہیں؟مواد مضمون کی پیش کش میں کوئی کمی ہے،تدریسی طریقہ ءکار میں یا طلباء کے معیارکوسمجھنے میں معلم سے کوئی غلطی ہوئی ہےاس پورے عمل میں معلم اپنی تدریس پرانعکاس کرتا ہےاوراس کے بعد یہ طئے کرتا ہے کہ اگلی تدریس میں کس قسم کی تبدیلیاں کرے کہ ضروری اور متوقع نتائج آسکیں۔یہ تبدیلیاں موادکی پیش کش میں،تدریسی طریقہ ءکار میں،سرگرمیوں کے انعقاد میں کس سطح پر کرنی ہے یہ انعکاس کے ذریعے ہی معلوم ہوگا یعنی اس مرحلہ پر یہ طے کیا جاتا ہے کہ تبدیلی کی ضرورت ہے یانہیں اگر ہےتو تبدیلی کی سمت متعین کی جاتی ہے کہ تبدیلی ماقبل تعاملی مرحلہ پر چاہیے یا تعاملی مرحلہ پر۔

یہ مرحلہ خوداحتساب کا مرحلہ ہے۔اب سوال یہ ہے کہ یہ کیسے کیا جائے گا کہ مقاصد کا حصول ہوا ہے یانہیں اس کے لیے معلم مختلف حالات کاانعقادکرتا ہے جیسے زبانی اندازۂ قدر،تحریری تعین قدر یا پھر کارکردگی کے ذریعے۔کیونکہ تعین قدر کے بغیر تدریس ایک نامکمل عمل ہےاور تعین قدر اکتساب اور تدریس دونوں سے جڑا ہوتا ہےاس مرحلہ پرمندرجہ ذیل سرگرمیاں عمل میں آتی ہیں۔

1۔ تدریس کے بعد ہونے والی تبدیلیوں کی سمت وسطح کومتعین کرنا۔

2۔ مناسب آزمائشی تکنیکوں اورآلات کاانتخاب۔

3۔ جمع کئے گئےحقائق کی بنیاد پرحکمت عملی میں تبدیلی۔

1۔ تدریس کے بعد ہونے والی تبدیلیوں کی سمت وسطح کومتعین کرنا

(Determining and Direction of Post - Active Phase of Teaching)

تدریسی مرحلہ کے اختتام پرمعلم حتمی نتائج مرتب کرتا ہے یعنی تدریس کے بعدطلباء کے کردار وطرزعمل میں کس قسم کی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جومجوزہ تبدیلیاں تھی وہ دراصل ہوتی ہیں یانہیں۔اس کے لیے معلم متوقع تبدیلیوں کو سامنے رکھ کرموجودہ طرزعمل کو جانچتا اور پرکھتا ہے۔یعنی دونوں کا تقابلی جائزہ لیتا ہےاگر یہ بات زیرنظرآتی ہے کہ کرداری تبدیلیاں اکثرطلباء میں آگئی ہیں۔تواس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ تدریسی حکمت عملی اورطریقہءکارموثراورکارآمد ہےاوراس کے ذریعے تدریسی مقاصد کاحصول ممکن ہوسکا ہے۔

2۔ مناسب آزمائشی تکنیکوں اورآلات کاانتخاب:(Selection of Suitable Tool and Techniques)

تدریس کے بعدمعلم کا اگلا کام کرداری تبدیلی کے جانچ کےمناسب آزمائش کاانتخاب کرناہوتا ہےیعنی طلباء کےحصول کی جانچ کے لیےکون سا

طریقہ کار استعمال کرنا ہے۔اور اس کے لیے کون سی تکنیک اور آلات کا استعمال مناسب ہوگا۔تعلیم کا مقصد طلباء کی ہمہ جہت نشونما کو یا تبدیلی کو جانچنے کے لیے ایسے آلات کا استعمال کرنا ہوگا۔ جو علم کے تمام علاقہ جات یعنی وقوفی ،حرکی اور تاثراتی کو جانچ سکیں۔اس کے علاوہ یہ یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ ان آلات وتکنیک کی معتبریت اور جوازصحت مناسب ہو۔اس کے لیے معلم عام طور پر معیاری ٹسٹ بناتے ہیں جو مقاصد پر مبنی ہوتے ہیں۔

3۔ جمع کئے گئے حقائق کی بنیاد پر حکمت عمل میں تبدیلی(Change in Strategy besed on Collected Facts)

جب معلم جانچ کے لیے معتبر آلات کا استعمال کرتا ہے تو اس کے پاس نتائج بھی صحیح آتے ہیں یعنی طلباء کے حصول اور علم و کارکردگی کے بارے میں صحیح جانکاری ہوجاتی ہے۔اس کے علاوہ اس کو اپنی تدریس اس کے طریقہ کار کی بھی وضاحت ہوجاتی ہے۔اس کا بھی علم ہوجاتا ہے کہ تدریس میں کیا کمیاں ہیں اور کہاں کس قسم کی تبدیلی کرنے کی ضرورت ہے۔یعنی معلم کو اپنی تدریسی صلاحیتوں کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ مقاصد کے حصول میں کیا تدریسی طریقہ کار کوئی رکاوٹ ڈال رہا ہے۔اس طرح کے تجزیہ کے ذریعے ان تبدیلیوں کا علم ہوجاتا ہے جو کہ تدریسی سرگرمیوں کو مزید موثر بنا سکتی ہیں۔

مندرجہ ذیل بالا تفصیلات سے یہ بات تو واضح ہوجاتی ہے کہ تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے ان تینوں تدریسی پہلوؤں کو اس انداز سے ترتیب دینا چاہیے کہ طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ ہو اور اس کی شخصیت کی ہمہ گیر

اپنی معلومات کی جانچ (Check your Progress)

1۔ معلم اپنی تدریس کن سطحوں پر کرتا ہے۔فہرست کریں۔

2۔ تدریس کے کتنے مراحل ہوتے ہیں۔فہرست کریں۔

3۔ ماریسن کے دئے گئے ماڈل کو کیا کہا جاتا ہے۔

4۔ استاد کمرہ جماعت میں تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے جو مرحلہ کا استعمال کرتا ہے اسے بیان کریں۔

3.5 اکتسابی طرز رسائی(Learning Approach)

3.5.1 کرداریت طرز رسائی (Behaviouristic Approach)

کرداریت پسند مفکرین بنیادی طور پر انسانی طرز عمل کے قابل مشاہدہ اور قابل جانچ پہلوؤں کے بارے میں ہی بات کرتے ہیں۔ کرداریت پسند طرز رسائی کو سمجھنے سے پہلے کردار کی فہم اہم ہے کردار سے مراد کسی ذی روح کی وہ سرگرمی ہے جس کا مشاہدہ اور پیائش کی جاسکتی ہے۔

کرداریت طرز رسائی میں تدریس و اکتساب کو محرکہ اور ردِعمل کے درمیان ایک ربط کے طور پر دیکھتے ہیں۔اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کچھ فطری ردعمل (اضطراری عمل) سے شروع ہوتا ہے اور نئے ربط (محرکہ اور ردعمل کے درمیان) تجربات کے ذریعے تکمیل پاتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ایک محرکہ اور ردعمل کے درمیان جب ایک ربط قائم ہوجاتا ہے یعنی اس محرکہ کے آتے ہی وہ ردعمل ظاہر ہوتا ہے یہ کیفیت ربط کی ہوتی ہے تو اس ربط کو ہی کرداریت طرز رسائی میں اکتساب سے موسوم کیا گیا ہے۔کرداریت پسند طرز رسائی کی شروعات ایوان پاؤلو (Ivan Pavlov) کے مشہور تجربہ سے مانی جاتی ہے۔جو کہ انہوں نے کتّے کے لعاب کو گھنٹی کی آواز کے ساتھ مشروط کر کے کیا تھا۔اس طرز رسائی کے پیش

روماہر تعلیم واٹسن ہیں ۔ اس کے بعد اسکینر جنھوں نے اپنے تجربات چوہوں اور کبوتر پر کئے اور ان کا نظریہ عملی مشروطی اکتساب نظریہ (Conditional Learning Theory) کے نام سے شہرت پایا۔

کرداریت پسند ماہرین کا اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صرف اسی طرز عمل کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جس کا کسی سرگرمی کے ذریعے راست طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے کرداریت طرز رسائی کی شروعات 1913 سے مانی جاتی ہے جبکہ واٹسن نے ایک مقالہ میں "Psychology as the Behaviourist view it" لکھا تھا جس کے ذریعے کردار کے تجزیہ اور طریقہ کار کے لیے متعدد مفروضات قائم کیئے۔

کرداریت طرز رسائی میں تدریس کو مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔

1۔ وسیع علم ومہارت کو چھوٹے یونٹ یا حصوں میں تقسیم کرنا جس سے اکتساب بہتر ہو سکے۔
2۔ طلباء کی کارکردگی کی برابر جانچ کرتے رہنا اور ان کو وقتاً فوقتاً حسب ضرورت تقویت وحوصلہ آفزائی فراہم کرتے رہنا۔
3۔ اس طرز رسائی میں تدریس راست اور معلم مرکوزیت پر مبنی ہوتی ہے۔تدریس کا طریقہء کار لکچر، ٹیوٹوریل وغیرہ ہوتا ہے

کرادریت پسند (Behaviourist) معلم محرکات اور اس پر مبنی مواد مضمون فراہم کرواتا ہے اور صحیح ردِعمل کو کرنے کے لیے متعلم کو ذہنی جسمانی طور پر آمادہ کرتا ہے اور یہ متعین کرتا ہے کہ کون سے طریقہء کار سے متوقع ردِعمل حاصل ہو سکتا ہے اور اکتسابی ماحول کو تدریس کے لیے مناسب طریقہ سے منظّم کرتا ہے۔

کرادار یت طرز رسائی کے اہم نکات (Important Points of Behavioristic Approach)

1۔ کرداریت طرز رسائی طرز عمل کو متاثر کرنے میں ماحولیاتی عناصر اس حد تک زور ڈالتا ہے کہ فطری اور موروثی عناصر کے کردار کو کم وبیش خارج بحث قرار دیتا ہے۔ہم جو بھی نیا طرز عمل سیکھتے ہیں وہ کلاسیکی یا عملی مشروط کے ذریعے سیکھتے ہیں یعنی جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو ہم خالی سلیٹ یا کورے کاغذ کے مانند ہوتے ہیں۔

2۔ نفسیات کو ایک سائنس کے طور پر دیکھنا چاہیئے ۔

یعنی نفسیات میں جو بھی نظریات قائم کئے جاتے ہیں وہ تجرباتی معطیات پر مبنی ہونے چاہئیں اور وہ معطیات محتاط اور کنٹرول ماحول میں مشاہدہ کے ذریعے اکٹھا کئے جائیں ۔یعنی تمام سائنٹفک اقدام کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہی معطیات اکٹھا کئے جائیں ۔ واٹسن کے الفاظ میں کرداریت ماہرین کی نظر میں نفسیات علم طبیعہ (Natural Science) کی معروضی تجزیاتی شاخ ہے اور اس کا نظری ہدف پیش بینی (Prediction) ہے۔

3۔ کرداریت طرز رسائی بنیادی طور پر قابل مشاہدہ طرزِعمل سے تعلق رکھتی ہے اور انسان کے داخلی واقعات یعنی سوچ وجذبات وغیرہ کے بارے میں بات نہیں کرتے ہیں کیونکہ ان کا راست طور پر مشاہدہ کرنا ممکن نہیں ہے یعنی یہ صرف ان ہی واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں جو طرز عمل میں ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ کرداریت پسند طرز رسائی سوچ وجذبات جیسے واقعات کے مطالعہ کو ترجیح دیتے ہیں جس کا معروضی اور سائنسی طریقہء کار مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔اس لیے اندرونی واقعات کی تشریح بھی وہ کرداری زمرے میں کرتے ہیں۔

4۔ انسان اور دوسرے ذی روحوں کے اکتساب اور اس کے طریقہ کار میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔

اس طرز رسائی کے مطابق یہ خیال بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ انسان اور جانوروں کے طرزِعمل میں کوئی معیاری (Qualitative) اعتبار سے

کوئی بنیادی فرق نہیں ہوتا ہے۔اس لیے انسانوں اور جانوروں کے طرزِ عمل کی یکساں طور پر تحقیق کی جا سکتی ہے۔ نتیجتاً چوہے اور کبوتر ایسی تحقیق کے لیے بنیادی ماخذ کے طور پر منتخب کئے گئے۔ بالخصوص اس لیے بھی کہ ان کے ماحول کو بہ آسانی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

5۔ طرزِ عمل محرکہ اور ردِ عمل کا نتیجہ ہوتا ہے، تمام طرزِ عمل چاہے وہ کتنے بھی پیچیدہ کیوں نہ ہوں محرکہ اور ردِ عمل کے آپسی انتساب کے دائرے میں سمجھے جا سکتے ہیں واٹسن نے نفسیات کے مقصد کی توضیح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ محرکہ کے پیش نظر ردِ عمل کی پیش بینی کرنا یا ردِ عمل کے پیش کیفیت اور محرکہ کو سمجھنا جن کے نتیجہ میں ردِ عمل پیدا ہوا۔

کرداریت پسند طرز رسائی کی اکتساب میں رول اور خوبیاں(Role and Merits of Behaviouristic Learning Approach)

کرداریت پسند طرز رسائی کی تعلیم میں خصوصی رول ذیل میں درج ہیں۔

1۔ کرداریت پسند واضح کرتا ہے کہ طرزِ عمل سیکھنے کا عمل ہے جو ماحول سے تعامل کے سلسلہ سے پیدا ہوتا ہے۔اس لیے مناسب ماحول فراہم کرنا اساتذہ کی ذمہ داری ہوتی ہے۔

2۔ کرداریت پسند نے ماحول کی اہمیت اور اس کے انسانی نمو پر(Human Appearance) اثرات کی اہمیت سے روشناس کرایا ہے۔ کرداریت پسند نے متحرک کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے۔دوسرے الفاظ میں تدریس کو موثر بنانے کے لیے طلباء کو متحرک کیا جانا نہایت اہم ضرورت ہے۔

3۔ کرداریت پسند نے سیکھنے والوں کے طرزِ عمل کو سمجھنے کے لیے طریقہ اور تکنیکوں سے روشناس کرایا ہے۔

4۔ کرداریت پسند نے بچوں کے جذبات کو سمجھنے کے لیے سہولت فراہم کی ہے مگر یہ سہولت اس بات پر مشروط ہے کہ استاد خود ایک جذباتی طور پر بالغ فرد کا نمونہ بنے اور اس نمونہ کو سیکھنے والوں کے سامنے پیش کرے۔

5۔ کرداریت پسند نے تدریس کا ایک نیا طریقہ ءکار فراہم کیا ہے۔اس طریقہ کار کو (Programmed Learning) کے نام سے جانا جاتا ہے اس نئے طریقہ ءتدریس کو بہت سے ممالک میں کامیابی کے ساتھ ردوبدل لایا جا چکا ہے۔

6۔ کرداریت پسند نے بچوں کے تعلق سے پیدا ہونے والے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کے لیے نئے اسلوب ، (Style) طریقہ ءکار (Method) اور تکنیک (Technique) سے روشناس کیا ہے۔

7۔ کرداریت پسند نے نفسیات کو انسانی طرزِ عمل سے متعلق بحث کے دائرے سے باہر نکالا ہے۔

8۔ کرداریت پسند نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اکتسابی مقاصد کو بالخصوص طرزِ عمل کے معیار پر پیش کرنا چاہیئے۔

9۔ مقاصد کی تنظیم بالترتیب آسانی سے پیچیدہ کی طرف ہونا چاہیئے۔

10۔ جزا و انعام اکتساب میں نہایت اہم رول ادا کرتے ہیں۔

11۔ کرداریت پسند میں سزا کی مخالفت کی گئی ہے۔

12۔ کرداریت پسند نے اکتسابی نفسیات کے میدان میں بہت کچھ پایا ہے۔

کرداریت پسند طرز رسائی کی تحدیدات(Limitations of Behaviouristic Approach)

1۔ اس طرز رسائی پر سب سے بڑی تنقید یہ رہی کہ اس میں جانوروں پر کئے گئے تجربات کے نتائج انسانوں پر نافذ کیا۔حالانکہ انسان ایک سماجی ماحول کا پروردہ ہوتا ہے اور وہ جانوروں سے کئی معنوں میں بہت الگ ہوتا ہے۔

2۔ یہ طرز رسائی اکتسابی عمل اور وقوفی کے عمل کو ایک میکانیکی عمل مانتی ہے۔

3۔ یہ طرز رسائی میں تخلیقیت، تجسس اور برجستگی سے عوامل کو وزن اور وقعت نہیں دیتی ہے۔

4۔ یہ طرز رسائی انسانی خیالات، جذبات کا مطالعہ بھی ظاہری طرز عمل کی بنیاد پر ہی کرتی ہے۔

5۔ یہ طرز رسائی طرز عمل کے توارث کو کوئی اہمیت نہیں دیتی ہے۔

6۔ اس طرز رسائی کی نوعیت مصنوعی ہے اور یہ ذہن ودل کی گہرائی کو وقعت نہیں دیتی۔

7۔ یہ طرز رسائی انسان کو ایک مشین مانتی ہے۔

3.5.2 وقوفی طرز رسائی (Cognitivist Teaching Approach)

تعارف(Introduction)

ہر انسان جسمانی، ذہنی، جذباتی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ یکساں توارث اور ماحول کے ہوتے ہوئے بھی انسان کے ادراک میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر انسان کی اپنی ایک ذاتی دنیا ہوتی ہے جو کہ دوسرے لوگوں سے کافی مختلف ہوتی ہے۔ اور اس کی اہم وجہ ہمارا ادراک اور اس کا طریقہ کار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف حالات میں ہمارا ایک ہی چیز کے دیکھنے اور سمجھنے کا نظریہ مختلف ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اس کو ہم اردو شاعری کی ایک مثال سے سمجھ سکتے ہیں۔ جب شاعر خوش ہوتا ہے تو ہوا کے چلنے پر وہ پتوں کے ہلنے کو تالی بجا کر اس کی خوشی میں شامل ہونے سے موسوم کرتا ہے۔ جب وہ غمگین ہوتا ہے تو اسے کف افسوس ملنے سے موسوم کرتا ہے۔ یعنی کسی بھی چیز کی نوعیت دیکھنے والے کی سوچ اور ذہنی حالت اس سابقہ معلومات پر منحصر کرتا ہے اور اسی ادراکی قوت کو وقوفی (Cognition) کہتے ہیں۔

ماہر نفسیات ڈریور کے مطابق: وقوفی ایک ایسا تصور ہے جس میں علم وجاننا، ادراک، حافظہ یعنی یاد رکھنا تصور، فیصلہ واستدلال کے تمام طریقہ کار کو محصور کیا جاتا ہے"۔

وقوفی ذہن اور خاص طور سے ذہنی عمل کو توجہ کا مرکز بتاتا ہے ذہنی عمل میں سوچنا، جاننا، حافظہ، مسائل کا حل یعنی اس کا مقصد انسانی ذہن کا بلیک باکس کھولنا ہوتا ہے۔ یعنی وہ تمام عمل اور عملیات کو سمجھنا جو کہ اکتساب میں کوئی نہ کوئی یا کسی بھی قسم کا رول ادا کرتے ہیں۔ وقوفی طرز رسائی میں علم سے مراد اسکیما کی تعمیریت ہے۔ اکتساب سے مراد سیکھنے والے کے اسکیما میں ترمیم وتبدیلی اور سابقہ معلومات کو نئی شکل دینا، یا اس کو آگے بڑھانا ہے۔

وقوفی طرز رسائی کے اہم نکات

- ☆ ذہن ایک بلیک باکس(Black Box) ہے۔
- ☆ اکتساب سے مراد موجود محفوظ اطلاعات کی باز آفرینی ہے۔
- ☆ ہدایات عام طور پر متعلم کی توجہ کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اطلاعات کو ایک معنی دیکر ذہن میں محفوظ کرتی ہیں تا کہ اس کا احفاظ اور باز آفرینی بوقت ضرورت بہتر طریقہ سے ہو سکے۔
- ☆ اسکیما ایک سابقہ علم کی ایک ذہنی نمائندگی (Mental Representation) ہے اس میں علم، عمل، واقعات اور نقطہ نظر تمام کی شمولیت ہوتی ہے۔

☆ توازن(Equelibriem)ایک ذہنی حالت ہے جس میں کوئی نئی چیز سیکھنے سے پہلے ہمارا ذہن ایک متوازن کیفیت میں ہوتا ہے۔

پیاجے نے اس کو ذیل طریقہ سے بتایا ہے۔

انجذاب۔۔تطبیق۔۔عدم توازن۔۔اسکیما۔۔نئے حالاتِ توازن

(Equilibrium--New Situation--Disequilibrium--Accommodation-Assimilaton)

وقوفی طرز رسائی کے مطابق اکتساب وتدریس سے مراد ذہنی عمل یا وقوفی میں ہونے والی وہ نسبتاً مستقل تبدیل ہے جو کہ تجربات کی بنیاد پر ہوتی ہے۔اکتساب مواد مضمون، اس کی تنظیم، اطلاعات وعلم کے احفاظ میں رونما ہونے والی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے۔ ہر انسان کے پاس ایسے ماحول کے تیئں سمجھ وفہم پیدا کرنے کے لیے ایک ذہنی ساخت موجود ہوتی ہے اور اکتساب وتدریس کی وقوفی کی طرز رسائی دو عملیات کو شامل رکھتی ہے۔ تطبیق (Accommodation) اور انجذاب (Assimilation) انجذاب پہلے سے موجودہ اطلاعات وعلم میں نئی اطلاعات کو سمونا ہے اور موجودہ اطلاعات میں تبدیلی وترمیم کرنا ہے۔تطبیق کے عمل سے مراد کوئی ایسی اطلاع رونما ہونا جس کے لیے ہمارے اسکیما بنے ہوئے نہ ہوں بلکہ پرانے اسکیما نئی اطلاع کے برعکس ہوں۔تو اس عمل میں نئے اسکیما بنانے ہوتے ہیں اور پرانے اسکیما میں ترمیم کرنی ہوتی ہے۔

وقوفی طرز رسائی کا تاریخی پس منظر(Historical Prospective of Cognitive Approach)

1960 کے اوائل میں وقوفی طرز رسائی نے نفسیات کے میدان میں انقلاب برپا کیا اور 1970 کے آخر تک پیاجے اور ٹالمین کے تحریروں ومطالعوں کے ذریعے ایک غالب طرز رسائی کی شکل اختیار کرلی۔کمپیوٹر کے ایجاد نے اس طرز رسائی کو ایسے اصطلاحات وتشبیہات سے نوازا جس کے ذریعے انسانی ذہن کو سمجھنا آسان ہوگیا۔کمپیوٹر کی کارکردگی کو ذہنی کارکردگی سے تشبیہ دیتے ہوئے آسان الفاظ میں سمجھایا۔اس کے لیے ان ماہرین Information Processing Model کو اپنایا۔

وقوفی طرز رسائی میں معلم کا کردار(Role of Teacher in Cognitive Approach)

وقوفی طرز رسائی کے مطابق اکتساب سے مراد ذہنی ساخت میں رونما ہونے والی وہ تبدیلی ہے جو کہ طرز عمل کی تبدیلی کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ طرز عمل کے پیچھے جو ذہنی عمل ہوتا ہے اس پر مبنی ہوتی ہے۔اس طرز رسائی میں معلم کا کردار مناسب حکمت عملی کے اطلاق میں سہولیات فراہم کرتا ہوتا ہے۔

اس طرز رسائی میں معلم اغلاط کو فہم کی ناکام کوشش سے موسوم کرتا ہے اور اکتسابی ماحول اس طرح منظّم کرتا ہے کہ طلباء اس کا فہم اور معنی سمجھ سکیں۔اس کے علاوہ معلم کو اس بات کی اچھی طرح سمجھ وفہم ہوتی ہے کہ متعلم کے سابقہ تجربات اور پس منظر مختلف ہوسکتے ہیں اور جس کا اثر نتائج پر مرتب ہوسکتا ہے۔طلباء کے سابقہ تجربات کو نظر میں رکھتے ہوئے نئی اطلاعات کو منظّم کرنے کے لیے سب سے بااثر طریقہ کار کا تعین کرنا ہوتا ہے تاکہ جو اس پس منظر کے ساتھ میل کھاتے ہوئے اکتسابی تجربات کی شکل لے لیں۔یعنی نئی اطلاعات طلباء کے ذہنی ساخت میں بااثر طریقہ سے انجذاب ہوسکیں۔

وقوفی طرز رسائی میں متعلمین کا رول(Role of Learners in Cognitive Approach)

وقوفی طرز رسائی کے مطابق علم کوئی ایسی شئے نہیں جو کہ کسی ماہر سے مبتدی یا نوسیکھنے کی طرف منتقل کی جائے بلکہ اس میں متعلم فعال رہ کر

اطلاعات کا انتخاب کرتا ہے اس کے لیے مفروضات قائم کرتا ہے، حقائق کی تلاش کرتا ہے جو نئے تجربات اور پرانے تجربات کے درمیان ربط قائم کرتا ہے اور اسی کی بنیاد پر ذہنی ساخت تیار کرتا ہے متعلم تدریس کے دوران ایک فعال مفکر، توضیح کار اور محقق کا رول نبھاتا ہے۔ یعنی متعلم کا رول فعال، خود ہدایتی اور خود تعین قدر کرنے والا ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ مدرس کا زیادہ وقت لکچر کے بجائے سرگرمیوں کو تیار کرنے، مذاکرات اور تبادلۂ خیال اور گروپ کے کام میں صرف ہوتا ہے۔ مدرس طلباء کے لیے سہولت کار، معاون کار اور پیش کش کرنے والا بنتا ہے طلباء کو یہ نہیں بتایا جاتا ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے بلکہ ان کا صحیح حل کی طرف جانے کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے اور متعلم میں اکتساب کے لیے داخلی تحریک ہوتی ہے۔

وقوفی طرز رسائی میں درجہ کا ماحول (Class Environment in Cognitive Approach)

وقوفی طرز رسائی کے ذریعے تدریس کرنے والے درجہ میں جمہوریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔ اس میں معلم سوالات کے ذریعے طلباء کے ذہن اور ذہنی ساخت میں تبدیلی لانے میں معاونت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مدرس درجہ میں ایسا ماحول تیار کرتا ہے جو کہ اکتساب کو فروغ دیتا ہے یعنی ماحول ایک ترغیب کارکا کام کرتا ہے۔ انفرادی تفاوت (Individual Difference) کو ایک مثبت مواقع کی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور طلباء کی نشوونما کی سطح کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔

وقوفی طرز رسائی کی خوبیاں (Merits of Cognitive Approach)

یہ طرز رسائی طلباء کی ذہنی عمل کو تدریس میں نمایاں کرتی ہے۔ یعنی ہمارا دماغ کیسے کسی محرکہ کی تشریح و توضیح کرتا ہے اور کیسے ہمارا ذہنی عمل ہمارے طرز عمل کو متاثر کرتا ہے۔

اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کے لیے ذہن میں وقوفی، حافظہ کے ساخت بنتے ہیں اور یہ ساخت ادراک، عملیات، باز آفرینی جیسے کام انجام دیتے ہیں۔

- ☆ یہ طرز رسائی مسائل کے حل کے اسکیما ماڈل کی حمایت کرتی ہے۔
- ☆ یہ ایک سائنٹفک طرز رسائی ہے۔

تحدیدات و تنقید

- ☆ اس طرز رسائی میں ذہنی عمل و سوچ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور کرداریت طرز رسائی کے مطابق ذہنی عمل ایک غیر مجرد ہے اور اس کو پوری طرح سمجھا بھی نہیں گیا ہے یہ اپنے آپ میں غیر واضح تصور ہے۔
- ☆ یہ طرز رسائی ایک تخفیفی (Reductionist) طرز رسائی کے طور پر دیکھی گئی ہے مثال کے طور پر اس نے انسانی طرز رسائی عمل کو ذہنی عمل حافظہ اور توجہ وغیرہ کے عمل تک محدود کر دیا ہے۔
- ☆ یہ طرز رسائی انسانی ذہن کو کمپیوٹر سے تشبیہ دیتی ہے مگر ذہنی عمل کمپیوٹر سے بہت پیچیدہ ہے اور ایک طریقہ سے یہ انسان کو ایک مشینی شکل تصور کرتی ہے۔

3.5.3 تعمیری طرز رسائی(Constructivist Teaching Approach)

تعارف (Introduction)

تعلیم اور نفسیات کے دائرۂ کار میں تعمیریت طرز رسائی کو ایک نئے مطمح نظر (Idiology) کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ایک بچہ کس طرح سیکھتا ہے اور اس کا ذہنی اور وقوفی نشو ونما کس طرح ہوتا ہے اس کے تعلق سے ہماری سوچ کو ایک نئی شکل اور نظریہ دینے میں اس طرز رسائی کا اہم رول ہے۔تعلیم میں جہاں پہلے کرداریت طرز رسائی کا بول بالا تھا۔ہماری روایتی تعلیم میں جو بھی عناصر ہمیں نظر آتے ہیں وہ دراصل کرداریت طرز رسائی ہی کی دین ہیں کرداریت طرز رسائی میں معلومات ،علم اور مہارتوں کو طلباء کے دماغ میں سیدھے بھرنے کی کوشش کی جارہی ہے جیسے کہ واٹسن نے کہا تھا کہ آپ مجھے ایک بچہ دیں۔آپ جو کہیں گے میں اس کو بنا دوں گا۔چور،ڈاکو،یا سائنسدان۔اس بات سے یہ تو واضح ہے کہ بچے میں موجود صلاحیتوں اور اہلیتوں کو یکسر نظر انداز کیا گیا ہے۔یعنی کرداریت طرز رسائی میں بچہ غیر فعال اور اس کی حیثیت ایک گینی پگ(Guinea Pig) کی سی ہوتی ہے۔یعنی اس سے جو کچھ کہا جائے اس کو وہ خاموشی سے سن کر دیکھ کر اور حسب ضرورت اس کو دہرادے۔یعنی ایک مشینی کیفیت میں بچہ ہر وقت رہے اس سے یہی توقع کی جاتی ہے۔

تعمیری طرز رسائی کا تاریخی پس منظر (Historical Prospective of Constructivist Approach)

اس طرز رسائی کو متعارف کرانے کا سہرا اٹھارویں صدی کے ایک فلسفی گیا مباہسٹاوکو(Giamba Hista Vico) کو جاتا ہے۔جنہوں نے پہلی بار یہ بتایا کہ انسان کسی بات کی فہم تبھی بہتر طریقے سے کرسکتا ہے جب یہ بات خود اس کے ذریعے ہی وجود میں آئی ہو یعنی سیکھنے والے نے خود ہی اس کو تعمیر کیا ہو یا اس نے خود ہی سعی کر کے اس کا اکتساب کیا ہو۔اس کے بعد جان ڈیوی نے تجربات کو تعلیم کا مرکزی جز قرار دیتے ہوئے خود اپنے تجربات پر مبنی علم کے حصول پر زور دیا۔تعلیم کا تصور اور تعریف لکھتے ہوئے ڈیوی نے لکھا ہے۔"تعلیم وہ عمل ہے جس میں تجربات کی نوسازی (Reconstruction)اور تنظیم نو(Reorganization) کا کام مسلسل چلتا رہتا ہے"۔ڈیوی کے نوسازی اور تنظیم نو کے تصور نے ہی بچہ کے نشوونما میں تجربات کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اسی راہ پر آگے چل کر وقوفی نفسیات کے ماہرجین پیاجے نے ایسی کچھ یگانہ تصورات جیسے انجذاب(Assimiltion) تطبیق (Accomodation)اور توازن (Equibrium)اور عدم توازن(Disequibrium) کو پیش کیا اور تعمیریت طرز رسائی کے لیے راہیں ہموار کیں۔اس کے بعد تو بے شمار ماہرین نے اس طرز رسائی کی سمت میں کام کرنا شروع کیا جن میں وائی گوسکی (Vygotsky)برونر(Bruner) اہم ہیں۔

مختلف ماہرین نے تعمیریت طرز رسائی کی تعریفات پیش کیں اور ان سے یہ بات واضح طور پر ابھر کر سامنے آئی کہ انسان تمام علوم کے بارے میں اپنے علم وفہم کو تعمیر کرتا ہے اور اس کے ذریعے ان کے مابعد تجربات اور ان تجربات پر مبنی انعکاس(Reflection) ہوتا ہے۔جب ہم کسی نئی اطلاع،علم سے روبرو ہوتے ہیں تو ہم اس نئی اطلاع یا علم کا سابقہ علم کے ساتھ مصالحت کرتے ہیں اس سطح پر کئی طرح کی باتیں عمل میں آسکتی ہیں۔ ہم اپنی موجودہ علم وفہم میں ترمیم وتبدیلی کرتے ہیں۔نئی اطلاعات کی تنسیخ کرتے ہیں۔یعنی علم کے تعمیری عملی میں معلم فعال معمار کا کام کرتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ اکتساب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ معلم کے ذریعے درجہ میں طلباء کے ڈیسک کے سامنے دے دی جائے بلکہ یہ ایک وقوفی کے عمل کا نشوونما ہے جس میں متعلم فعال رہ کر نئے علم کو تعمیر کرتے ہیں اس میں متعلم کا رول علم اور معنی کا تخلیق کرنے والا

اور تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی میں پیاجے اور کیلے (Kelly) کا کام کافی اہمیت کا حامل ہے پیاجے کے مطابق اکتساب نئے علوم کا ایک فعال تعمیری عمل ہے نہ کہ غیر فعال حصول۔ پیاجے کے مطابق جب متعلم کسی ایسے نئے تجربہ یا نئے حالات سے روبرو ہوتا ہے جو اس کی موجودہ سوچ اور تجربات سے مطابقت نہیں رکھ پاتا ہے تو اس کے ذہن میں ایک عدم توازن کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً ذہن میں توازن کی کیفیت پیدا کرنے کے لیے وہ ایسی موجودہ سوچ میں ترمیم وتبدیلی کرتے ہیں۔ ایسا کرنے میں وہ نئی معلومات کا اپنے سابقہ علم سے ربط بناتے ہیں اور نئے علم کا ذہن میں انجذاب کرتے ہیں۔

اسی طرح کیلے (Kelly) نے ذاتی تعمیری نظریہ پیش کیا۔ ان کے مطابق ہم دنیا کو اپنی ذہنی خاکہ یا طرز کے مطابق دیکھتے ہیں جو کہ ہم پہلے سے تعمیر کر چکے ہوتے ہیں۔ یعنی ہم دنیا میں موجود نئی اطلاعات کو اپنے سابقہ تجربات کی بنیاد پر دیکھتے اور سمجھتے ہیں اور جب ہم نئے تجربات سے ہم کنار ہوتے ہیں تو ہم اس کا پرانے علم سے ربط بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

ٹوامی فاس ناٹ (Twomy Fosnot) نے تعمیریت طرز رسائی کی تعمیریت بیان کرتے ہوئے چار اصول کا ذکر کیا۔ اکتساب منحصر کرتا ہے کہ ہم پہلے سے کیا جانتے ہیں اور خیالات کے روبرو ہونے سے ہمارے پرانے خیالات میں کیا ترمیم وتبدیلی ہوئی ہے، اکتساب سے مراد نئے خیالات وسوچ کا ایجاد (Inventing) کرنا ہے نہ کہ نئے حقائق کا میکانکی انداز میں تجمیعہ کرنا۔ بامعنی اکتساب تبھی رونما ہوتا ہے جب پرانے سوچ وخیالات کو نئے انداز میں سوچا جائے اور اگر پرانے اور نئے خیالات کے درمیان نفاذ یا عدم توازن کی کیفیت رونما ہو رہی ہو تو ان دونوں کا گہرائی سے تجزیہ کر کے ایک نئے نتیجہ سے ہم کنار ہونا۔ تعمیری طرز رسائی والے درجہ میں مدرس طلباء کو وہ تمام تجربات فراہم کرتا ہے جو کہ طلباء کو ایسے مواقع فراہم کریں جس میں وہ خود ہی مفروضہ بنائیں، خود ہی پیش گوئی کریں، سوالات بھی خود ہی اٹھائیں اس کی تفتیش کریں، تحقیق کریں اور نئے علوم کو ایجاد کریں۔ معلم کا رول اس عمل میں صرف سہولیات فراہم کرنا ہوتا ہے۔

تعمیریت کمرہ جماعت (Classroom of Constructivist Approach)

ایک کمرہ جماعت جس میں معلم تعمیریت طرز رسائی کا استعمال کرتے ہوئے تدریس کرے وہ روایتی درجہ سے کافی مختلف ہوتا ہے۔ اس طرح کے درجہ کا ماحول جمہوری ہوتا ہے سرگرمیوں میں تعامل ہوتا ہے یہ تعامل طلباء معلم کے درمیان، طلباء۔طلباء کے درمیان ہوتا ہے۔ درجہ کی مرکوزیت طلباء ہوتے ہیں جیسے روایتی درجہ میں معلم مرکوزیت ہوتی ہے۔ اس طرح کے درجہ میں طلباء مرکوزیت ہوتی ہے۔ معلم کا رول ایک سہولت کار کا ہوتا ہے اور اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ طلباء میں خود مختاری کا عنصر نشوونما پائے۔

درجہ کی ساخت اس طرح کی ہوتی ہے جس سے کہ طلباء اکتسابی تجربات میں مستغرق (Submerged) رہیں ان اکتسابی تجربات میں فہم، تخیل، تعامل، مفروضات کا بنانا اور اس پر ذاتی انعکاس کرنا جیسی سرگرمیوں کا بول بالا رہتا ہے۔ اس میں مرکوزیت طلباء کے اکتساب پر ہوتی ہے نہ کہ مدرس کی تدریس پر۔

معلم کا کردار ایک محقق کے طور پر (Role of Teacher as a Researcher)

معلم کا رول اس طرح کے درجات میں کافی اہم ہوتا ہے معلم دیکھتا ہے، سنتا ہے اور سوالات پوچھتا ہے تاکہ یہ جان سکے کہ طلباء کیسے

اکتساب کررہے ہیں تاکہ معلم طلباء کوسہولیات و مدد فراہم کرسکے۔ کالکن (1986) کے مطابق تدریس اور تحقیق کے درمیان بہت کم فرق ہے۔ جب ہم طلباء کو پڑھاتے ہیں تو ساتھ ساتھ وہ بھی ہم کو پڑھاتے ہیں کیونکہ وہ ہم کو یہ بتاتے ہیں کہ وہ کیسے سیکھتے ہیں ہمیں صرف ان کو دھیان سے دیکھنا اور مشاہدہ کرنا ہے یہ دیکھنے اور سننے کا عمل معلم کے لیے بہت معاون ہوتا ہے ان تجربات کے ذریعے معلم طلباء چھوٹے گروپ کے لیے بامعنی اور ان کے تناظر کے لحاظ سے اکتسابی تجربات منصوبہ بند کرسکتا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ معلم ایک محقق کی طرح تحقیق کرتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔

حالانکہ اس طرز رسائی میں اکتساب خود ہدایتی ہوتا ہے مگر پھر بھی معلم کو بہت کچھ کرنا ہوتا ہے معلم کو یہ یقینی بنانا ہوتا ہے کہ طلباء کو مناسب اور مناسب مقدار میں مواد فراہم کیا جائے جو کہ طلباء کو چنوتی فراہم کرنے والا ہو مگر اس حد تک نہیں کہ طلباء اپنے خود ہدایتی کوششوں سے دست بردار ہو جائیں۔

تعمیریت طرز رسائی میں متعلمین کا کردار(Role of Learner in Constructivist Approach)

تعمیری طرز رسائی والے کمرہ جماعت میں طلباء فعال رہتے ہیں اور فعال طریقہ سے ہی اکتسابی طرز عمل میں شامل رہتے ہیں۔ طلباء کا اپنے اکتسابی عمل پر قابو ہوتا ہے وہ اپنی رائے اور نظریہ دینے کے لیے آزاد ہوتے ہیں۔ اور اپنے علم کا مظاہرہ وہ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں درجہ میں وہ سوالات پوچھنے کے لیے پوری طرح آزاد ہوتے ہیں۔ مواد مضمون میں اپنی دلچسپی کا مظاہرہ مختلف طریقوں سے کرتے ہیں اور تعامل کی ابتدا کرتے ہیں اس کے علاوہ متعلم فیصلہ جات کے لیے اہل ہوتا ہے اور اپنی اہلیت کو لیکر خود اعتماد رہتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی میں کمرہ جماعت(Classroom in Constructivist Approach)

تعمیریت طرز رسائی میں کمرہ جماعت میں جمہوریت کا عنصر نمایاں رہتا ہے۔ اور علم کی تعمیر پر زور دیا جاتا ہے۔ درجہ میں اہم ہوتا ہے جتنا متعلم متعلم کے درمیان تعامل بھی اتنا ہی اہم ہوتا ہے جتنا معلم اور متعلم کے درمیان م۔ تعلم کی سابقہ معلومات تدریس اور اکتساب کو آگے بڑھاتے ہیں ایک اہم جزو کے روپ میں تسلیم کیا جاتا ہے۔ ایسے سوالات کا بھی استقبال کیا جاتا ہے جن کے جواب معلم کو بھی نہ معلوم ہو اور متعلم اور معلم دونوں مل کر ان کا جواب ڈھونڈھتے ہیں اور درجہ کا ماحول جذباتی، ذہنی اور جسمانی طور پر محفوظ و بے خطر ہوتا ہے طلباء کو درجہ میں کسی بھی قسم کا خوف نہیں ہوتا ہے کیونکہ وہ اس بات سے اچھی طرح واقف اور باخبر ہوتے ہیں کہ ان میں جو مخصوص اوصاف ہیں وہ قبول اور منظور کیے جائیں گے۔

اس کے علاوہ متنوع ہدایتی، اکتسابی اور تعین قدر کی حکمت ہائے عملی کا استعمال کیا جاتا ہے جس کی مرکوزیت اصل میں تصورات کی فہم پیدا کرنی ہوتی ہے۔

تعمیریت طرز رسائی کی خوبیاں(Merits of Constructivist Approach)

☆ یہ طرز رسائی طلباء میں اعلیٰ سطح کی سوچ پیدا کرنے میں معاون ہوتی ہے۔

☆ یہ طرز رسائی متعلم مرکوز ہوتی ہے۔

☆ طلباء کو فعال رکھتی ہے۔

☆ یہ طرز رسائی طلباء کی انفرادیت کو ملحوظ خاطر رکھتی ہے اور اسی کے لحاظ سے اکتسابی تجربات منصوبہ بند کیے جاتے ہیں۔

☆ مواد مضمون کا اکتساب مؤثر اور دیرپا ہوتا ہے یعنی سیکھے ہوئے مواد کی فہم بہتر طریقہ سے ہو جاتی ہے۔

☆ طلباء میں خوداعتمادی بڑھتی ہے جمہوری رویہ پیدا ہوتا ہے۔

☆ مسائل کے حل کرنے کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔

☆ گروپ میں کام کرنے کی مہارت پیدا ہوتی ہےاور سماجی مہارتیں (Social Skill) پیدا ہوتی ہیں۔

کیونکہ طلباء گروپ میں کام کرتے ہیں تو مختلف لوگوں کے نظریات اور مطمح نظر کو قبول کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی ہے۔

تعمیریت طرز رسائی کی تحدیدات اور تنقید (Criticism and Limitation of Constructivist Approach)

☆ وقت کا اصراف زیادہ ہوتا ہے۔

☆ زیادہ خرچیلی ہے۔

☆ متعلم میں ذہنی اور جذباتی پختگی ضروری ہے۔

☆ نتائج کی پیشن گوئی ہمیشہ ممکن نہیں

☆ اس طرز رسائی کے استعمال میں اساتذہ کو زیادہ اور کافی وسیع (Extensive) تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ اس طرز رسائی میں سابقہ معلومات کافی اہم ہوتی ہے اور کئی بار طلباء کی سابقہ معلومات میں کافی تفریق ہوتی ہے جس کی وجہ سے معلم کو دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

3.5.4 اشتراکی طرز رسائی (Participatory Approach)

اشتراکی طرز رسائی جو کہ فریرین طرز رسائی (Freiren Approach) کے نام سے بھی جانی جاتی ہے جس کو ماہر تعلیم پاولو فریرے نے دریافت کیا تھا۔ دراصل یہ ایک تدریسی طرز رسائی ہے۔ اس طرز رسائی کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سیکھنے والوں کو خود سے سوچنے کا موقع دیا جاتا ہے اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اس طرز رسائی میں سیکھنے والے فعال رہتے ہیں اور متعلم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور باہمی تعاون سے پیش آنے والی دقتوں کا حل تلاش کرتے ہیں۔ جیسے جیسے متعلم اس طریقہء تدریس سے متعارف ہوکر تجربہ حاصل کرتے ہیں وہ سیکھنے کے عمل اور سلسلہ کی منصوبہ بندی بھی خود کرنے لگتے ہیں۔ اپنے ان عملی تجربات کو اپنی عملی زندگی میں بھی شامل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کرتے ہیں۔

اشتراکی طرز رسائی کو اپنانے کا مقصد سیکھنے والوں کو اس حد تک بااختیار بنانا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری خود سنبھال سکیں، اس طرز رسائی میں ان مضامین کو چننے کی ضرورت ہوتی ہے جو حقیقی ہوں۔ اور طلباء کی زندگی کو متاثر کرتے ہوں۔ اس طرز رسائی میں زبان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے یہ مانا گیا ہے کہ زبان ہی وہ وسیلہ ہے، جس کی مدد سے سماجی مسائل کا حل مل سکتا ہے ایسے مسائل جو طلباء کی زندگی کو متاثر کرتے رہتے ہیں فریرے کا خیال ہے کہ غیر منصفانہ سماجی مسائل ناخواندگی سے پیدا ہوتے ہیں اور ان کے حل کے لیے سیکھنے والوں کو انہیں حالات کی مدد سے بااختیار بنانا ہوتا ہے جن میں وہ رہ رہے ہیں یعنی ناخواندگی اور حالات ہی مسائل کا سرچشمہ ہیں اور اسی سرچشمہ کی مدد سے مسائل کا حل فراہم کیا جاسکتا ہے۔

اشتراکی طرز رسائی اپنانے کی وجوہات (Reasons of Adaption Participatory Approach)

اشتراکی طرز رسائی ایسے ماحول میں اپنائی جاتی ہے کہ جس میں سیکھنے والے مشترکہ مسئلہ کے حل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کوشش کرسکیں۔ مسئلہ کے حل کے لیے تجربہ اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ لوگ بھی درکار ہوتے ہیں جو بہترین حل نکالنا چاہتے

ہیں۔تجربات سے یہ ثابت ہوا کہ جب ہر شخص سیکھنے کے عمل میں فعال ہوتا ہے تو یہ سبھی لوگ مسئلہ کو بہتر طریقہ سے اپناتے ہیں اوراپنے ماحول کے پیش نظر بہتر حل تلاش کرنے کے اہل ہوجاتے ہیں۔اس طرح کے طریقہء کار کے پیش روفرارے دراصل روسواور کارل مارکس سے کافی متاثر تھے۔ان کی کتاب"Pedagogy of the oppresed" ایشاءافریقی ممالک اورلاطینی امریکا میں نوآبادیات اورسامراجی طاقتوں سے لڑنے کے لیے ایک آلہ کے طور پر استعمال کی گئی۔یعنی برازیل میں اعلیٰ حکام جوکہ جابرانہ پس منظر رکھتے تھے ایسے وقت میں ان کی تحریر لاطینی امریکا میں ایک دانشمند تحریک کے طور پر سامنے آئی ۔فرارے نے مروجہ طریقہء کار کی کافی مخالفت کی جس کے لیے انہوں نے تعلیمی بینکینگ (Banking of Education)اصطلاح کا استعمال کیا۔ان کے مطابق ہمارے معلم ،متعلم کوایک خالی خاکہ سمجھتے ہیں اوراس میں وہ روزانہ کچھ علم کو جمع (Deposit of Knowledge) کرتے ہیں۔اس کے بجائے انہوں نے تدریس کوجمہوری انداز میں کرنے پر زور دیا ہے جس میں معلم تدریس کرتے وقت سیکھےاورطلباء سیکھتے وقت بھی تدریس کریں۔

دوران تدریس معلم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ طلباء کے سابقہ علم کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان کو رہنمائی فراہم کریں۔اور مسائل و حالات کی تشریح وتوضیح اپنے حالات اورخود کی زندگی کوسامنے رکھتے ہوئے کریں۔فریرے کے مطابق بینکنگ کے نظریہ میں استادطلباء کوایک پہلے سے تیارشدہ علم مہیا کرتا ہے وہ طلباء کو یہ سب کچھ یادکرواتا ہے اس طرح طلباء سست ہوجاتے ہیں۔اور اپنی وقوفی کی صلاحیتوں کوفروغ کرنے کے مواقع نہیں مل پاتے ہیں وہ دنیا کواس علم کے مطابق سمجھنے لگتے ہیں جس طرح ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جب کہ فریرے نے مسائل کے حل (Problem Solving) نظریہ پیش کیا۔جس میں استاداور طلباء کسی بھی چیز کے بارے میں مل کر سیکھتے ہیں کسی بھی مسئلہ کا جائزہ لیتے ہیں اس پر گفتگوکرتے ہیں اور مسئلہ کے حل کی طرف پیش رفت کرتے ہیں اس طرح کمرہ جماعت سے معلم کی حاکمیت (Sovereignty)ختم ہوجاتی ہے۔اوراپنے آس پاس اپنے معاشرے کے بارے میں ایک تنقیدی سوچ پیدا ہوتی ہے اور پیش آزادی کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔

ماہر تعلیم فرارے کی اس طرز رسائی کی مرکزی سوچ لسانی نشوونماتھی۔اس طرز رسائی میں خواندگی کو بڑھانا تو مقصد تھا ہی اس کے علاوہ اپنے سیاسی ،سماجی اورمعاشی ماحول کے بارے میں ایک سمجھ پیدا کرنا تھا اس طریقہء کار میں فرارے کا سیاسی ایجنڈا بھی واضح تھا وہ سماج کے پسماندہ اوردبے کچلے طبقہ کواس طریقہ سے تعلیم فراہم کرکے اورخاص طور سے تعلیم بالغان کے ذریعے جبراوراستحصال کے خلاف آوازاُٹھانا چاہتے تھے۔اس سلسلہ میں ان کا یہ خیال روزروشن کی طرح واضح تھا اپنی بات کومناسب انداز میں آگے بڑھانے کے لیےلسانی نشوونما بہتر ہونا ضروری ہے۔تبدیلی اور تحریک کے لیےانہوں نے اس طریقہء کار کا بہترین طریقہ سے استعمال کیا۔

اشتراکی طرز رسائی میں مختلف تدریسی طریقئہ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔

مطالعہ فرد(Case Study)

برین اسٹورمینگ(Brainstorming)

سرگرمی پروفائل(Activity Profile)

سماجی سروے(Community Survey)

ماہرین کے ساتھ مشورہ(Consultation with Specialist)

متعلقہ جگہ کا دورہ کرنا (Field Visit)

لوک گیت (Folk Song)

مقامی تاریخ سے آگاہی (Local Histories)

پہیلیاں بنانا (Making Puzzle)

حافظہ پر مبنی کھیل (Memory Game)

اشتراکی کھیل (Participation Game)

اشتراکی مباحثہ (Participatory Discussion)

تجربات کو پیش کرنا (Presentation of Experience)

کٹھ پتلی کا تماشہ (Puppet Show)

ڈرامہ یا ناٹک (Skills or Plays)

جدول ضمنی یا واقعات کی ترتیبی پیش کش (Time line)

حاصل کلام یہ ہے کہ فرارے نے اشتراکی کی طرز رسائی خاص طور سے تعلیم بالغان کے لیے استعمال کی۔ جس کا پوشیدہ اور واضح مقصد ان کو سیاسی اور سماجی استحصال و جبر کا نہ صرف احساس دلانا بلکہ تعلیم کے ذریعے ان کے ذہن و دل میں اس کے خلاف کھڑے ہونے کی آمادگی پیدا کرنا تھا۔ اس کے لیے انہوں نے کہا کہ لسانی نشو ونما کے ذریعے موجودہ حالات کو سمجھ کر اپنی بات ایک واضح انداز میں کہنا آ گیا تو تعلیم کا کافی مقصد پورا ہوگا۔

اشتراکی طرز رسائی کی خوبیاں (Merits of Participatory Approach)

1۔ اس طرز رسائی کے ذریعے طلباء میں ہم آہنگی میں اضافہ ہوتا ہے اور سماجی اقدار کا نشو ونما ہوتا ہے۔

2۔ طلباء میں خود اعتمادی بڑھتی ہے۔

3۔ دوسرے کے زاویۂ نظر کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔

4۔ طلباء کو پیچیدہ مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کی تربیت ملتی ہے۔

5۔ کسی بھی حالت میں اس طریقۂ کار کا نفاذ ممکن ہے۔

6۔ طلباء کی دلچسپی بنی رہتی ہے۔

7۔ اس طریقۂ کار کے ذریعے اکتساب دیرپا ہوتا ہے۔

تحدیدات یا کمیاں (Limitation of Participatory Approach)

1۔ اس طریقۂ کار کے مطابق منصوبہ بنانا نسبتاً مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ منصوبہ اس بات پر انحصار کرتا ہے کہ شرکاء دراصل کیا کرنا چاہتے ہیں۔

2۔ شرکاء کی پوری طرح شرکت میں تھوڑا وقت لگتا ہے اور اس طرز رسائی کو سمجھنے اور اپنانے میں بھی انہیں وقت لگتا ہے۔

3۔ سہولت کار یا معلم کا تربیت یافتہ ہونا بہت ضروری ہے۔

4۔ کبھی کبھی شرکاء اکتساب وتدریس کے اہم حدود سے بھٹک جاتے ہیں۔

3.5.5 تعاونی طرز رسائی (Co-Operative Approach)

تعاونی طرز رسائی ایک دوسری ایسی طرز رسائی ہے جس میں متعلمین کی بھر پور شراکت کے ساتھ تدریسی عمل کو لاگو کیا جاتا ہے تدریس کی تعاون طرز رسائی کو چھوٹے ۔چھوٹے گروپوں کی تدریس واکتساب سے موسوم کیا جاتا ہے اس طرز رسائی میں طلباء کو چھوٹے ۔چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے تدریسی اور عملی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔اسی لیے اسے تعاونی طرز رسائی کہا جاتا ہے۔اس طرز رسائی کی ایک خصوصیت بہت اہم ہے کہ اس میں مختلف صلاحیتوں اوراہلیتو ں کے حامل طلباء کوایک ساتھ ایک گروپ میں شامل کیا جاتا ہے۔یعنی صلاحیت اوراہلیت کی بنیاد پر طلباء کی گروپ بندی نہیں کی جاتی ہے۔اس طرح ہر گروپ میں مختلف النوع طلباء شامل رہتے ہیں اس طرز رسائی میں کامیابی یا حصول کسی ایک فرد کا نہیں بلکہ پورے گروپ کا شمار کیا جاتا ہے گروپ کے تمام افراد گروپ کے لیے کام کرتے ہیں یعنی کام کی نوعیت اجتماعی ہوتی ہے لہٰذا گروپ میں ہم کا احساس غالب رہتا ہے نہ کہ 'میں' کا۔

تعاونی طرز رسائی کے عناصر (Elements of Co-operative Teaching)

ڈیوڈ جانسن اور روجر جانسن (David Johnson&Roger Johnson) کے مطابق پانچ بنیادی عناصر ہیں جو کہ چھوٹے گروپ میں اکتساب کی موثریت متعین کرتے ہیں۔

1۔ مثبت طور پر باہمی انحصار(Positive Interdependance)

اس طرز رسائی میں طلباء میں یہ احساس رہتا ہے کہ وہ اس عمل میں ساتھ ہیں وہ نہ صرف اپنی کارکردگی بلکہ گروپ کی کارکردگی کے بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔کیونکہ اس میں طلباء مختلف النوع صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں اس لیے پورا گروپ ان کی اہلیتوں اور صلاحیتوں سے استفادہ حاصل کرتا ہے۔

2۔ روبرو یا براہِ راست تعامل(Face to Face Interaction)

طلباء کوایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے اس کے علاوہ تدریسی ماحول گفت وشنید وگفت پر بنی ہوتا ہے اور طلباء ایک دوسرے کو بھی متحرک کرتے رہنے کی ترغیب دیتے ہیں اس میں طلباء ایک دوسرے کے ساتھ مل کر مضمون وموضوعات کی تشریح وتوضیح کرتے ہیں جس میں جو اہلیت وصلاحیت ہوتی ہے اس کا استعمال کرتے ہوئے وہ تعلیمی سرگرمی میں حصّہ لیتا ہے۔

3۔ انفرادی واجتماعی جوابدہی (Individual and group Accountability)

اس طرز رسائی میں ہر طالب علم اپنے کام کا نہ صرف ذمہ دار ہوتا ہے بلکہ جواب دہ ہوتا ہے اور گروپ کی جوابدہی ہدف کے حصول کی ہوتی ہے۔دوسرے الفاظ میں ہدف کے حصول کے لیے ہر طالب علم کو کچھ ذمہ داریاں سونپی جاتی ہیں اور وہ کام کسی نہ کسی طرح ہدف کے حصول میں معاون ہوتے ہیں اور تمام طلباء مل کر ہدف کے حصول کی سمت میں پیش رفت کرتے ہیں۔

4۔ گروہی عمل (Group Processing)

گروپ کے افراد اپنے اور گروپ کے کام کرنے کی اہلیت کا تجزیہ کرتے ہیں یعنی گروپ کو کچھ ایسے وسائل فراہم کیئے جاتے ہیں جس کے

ذریعے وہ تجزیہ کر کے یہ متعین کرتے ہیں کہ گروپ نے کس حد تک اکتساب کیا ہے۔

5۔ گروہی طرزِ عمل (Group Behaviour)

گروپ کا افراد میں مختلف مہارتوں کی نشونما ہوتی ہے۔یعنی طلباء میں بین الشخصی ، سماجی اور باہمی تعاون جیسی مہارتیں نہ صرف پیدا ہوتی ہیں بلکہ ان میں فروغ بھی ہوتا ہے۔

تعاونی طرز رسائی۔تاریخی پس منظر(Historical Perspective of Co-Operative Approach)

دوسری جنگ عظیم سے پہلے سماجی ماہرِ نظریات مثلاً آل پورٹ، واٹسن شا اور میڈ کی کوششوں کے تحت تعاونی طرز رسائی کو ایک مسلمہ مقام ملنا شروع ہوا۔ان ماہرین نے یہ پایا اور باور کرایا کہ گروپ میں کیے جانے والا عمل فرداً فرداً کیسے جانے والا عمل سے زیادہ با اثر اور مقدار معیار اور (Productivity) میں بھی کہیں بہتر ہوتا ہے۔مے اور ڈوب (May & Doob) نے 1937ء میں محققانہ طریقہ سے یہ ثابت کیا کہ جو لوگ مشترکہ ہدف کو حاصل کرنے کے لیے معاونہ طریقہ سے کام کرتے ہیں وہ نتائج کے حصول میں زیادہ کامیاب ہوتے ہیں بالمقابل ان لوگوں کے کہ جو انہیں اہداف کو حاصل کرنے کے لیے انفرادی طور پر کوشش کرتے ہیں مزید براں فرداً فرداً نتائج حصول کرنے والے لوگوں میں مقابلہ جاتی کردار رونما ہونے کے امکانات کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

1930-40 کی دہائی میں جان ڈیوی، کرٹ لیون اور مارٹن ڈش جیسے فلسفی اور ماہرینِ نفسیات نے تعاونی نظریہ کو کافی حد تک متاثر کیا ۔ڈیوی کی نظر میں یہ نہایت اہم تھا کہ طلباء ایسے علم اور سماجی مہارتیں حاصل کریں کہ جن سے کلاس روم کے ماہر جمہوری معاشرے میں استفادہ کیا جا سکے۔اس نظریہ میں طالب علم کو علم کے حصول میں متحرک تصور کیا گیا ہے۔ایسا طالب علم کہ جو معلومات اور جوابوں کو زیرِ بحث لاتے ہوئے اکتسابی عمل میں گروپ کی شکل میں شرکت کرنے نہ کہ ایسا طالب علم جو غیر فعال ہو اور محض سن کر معلومات حاصل کرے یعنی استاد گفتار سے معلومات فراہم کرنے اور طالب علم انہیں سن کر حاصل کرے۔تعاونی طریقہ اکتساب لیون کی جداگانہ دین ہے اس نے اپنے خیال کی اساس گروپ ممبران کے درمیان رشتہ پیدا کرنے پر قائم کی ہے۔اس باہمی رشتہ کے قیام سے ہی اکتسابی ہدف کی طرف کامیابی سے بڑھا جا سکتا ہے اسی دین کو مثبت سماجی باہمی انحصار (Positive Social Interdependance) کے نام سے جانا جاتا ہے۔اس خیال سے مراد ہے کہ متعلم گروپ کے علم میں اضافہ کرنے کے لیے خود ذمہ دار ہیں۔اس کے بعد ڈیوڈ اور رابرٹ جونسن نے تعاونی طرز رسائی کے تصور کو مزید تقویت بخشی۔1975ء میں انہوں نے یہ پایا کہ تعاونی طرز رسائی سے باہمی پسند میں اضافہ ہوتا ہے گفت وشنید و بحث و مباحثہ میں بہتری پیدا ہوتی ہے زیادہ مقبولیت اور تعاون حاصل ہوتا ہے مزید براں اس سے گروپ کے افراد کی طریقہ ہائے فکر کے اقسام میں اضافہ ہوتا ہے۔دوسری طرف جو متعلمین زیادہ مقابلہ جاتی رجحان کے حامل ہوتے ہیں وہ باہمی معاملات اور دوسروں کا اعتماد حاصل کرنے میں نسبتاً پیچھے رہ جاتے ہیں۔ایسے مقابلہ جاتی رجحان کے حامل متعلمین دوسروں کے ساتھ جذباتی میل جول میں بھی کمزور رہ جاتے ہیں۔

تعاونی اکتساب طریقہ کار (Co-operative Learning Method)

متعدد تعاونی اکتسابی طریقہ موجود ہیں جس میں کہ کچھ میں دو طلباء اور کچھ میں چار یا پانچ طلباء مل کر اکتسابی عمل میں شامل ہوتے ہیں جس میں کچھ درج ذیل ہیں۔

1۔ سوچ۔جوڑ ابناؤ۔اشتراک (Think-Pair-Share)

اس طریقہ کار پیش کردہ فرینک ۔ٹی۔لائی مین (Frank.T.Lyman) ہیں ۔اس میں طلباء خاموشی سے کئی مسئلہ پرغور وفکر کرتے ہیں اس کے بعد طلباء اپنے خیالات کو لکھ لیتے ہیں یا اسے ذہن میں اس کو مرتب کرتے ہیں۔اس کے بعد طلباء اپنے ساتھیوں کے ساتھ جوڑے بنا لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کرتے ہیں اس کے بعد معلم پورے گروپ سے ردعمل لیتا ہے اس طرح پورے گروپ کے تعاون سے تدریس کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔

2۔ پہلی اکتسابی تکنیک (Jigsaw Learning Technique)

اس طریقہ کار میں طلباء دو گروپ میں تقسیم ہو جاتے ہیں پہلا Home Group ہوتا ہے اور دوسرا ماہرین گروپ یعنی Expert Group ۔ہوم گروپ میں ہر طالب علم کو مختلف موضوع دیا جاتا ہے موضوع کے ملنے کے بعد طالب علم دوسرے گروپ کے پاس چلے جاتے ہیں ۔اور مواد مضمون کو مل کر پڑھتے اور سیکھتے ہیں اس کے بعد طلباء اپنے ہوم گروپ میں واپس آجاتے ہیں گروپ میں لوٹنے کے بعد طلباء کو دیئے گئے موضوع کی تدریس کرتے ہیں یعنی باقی طلباء کو بھی سیکھاتے ہیں ۔اس طریقہ کار میں کئی ماہرین (Robert Salvia 1980)، (Imoth AHdeen 2003) نے وقتاً فوقتاً بدلاؤ کیں ہیں۔

باہری اور اندرونی دائرہ تکنیک (Inside - Outside Circle)

یہ ایک ایسی تکنیک ہے جس میں طلباء دو دائرہ کی شکل میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور دائرہ کی شکل میں گھومتے ہیں جہاں دائرہ رکتا ہے تو مدرس کوئی سوال کرتا ہے۔اس سوال کے جواب کے لیے اندرونی دائرہ اور باہری دائرہ کے طلباء ایک جوڑا بنا لیتے اور اس کے جواب کے لیے آپس میں تبادلہ خیال کرتے ہیں اور پھر دونوں مل کر اس سوال کا جواب ڈھونڈتے ہیں اور مدرس کو جواب دیتے ہیں۔

3۔ متبادل تدریس (Reciprocal Teaching)

Brown&Paliscar 1982 کی اس تکنیک کے پیش رو ہیں۔اس میں طلباء کے جوڑے بنا دیئے جاتے ہیں اور مواد مضمون وسبق کے بارے میں ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔جوڑے میں طلباء موادِ مضمون کو پڑھتے ہیں ایک دوسرے سے سوال و جواب کرتے اور پوچھتے ہیں اور فوری تقویت حاصل کرتے ہیں۔اس کے علاوہ طلباء کی اعلیٰ سطح کی سوچ کی تکنیکوں کے استعمال کے لیے فروغ وحوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔یہ تکنیک اس خیال کو تقویت دیتی ہے کہ طلباء ایک دوسرے کے ساتھ موثر انداز میں سیکھ لیتے ہیں۔

4۔ گروہی کھیل مقابلہ (Team Game Tournament)

طلباء کو چھوٹے۔چھوٹے گروپ میں بانٹ دیا جاتا ہے۔اور طلباء کو تحریری امتحان دینے سے پہلے کچھ مواد کو دہرانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ یہ ان طلباء کے لیے تحریک کا کام کرتا ہے۔جس طلبہ کو امتحان لکھنے سے خوف آتا ہے وہ انہیں پہلے سے پڑھ لیتا ہے تاکہ وہ بہتر طریقہ سے ذہن نشیں ہو جائے اس کے بعد طلباء کو اس معلومات پر مبنی کرتا ہوا ایک گیم (Game) تیار کرنا ہوتا ہے یہ طریقہ کار طلباء کو ایک تحریک فراہم کرتا ہے اور اس طرح سیکھنے سے طلباء لطف اندوز بھی ہوتے ہیں۔اس طرح تعاونی طرز عمل طلباء میں خود اعتمادی، خود تصوری اور عزت نفس جیسے عنصر کی نشو ونما کرتی ہے اور تمام اہلیت کے طلباء کے لیے موثر ثابت ہوتی ہے اور اشتراک وتعامل بہتر نتائج حصول میں معاون ہوتے ہیں۔

3.5.6 انفرادی تدریس طرز رسائی (Personalized Teaching Approach)

انفرادی تدریس واکتساب کی اصطلاح اصلاً وکٹوگرسیہ ہوز(Victo Gracia Hoz) نے بیسویں صدی کے آٹھویں دہائی میں پیش کی تھی ۔تعلیم میں انفرادی اکتساب کا تصور ہلن پارک ہرسٹ(Helen Parkhurst) نے انیسویں صدی میں دیا۔اس نے ڈالٹن پلان بنایا اور بتایا کہ ہر طالب علم ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں سے مطابقت رکھتے ہوئے اپنا نصاب یا اکتسابی پروگرام خود تیار کرسکتا ہے۔تاکہ اس میں خود کفالت اور خود پر انحصار کی خوبیاں پیدا ہوسکے۔اسی عمل سے طالب علم اپنی معاشرتی مہارتوں اور دوسروں کے تئیں اپنے فرائض سے بیدار ہوسکتا ہے۔یہاں یہ امر ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ تا حال انفرادی اکتساب کی متعدد عالمی تعریفیں ترتیب دی جا چکی ہیں یعنی مختلف اوقات میں اور مختلف خطّوں میں الگ الگ تعریفیں پیش کی جارہی ہیں ان تعریفوں کی ایک عام خوبی یہی ہے کہ ان میں اتفاق کا فقدان ہے۔متفقہ تعریف کی عدم موجودگی کے باوجود برطانیہ کے نیشنل کالج فار اسکول لیڈرشپ کی طرف سے پیش کردہ تعریف کو انفرادی اکتساب کو سمجھنے کے لیے بیان میں شامل کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ تعریف نسبتاً واضح طور پر زیر بحث تصور کے معنوں کو شامل کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اس تعریف کے مطابق انفرادی اکتساب ہر ایک بچے اور نوجوان کی ضرورتوں کے ہم ساز ایسا اکتسابی اسلوب ہے جو کہ نہایت ساخت شدہ (Structured) ہونے کے ساتھ ساتھ موافق (Responsive) بھی ہے۔یہ طریقہء کار مزاج کو تشکیل دیتا ہے جس میں سبھی طلباء پیش رفتی کی اہلیت حاصل کر سکتے ہیں اور تحصیل علم کے سلسلئہ کے دوران عمل جداگانہ رول ادا کر سکتے ہیں ۔طلباء اور ان کے والدین کو شریک کرتے ہوئے یہ اسلوب اکتساب اور تدریس کے درمیان باہمی ربط قائم کرتا ہے۔

The Personalized Learning Foundation کیلیفورنیا کے مطابق انفرادی اکتساب اصلاً اکتساب کا مجموعی اسلوب ہے ۔یہ اسلوب تعلیم کی ترسیل کو روایتی کلاس روم کے ماحول اور اس کے باہر کے ماحول کو یکجا وہم آہنگ کرتا ہے۔اس سے تعلیم کے مختلف کرداروں کے درمیان اجتماعی شراکت داری پیدا ہوتی ہے۔یعنی استاد، والدین ،طلباء اور اسکول کے درمیان یہ شرکت کا ماحول اور شراکت داری سے تعلیم کے لیے راہیں ہموار کرتا ہے یہ طالب علم کی انفرادی ضرورتوں اور صلاحیتوں کا احترام کرتا ہے ان کی ضرورتوں اور دقتوں کو بھرپور وزن دیتا ہے کل ملاکر اس طریقہء کار میں یہ فکر اساسی حیثیت رکھتی ہے کہ بچے اپنے طریقہ اور صلاحیت کے مطابق ہی سیکھیں۔اس میں والدین کا رول ناگزیر ہے سمجھا جاتا ہے کہ تعلیم کا کوئی دوسرا ماڈل اس کے ہم پلہ نہیں ہے۔

انفرادی اکتساب کے عوامل (Elements of Individual Learning)

انفرادی اکتساب کے پانچ عوامل خط کشیدہ کیئے گئے ہیں۔

1۔ اندازہ قدر برائے اکتساب (Assessment for Learning)

انفرادی اکتساب کے عمل میں طالب علم کی فرداً فرداً کمزوری، قوتیں، صلاحیتیں، دلچسپی اور اکتسابی ضروریات کی فہم مضمر ہیں۔انہیں سمجھنے کے لیے مختلف قسم کے اندازہ قدر کا سہارا لیا جاسکتا ہے اندازِ قدر کا محور تشکیلی اندازِ قدر (Formative Assessment) ہونا چاہیئے۔اکتساب میں ترقی کی جانچ مسلسل ہو اور مکمل اکتسابی عمل اس جانچ میں شامل ہونا ضروری ہے۔

2۔ موثر تدریس واکتساب (Effective Teaching&Learning)

اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ موثر ترین تدریس واکتساب کے طریقے اپنائے تاکہ طلباء تعلیمی سلسلہ میں عملاً شریک رہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان کی

صلاحیتیں بروئے کار آئیں اور اپنی تحصیل علم کی ذمہ داری خود قبول کرنے کے اہل بنیں اور اس ذمہ داری کو قبول بھی کریں۔

3۔ نصاب کی تدوین اور تدریسی طریقہء کار کے انتخاب میں طلباء کی شمولیت

(Student's Involvement in Currculam Devlopment)

انفرادی اکتساب کے تصور میں یہ امر نہاں ہے کہ نصاب مواد اور طلباء کی انفرادی ضروریات کے تعین میں خود طلباء کی صلاحیتوں کو شامل کار کیا جائے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے سلسلہ میں طلباء کے سامنے صاف وشفاف راستے اور طریقہء کار پیش کیئے جاتے ہیں۔

4۔ تعلیمی اداروں کے نظام میں انقلابی طریقہء کار کی ضرورت

(Need of Revolutionary Methods in the System of Educational Insitituion)

انفرادی اکتساب میں طلباء کی پیش رفت ہی جماعت کی تنظیم کی اساس ہے۔اس کے لیے درس وتدریس کے وسائل کی دستیابی کے لیے مختلف نظریہ کی ضرورت ہوتی ہے روایتی کلاس روم کی ترتیب نوع بھی درکار ہوتی ہے۔اس نئی ترتیب وتنظیم کا نشانہ مثبت محفوظ ماحول کی تشکیل ہے۔جو اعلیٰ معیاری تعلیم کے لیے درکار سبھی ضرورتوں کو یکجا اور یک وقت پورا کرسکیں۔

5۔ تعلیمی عمل کو کمرہ جماعت سے باہر یعنی خارجی دنیا میں لے جانا ضروری ہے۔

متعلقہ معاشرہ، مقامی اداروں اور سماجی خدمات سے متعلق لوگوں سے اپنے روابط قائم کرنا تا کہ وہ کامیاب انفرادی اکتسابی عمل کو موثر بنانے میں افادیت فراہم کرسکیں یعنی تعلیم سے منسوب سبھی کرداروں اور اداروں کی معاونت زیرنظر تعلیمی اسلوب کو کامیاب بنانے کے لیے ضروری ہے۔

انفرادی اکتساب میں معلم کا بدلتا ہوا رول(The Changing role of the Teacher in Individual Learning)

انفرادی اکتساب میں متعلم اور اساتذہ دونوں ہی کچھ دقتوں کا سامنا کرتے ہیں، نئے اسلوب کو اپنانے کے لیے ضروری ہے معلم نئے وفنِ تدریس کی طرز رسائی کو اپنائے کیونکہ اس کے ذریعے اساتذہ کے رول کی نوعیت ہی بدل جاتی ہے اب ان کا رول ہدایات (Instruction) دینا نہیں بلکہ رہنمائی، مشاورت اور (Counselling Mentoring) ہوجاتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ اساتذہ نئے اسلوب اپنائے نئی تکنیکوں کا استعمال کریں اور طلباء کو متحرک کریں ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے طالب علموں کی سرگرمیوں کا منظّم طریقہ سے جائزہ بھی لیتے رہیں۔

انفرادی اکتسابی اسلوب میں اساتذہ کی حیثیت نہایت مرکزی ہے لہٰذا ان کے اکتساب کے نئے طریقوں سے واقفیت اور ان میں تربیت حاصل کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔دوسرے الفاظ میں اساتذہ کا پیشہ ورانہ فروغ ہونا اور اس کے لیے مواقع فراہم کرنا لازم امر محسوس ہوتا ہے۔

انفرادی اکتساب کی خوبیاں(Merits of Individual Learning)

1۔ اس طریقہء کار میں معلّم اور متعلم کے درمیان قریبی روابط ہوتے ہیں۔

2۔ اس طریقہء کار میں اکتساب خودگام (Self-Paced) ہوتا ہے اس لیے طلبہ کو یہ علم ہوتا ہے کہ انہیں کب اور کیا سیکھنا ہے۔

3۔ اس طریقہء کار کے ذریعے طلباء کو اپنے ساتھیوں سے رہنمائی اور مشاورت ملتی ہے جس سے ان میں مل جل کر کام کرنے کی مہارت کی

نشو ونما ہوتی ہے جس سے وہ سماجی اقدار سیکھتا ہے۔

4۔ یہ متعلم مرکوز ہوتا ہے، نا کہ معلم مرکوز۔ طلباء اس میں جمہوری انداز میں سیکھتے ہیں۔

5۔ اس طریقہء کار میں انفرادی تفاوت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اس لیے ہر طالب علم کے سیکھنے کی گنجائش بنی رہتی ہے۔

6۔ اس میں کورس کی اعلیٰ سطح کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ کیوں کہ اس طریقہء کار میں مضمون پر عبور زیادہ اہمیت کا حامل ہے نا کہ گریز۔

7۔ معلم کو تدریس میں نئے تجربہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔

انفرادی اکتساب کی تحدیدات یا کمیاں

1۔ طلباء کو بذات خود نظم وضبط بنائے رکھنا ہوتا ہے، اس لیے ہر طالب علم اس امر پر عمل نہیں کر پاتا جس سے ڈسپلن سے متعلق مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

2۔ تربیت اور تدریس سے متعلم کو خود کو وقف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3۔ طلباء خودگام طریقہ اپناتے ہیں اس لیے ان کی ذمہداریاں بڑھ جاتی ہیں۔

4۔ معلم اور متعلم دونوں کا ذمہ دار ہونا ضروری ہے۔

3.5.7 کلی یا جامع طرز رسائی (Wholistic Approach Of Teaching)

تعارف (Introduction)

کلی یا جامع طرز رسائی اس بنیاد پر مبنی ہے کہ ہر انسان اپنا تشخص، زندگی کا مقصد اور زندگی کا معنی اپنے سماج سے ربط کے ذریعے پاتا ہے۔ کلی تعلیم کا مقصد زندگی کے تئیں عزت (عزت وحیات) اور علم کے تئیں محبت پیدا کرتا ہے کلی تعلیم کا تصور کو اکثر جمہوری اور انسانی تعلیم کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

کلی یا جامع سے مراد وہ خیال ہے جس میں یہ مانا جاتا ہے کہ مطالعہ کے کسی میدان کی تمام خصوصیات کا تعین قدری یا ان کی وضاحت اس تصور کے اجزائے ترکیبی کے میزان سے نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ پورا نظام ہی اپنے عناصر کے رول کو طے کرتا ہے یعنی اجزائے ترکیبی کے کردار کا تعین کل سے طے ہوتا ہے نہ کہ اس کے برعکس۔

فلسفیانہ ڈھانچہ (Philosiphical Structure)

نظریہ چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو یہ سوال سب سے اہم ہوتا ہے کہ تعلیم کا ہدف اصلاً کیا ہے؟ کلی یا جمع نظریہ کے تحت طلباء کو وہ بننے میں مدد فراہم کرتا ہے جو وہ بن سکتے ہیں۔ ابراہم میسلو نے اسے (Self-Actualization) خودادراکی عمل یا خود کو جامع عمل پہناں کہا ہے کلی تناظر میں تعلیم کا تعلق فرد کی جامع ظہور پزیری ہے۔ اور یہ ظہور پزیری انسان کو سبھی خصوصیات یعنی دانشورانہ، جذباتی، معاشرتی، جسمانی، فنی تعمیری اور روحانی صلاحیتوں کا احاطہ کرتی ہے۔ تعلیمی سلسلہ میں یہ طلباء کو اپنے درس وتدریس کے عمل میں شامل کرتی ہے جو ذاتی اور اجتماعی ذمہ داریوں کے شعور کو بیدار اور متحرک کرسکیں۔

رابن۔ این مارٹین اور اسکاٹ فارم نے کلی تعلیم کے فلسفہ عامہ کو دو زمروں میں تقسیم کیا ہے تصور منتہا (Ultimacy) اور صلاحیت دانائی کا

تصور(Sagacious Competency)

تصورمنتہا(Ultimacy)

تصور منتہا کی اساس مذہب ہے اس سے مراد ہے منور ہونا روحانیت کلی تعلیم کا نہایت اہم عنصر ہے کیونکہ اس میں سبھی ذی روحوں کے باہمی ربط اور داخلی اور خارجی زندگی کے درمیان توازن پر خصوصی زور ڈالا جاتا ہے۔

دوسرا اس کی اساس نفسیاتی بھی ہے جو خود ادرا کی عمل سے عیاں ہوتی ہے کلی تعلیم اس یقین پر مبنی ہے کہ ہر شخص اپنی ظہور پزیری کے عمل میں خود ہی کوشش کرے تاکہ زندگی میں وہ وہی بن سکے جو وہ بن سکتا ہے۔اس تصور میں متعلم میں نہ کوئی نقص ہوتا ہے نہ کمی۔ بلکہ بین المتعلمین تفاوت ہونے ہیں یعنی متعلم کے درمیان فرق ہوتا ہے۔خود متعلم میں کمیاں نہیں ہوتی ہیں۔تیسرے تصور منتہا کو الفاظ میں نہیں باندھا جا سکتا یہ تو ایک سلسلہ ہے جس میں ظہور پزیری نقطہ انتہا کی طرف جاری رہتی ہے تاکہ انسان انسانی کیفیت کے نقطہ عروج تک پہنچ سکیں۔

صلاحیت دانائی (Ability of Wisdom)

1۔ نفسیاتی اعتبار سے آزادی۔

2۔ خود احتسابی۔(Self Accountability)

3۔ انفرادی آموزش۔

4۔ سماجی صلاحیتیں جو سماجی اسلوب سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

5۔ اقدار کی تصحیح یعنی تشکیل کردار(Formative Role)۔

6۔ فہم خودی یعنی جذباتی نشو ونما(Emotional Development)

کلی تعلیم طرز رسائی کی تدریس حکمت ہائے عملی(Teaching Srategies for Holistic Approach)

بچہ کی مکمل تعلیم کے مقصد کے پیش نظر کلی تعلیم نے مختلف حکمتِ عملیاں پیش کی ہیں ان حکمتِ ہائے عملی میں بچے کو پڑھانے کے طریقہ اور بچے کے سیکھنے کے طریقہ کو سامنے رکھا گیا ہے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ ان حکمتِ ہائے عملی میں سیکھنے کے تغیراتی اسلوب (Transformative Approach of Learning) کی وکالت کی گئی ہے ۔اس طریقہ کار میں سیکھنے والے کے مطمع نظر یں تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔نہ کہ تعلیم کو محض اطلاعات فراہم کرنے کا وسیلہ سمجھا جاتا ہے۔اپنائے گئے مطمع نظر میں نقطہ نظر،ذہنی عادتیں اور بھر پور تناظر شامل ہے۔کلی تعلیم میں علم کو مختلف انداز میں سمجھتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ انسان کے ماحول اور پیش منظر میں تشکیل پاتی ہے۔لہٰذا طلباء کو اسی امر پر غور وفکر کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے کہ ہم کس طرح جانتے اور سیکھتے ہیں یا اطلاعات کو کیسے سمجھتے ہیں یعنی اس میں ماحول سے مربوط ہو کر نہ صرف ماحول کو بلکہ ماحولیاتی معلومات کو تنقیدی نقطہ نظر سے سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا اس طریقہ تدریس وطرز رسائی کا لازمی عنصر ہے۔اگر ہم طالب علم کو تنقیدی اور مفکرانہ سوچ کا اسلوب پیدا کرنے کے لیے اور اپنے گرد نواح کے ماحول کی پرواہ کرنے کی تعلیم وترغیب دیتے ہیں تو کچھ حد تک ذاتی اور سماجی تغیرات کے بارے میں انہیں فیصلہ کرنے کی آزادی حاصل رہنا بھی ضروری ہو جاتی ہیں۔

2۔ دوسرے مناسب کا تصور اپنایا گیا ہے یہ تصور اس انتشار سے قطعی مختلف ہے جو عام تعلیمی نظام میں مضامین اور طلباء کو تقسیم کر دیا جاتا ہے ۔جبکہ کلی تعلیم میں زندگی کے مختلف زمروں اور خود زندہ رہنے کے عمل کو مربوط اور جڑا ہوا تصور کیا گیا ہے۔اسی لیے تعلیم میں بھی اکتسابی عمل کو مختلف زمروں میں تقسیم کرکے جدا جدا نہیں دیکھا جا سکتا۔اس کی وضاحت کرتے ہوئے ماہر نفسیات مارٹن نے بیان کیا ہے کہ دورانِ تعلیم نظام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ متعلم کون ہے،ان کا سابقہ علم کیا ہے،وہ کیا جانتے ہیں،اور وہ دنیا میں کیسے عمل کرتے ہیں اور ان عوامل کو جدا جدا دیکھا جاتا ہے مگر ایک طرف یہ سبھی ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور دوسرے یہ سب کے سب دنیا اور ہم پر منحصر ہیں اور جڑے ہوئے ہیں اس نظامِ تعلیم میں کلاس روم چھوٹا رکھنے کی تجویز ہے ایک ایسا کلاس روم جو مختلف استعداد اور مختلف عمر کے طلباء پر مشتمل ہو۔متعلمین کو یہ آزادی ہوگی وہ سال میں کسی بھی وقت ایک کلاس سے دوسری کلاس میں جا سکیں یعنی وہ اسکول کیلینڈر کے پابند نہیں ہوں گے اس نظام میں لوچ و لچک کو خاص اہمیت دی گئی ہے یعنی متعلمین کو تحصیل علم میں مقدار اور وقت سے آزادی فراہم کی جاتی ہے۔

3۔ تیسرے مختلف علم کے درمیان مصنوعی دیواروں کو بھی اس نظریہ کے تحت خارج از تعلیم کہا گیا ہے یعنی علم کے مختلف شعبوں کے درمیان مضمون کے نام پر تعمیر کی گئی دیواروں کو کوئی وزن نہ دینا موجودہ نظریہ کا اصول ہے۔اس نظریہ کے تحت جہاں کامل کو جانا اور سمجھا جاتا ہے نہ کہ اسے ٹکڑوں میں تقسیم کرکے ٹکڑوں کی فہم حاصل کی جاتی ہے۔اس میں توجہ کا مرکز خود انکوائری ہے نہ کہ خاص مضمون یعنی مضامین کو انفرادی مضمون سے اُپر اٹھا کر جاننے اور سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

4۔ چوتھا اصول معنویت (Spirituality) ہے یہ آموزش علم کا اہم عنصر ہے۔متعلمین اسی شکل میں بہتر علم حاصل کرتے ہیں جب وہ علم ان کے لیے اور ان کی نظر میں اہم ہوتا ہے۔اسی لیے کلی طرز رسائی پر مبنی اداروں میں ہر شخص ایک دوسرے کے کام اور اس کی فہم کے کی عزت کرتا ہے۔دوسرے الفاظ میں تعلیم کا پہلا قدم یہ ہی ہونا چاہیئے کہ متعلم خود یہ جانیں اور سمجھیں کہ ان کے لیے سیکھی جانے والی چیزوں کی معنویت اور افادیت کیا ہے۔قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ دوسروں کی طرف سے بتائی گئی معنویت اور افادیت تدریسی عمل کی اساس نہیں ہوسکتی ۔خود فہمی اور خود شناسی شرط ہے۔مابعد اکتساب (Meta Learning) وہ دوسرا تصور ہے جو معنویت سے جڑا ہے سیکھنے کے عمل میں اور یہ سمجھنے کے لیے کیسے سیکھتے ہیں۔متعلمین سے اکتسابی عمل کو خود طے کرنے کی توقع کی جاتی ہے مگر وہ یہ سب کچھ خود نہیں کر پاتے وہ اپنے اکتسابی عمل پر خود اپنی نظر رکھ سکتے ہیں بشرطہ یہ ہے کہ انہیں کلاس روم کے اندر اور باہر باہمی انحصار کے عمل سے مستفید ہونے کا اندازہ ہو اور یہ ماحول بھی دستیاب ہے۔

آخر میں یہ اصول معاشرہ کو کلی تعلیم کا لازمی عنصر قرار دیتا ہے۔جس طرح رشتے اور رشتوں کے بارے میں جاننا اپنے آپ کو جاننے کے لازمی شرائط ہیں اسی طرح معاشرہ کے معاملات کی فہم بھی اکتسابی عمل کی ضروریات ہیں۔کلی تعلیم میں درجہ کو معاشرہ تصور کیا جاتا ہے جبکہ اسکول خود وسطی خطہ اور عوام الناس کی کمیونیٹی کا حصّہ ہے۔

کلی تعلیم طرز رسائی میں معلم کا کردار (Role of Teacher in Holistic Approach)

کلی تدریسی طرز رسائی میں معلم کو ایک دوست،ایک سہولت کار،تجربہ کار ساتھی اور ایک سرپرست اور مربّی کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے نہ کہ ایک ایسا بااختیار شخص جس کے قابو میں تمام حالات و انسان ہو اور وہ درجہ کو منظّم طریقہ سے چلا سکے۔اور اسکول ایک ایسی جگہ تصور کی جاتی ہے

جہاں پر متعلم اور معلم مل کر باہمی انحصار سے ہدف کو حاصل کرتے ہیں۔معلم اور متعلم کے درمیان مراسلات آزادانہ اور ایماندارانہ طریقہ سے ہوتے ہیں اور لوگوں کے درمیان تفاوت کو عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔کسی کو کسی پر فوقیت نہیں دی جاتی ہے۔چاہے وہ فرق عقل کا ہو، رنگ و نسل کا ہو یا معاشرتی درجات کا ہو۔تعاون اس طرز رسائی کا معیار ہے نہ کہ مناسبت۔یعنی تعلیم کے اہداف کے حصول تعاون سے ممکن ہوگا نہ کہ کوئی ایک دوسرے پر سبقت لینے چاہے۔اس لیے اس طرح کے اسکولوں میں گریڈ (Grade) جیسی چیزوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ایک دوسرے کی مدد اور تعاون پر زور دیا جاتا ہے نہ کہ ایک دوسرے کے مقابلہ پر۔

کلی یا جامع طرز رسائی کی خوبیاں(Merits of Holistic Approach)

کلی یا جامع طرز رسائی کے مطابق تعلیم و اکتساب صرف قابلِ جانچ اور ٹھوس مہارتوں کی نشوونما نہیں ہے۔ بلکہ اس کی سب سے بڑی خوبی طلبہ کے وقوفی پہلو کی نشوونما کے ساتھ ساتھ نفسیاتی، سماجی اور جذباتی نشوونما کرنا ہے۔

اس طرز رسائی پر مبنی تدریس کے ذریعے طلبہ میں اختراعی صلاحیت کی نشوونما ہوتی ہے اور طلباء کو فطری طور پر سیکھنے کی آزادی فراہم کرتا ہے ۔اس طرز رسائی میں طلبہ کی انفرادیت کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے۔اس تدریس کا مطلب درجہ کی تدریس نہ ہو کر فرد کی تدریس ہوتی ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی کی تحدیدات:(Limitation of Holistic Approach)

اس طرز رسائی میں تدریس کی اطلاق کے لیے ایک حقیقی جمہوری ماحول کی ضرورت ہوتی ہے ۔جس کے لیے اسکول پوری طرح تیار ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ طرز رسائی پوری طرح روبہ عمل ہو پاتی ہے۔

اس طرز رسائی کے ذریعے تدریس کرنے کے لیے حقیقی مضمون میں بہت تربیت یافتہ معلم کی ضرورت ہوتی ہے۔

اس طرز رسائی کا اگر مناسب طریقے سے استعمال نہ کیا جائے تو طلبہ ایک آزردہ اور غیر منافع بخش شہری بن کر رہ جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ اس طرز رسائی کو بیان کریں جس میں طالب علم کے ادراک پر توجہ دی جاتی ہے۔

2۔ اس طرز رسائی پر نوٹ لکھیں جو ہماری سوچ کو ایک نئی شکل نو نظریہ دینے میں مدد دیتی ہے۔

3۔ تعاونی طرز رسائی کیا ہے۔

3.6 تدریسی ماڈل(Teaching Model)

تمہید (Introduction)

ہم روزمرہ کی زندگی میں کئی بار ماڈل کا استعمال کرتے ہیں جیسے تاج محل کا ماڈل، طرز عمل میں اصلاح کے لیے ماڈل، فن کار اور معمار کا کام شروع کرنے سے پہلے کا ماڈل وغیرہ۔تدریس میں ماڈل سے مراد وہ منصوبہ جات ہیں جو نصاب کی تشکیل، مواد کے انتخاب اور اساتذہ کے تدریسی عمل کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ ماہر تعلیم مارس کے مطابق ’’تدریسی ماڈل تدریسی حکمت عملی کا ایسا ضابطہ ہیں جو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ماہر نفسیات جانس اور ویل کے مطابق تدریسی ماڈل تعلیمی سرگرمیوں اور ماحول کو تیار کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

یہ اکتسابی اور تدریسی عمل کے لیے راہیں تخصیص کرتا ہے تا کہ مخصوص اہداف کا حصول کیا جا سکے۔

(i) تدریسی ماڈل کی خصوصیات(Characteristics of Teaching Model)

(1) ہر تدریسی ماڈل کے کچھ بنیادی عناصر ہوتے ہیں جن کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔موزوں ماحول پیدا کرنا ،معلم اور متعلم کے درمیان تعامل اور تدریس کو آسان، واضح اور قابل فہم بنانے کے لیے تدریسی حکموں کا استعمال۔

(2) تدریسی ماڈل مناسب تجربات فراہم کر کے بنیادی سوالوں کے جوابات فراہم کرتا ہے مثلاً۔معلم کا طرز عمل اور اس سے طلباء پر پڑنے والے اثرات کیا ہوں گیں۔

(3) طلباء کے طرز عمل میں متوقع تبدیلی کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کرتا ہے۔

(4) سب سے پہلے کرداری انداز میں اکتسابی مقاصد کو بتایا جاتا ہے پھر مقاصد کے حصول کے لیے منظم طریقہ سے اقدامات بتائے جاتے ہیں۔

(5) یہ معلم کی اسی طرح مدد کرتا ہے جیسے کہ کسی عمارت کو بنانے میں پہلے سے بنایا گیا ماڈل انجینی کی مدد کرتا ہے۔

(6) تدریسی وسائل کا صحیح استعمال کرنا بتاتا ہے جس سے وقت اور توانائی کا اصراف کم ہوتا ہے۔

(ii) تدریسی ماڈل کے بنیادی اجزاء(Basic Elements of Teaching Model)

تدریسی ماڈل مندرجہ ذیل اجزاء پر مبنی ہوتے ہیں۔

1- مرکز(Focus):-یہ تدریس و اکتساب کے خصوصی مقاصد کو واضح کرتا ہے۔کیونکہ ہر ماڈل کسی نہ کسی مقصد پر مبنی ہوتا ہے۔

ترکیب(Synthesis) :-ترکیب سے مراد تعلیمی مقاصد کے حصول کی سرگرمیاں، تدریسی حکمت عملی، معلم اور متعلم کے درمیان باہمی روابط ترکیب میں شامل ہوتے ہیں۔ان تمام نکات کی ترتیب مقاصد کے حصول کو ذہن میں رکھ کر کی جاتی ہے۔

2- سماجی نظام(Social System) :- سماجی نظام ماڈل کے مقصد پر منحصر کرتا ہے۔مختلف ماڈل کے مقاصد بھی مختلف ہوتے ہیں اس لیے انکا سماجی نظام بھی الگ ہوتا ہے کچھ ماڈل میں معلم کا رول سہولت کار کا ہوتا ہے تو کچھ میں مشاورتی کردار نبھاتا ہے۔کچھ ماڈل میں معلم تدریسی عمل کا مرکز اور اطلاعات کا فراہم کرنے والا اور تدریسی عمل کو آگے بڑھانے والا ہوتا ہے جبکہ کسی ماڈل میں معلم اور متعلم کی سرگرمیاں برابری کے ساتھ تقسیم کی ہوئی ہوتی ہے۔کچھ ماڈل میں طلباء کو سماجی اور ذہنی آزادی ہوتی ہے۔یعنی سماجی نظام ایک قسم کا تعلیمی و تدریسی نظام اور اس کے سماجی تعامل کی نوعیت ہے کیونکہ تعلیم کا اثر انسان کے سماجی تعلق اور طرز عمل میں ہی منعکس ہوتا ہے۔

3- ردعمل کے اصول(Principles of Reaction) :-ردعمل کے اصول طلباء کے لیے معلم کے ردعمل کو متعین کرتا ہے اس کے ذریعے یہ پتہ چلتا ہے کہ طلباء کے طرز عمل پر معلم کس قسم کا ردعمل دیتا ہے۔کچھ ماڈل میں طلباء کے طرز عمل کو منظور کرتا ہے۔کچھ ماڈل طلباء کے طرز عمل پر کوئی بھی ردعمل ظاہر نہیں کرتا ہے۔یعنی یہ اصول معلم کو یہ استعداد بخشتا ہے کہ وہ طلباء کے طرز عمل یا ان کے ذریعے کیے گئے کام پر صحیح ردعمل ظاہر کریں۔

4- تعاون کرنے والا نظام(Support System) :- تدریسی ماڈل کے نفاذ کے لیے ضروری معاون حالات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ یعنی انسانی وسائل کے علاوہ تدریس میں معاونت کرنے والے سمعی بصری آلات جیسے فلم، لیبارٹری کا سامان، متفرق کتب، کسی مخصوص جگہ پر طلباء کو لیکر جانا وغیرہ کا اس میں تذکرہ ہوتا ہے۔اس کے علاوہ ماڈل کے لحاظ سے تعین قدر کس طرح کیا جائے گا زبانی ہوگا یا تحریری یہ بھی اسی نظام کے تحت اتا ہے۔

5- اطلاق (Application) :- یہ ماڈل کا سب سے اہم حصہ ہے۔ یہ ماڈل کے استعمال اور نفاذ کے بارے میں بتاتا ہے اور یہ بھی بتاتا ہے کہ ماڈل کن مخصوص مقاصد ،مخصوص مواد اور مخصوص حالات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تعلیمی ماہرین ،نفسیاتداں ،اور تدریسی حکمت عملی کو متعین کرنے والے ماہرین نے کچھ نظریات متعین کیے اور انہیں کے نتیجہ میں تدریسی ماڈل کا عمل میں آیا ماہر تعلیم بروس جانس نے اپنی کتاب Model of Teaching میں کچھ ماڈل پیش کیے۔جن کی درجہ بندی چار گروپ میں کی ہے۔

ا- سماجی تعامل پر مبنی ماڈل (Social Interaction Model)

2- معلومات کے عمل پذیر پر مبنی ماڈل (Information Processing Model)

3- شخصی/ ذاتی ماڈل (Personal Model)

4- طرز عمل پر مبنی ماڈل (Behavioural Model)

انہیں گروپ سے کچھ ماڈل کا ہم آگے کے صفحات میں مطالعہ کریں گے۔

3.6.1 تحصیل تصورات ماڈل (Concept Attainment Model)

اسکول میں کرائی گئی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد تصورات کا موثر انداز میں حصول کرنا ہے۔ 1960 میں جب امریکہ میں تعلیم میں سدھار لانے کی ایک تحریک چلی تو اس میں تصورات کی اہمیت پر زور دیا گیا۔اسی دور میں برونر نے 'A Study of Thinking' نام کی کتاب شائع کی۔جس میں انہوں نے تحقیق پر مبنی عملیات وطرز رسائی کی تشریح کی جس کی بنا پر تصورات بنتے ہیں۔ ماہر تعلیم برونر کی تحقیق کو بنیاد بنا کر بردس وجانس نے تحصیل تصورات ماڈل کو عملی شکل عطا کی۔اس ماڈل کے ذریعے تدریس کرنے پر طلباء مختلف چیزوں ،لوگوں اور واقعات کے درمیان نہ صرف فرق کر سکتے ہیں بلکہ انکو ترتیب وار منظم بھی کر سکتے ہیں۔

تحصیل تصوراتیماڈل سے واقفیت (Understanding the Concept Attainment Model)

ہدف وتصورات (Target and Concept) برونر اوران کے ساتھیوں کا کہنا ہے کہ انسان کے آس پاس کا ماحول بہت پیچیدہ ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لیے انسان کو اپنی تفریق کرنے کی اہلیت واستعداد (Ability) کا استعمال کر کے اسے سمجھنا ہے۔ انسان میں ایسی تفریق کرنے کی اہلیت کی نشو ونما سے ہی اپنے اطراف کے ماحول کی پیچیدگی سے واقف ہوتا ہے۔ ماحول سے تعامل کے دوران اس میں موجود اشیاء اور واقعات میں مماثلت کی تلاش کرتا ہے۔ اور اسی کی بنیاد پر ان کی درجہ بندی کرتا ہے۔اسی درجہ بندی سے وہ تصورات بناتا ہے۔انہیں درجات میں ہم کچھ اشیاء کو جو یقیناً الگ تو ہیں مگر ان میں کچھ مماثلت یا ایک جیسی خصوصیات موجود ہیں اس درجہ بندی کا حصہ بناتے ہیں۔اس سے ہمارے اطراف کے ماحول کی پیچیدگی بقدر کم ہو جاتی ہے۔ یہ درجہ بندی ہمارے تصورات کو بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ برونر کے مطابق مختلف ثقافتوں میں درجہ بندی مختلف ہو سکتی ہے۔مگران کے سوچنے اور تصورات کے حصول کا طریقہ ایک جیسا ہوتا ہے۔

تصورات کا بنیاد اور اس کا حصول (The Basis of the Concept and its Acquistion)

درجہ بندی کے عمل میں اشیاء یا واقعات وحالات کو پہچاننا اور انہیں کسی اہم خصوصیات کی بنا پر کسی مخصوص درجہ بندی میں رکھنا ہوتا ہے۔ برونر کے مطابق درجہ بندی کے دو حصہ ہوتے ہیں ایک تصورات کا بننا۔تصورات کے حصول کی طرف پہلا قدم ہے ہلڈا ٹابا کا استقرائی سوچ کا ماڈل

(Indretive twenty model) تصورات کو بتاتا ہے اس میں طلباء ومثالوں کو اکھٹا کرانہیں کچھ مماثلت کی بنیاد پر گروپ میں تقسیم کرتے ہیں۔ ہر گروپ کا الگ۔ الگ تصور کی مثال ہوتا ہے۔

تصورات کے حصول کی تدریس (Teaching the Acquisition of Concept)

اس ماڈل کے لیے کچھ حد تک مماثل چند مختلف مثالوں کی ایک فہرست چاہیئے۔ یہ مثالیں طلبہ کے سامنے رکھی جاتی ہیں اور ان کو بتائے گئے طریقے سے ان سے تصورات کو طے کرنا ہوتا ہے، طلباء مثالوں کو لے کر تصور بناتے ہیں۔ پھر اگلی مثال کے لحاظ سے اسے بدلتے ہیں۔ اسی طرح اگلی مثال کو وہ تصور کی بنیاد پر جانچتے ہیں اور اس طرح وہ تصور کے لیے مفروضہ کی تعمیر نو کرتا ہے۔ ان سبھی مثالوں کے ذریعے طلبہ کو تصور کی خصوصیات کا علم ہوتا ہے۔ حصول تصورات تدریسی ماڈل کا مرکزی نقطہ ''ہاں'' یا ''نہیں'' کی بنیاد پر مثالوں کو انتخاب اور درجہ بندی کرنا ہے۔

3.6.1.1 ترکیب(Synthesis)

اس مندرجہ ذیل مراحل میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا مرحلہ۔ طلباء کو معطیات فراہم کرنا تاکہ وہ خیال وتصور کے متعلق رائے قائم کرسکیں۔

دوسرا مرحلہ۔ تصورات کے حصول کے لیے طلباء کی حکمت عملی کا تجزیہ کردینا۔

تیسرا مرحلہ۔ غیر منظّم مواد کے ذریعے دیے گئے تصور کو اس کے متعلقہ گروپ میں شامل کرنا

3.6.1.2 معاشرتی نظام (Social System)

اس ماڈل کے ذریعے تدریس کے عمل میں استاد فاعل کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی تدریس سے پہلے مدرس تصورات کا انتخاب کرتا ہے۔ اس کے لحاظ سے مواد مضمون کو چنتا ہے۔ منظّم کرتا ہے مگر اس کے ساتھ۔ ساتھ طلباء کو بھی آزادی فراہم کرتا ہے اور تدریس کے عمل میں اس کی شرکت کے لیے حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے۔

3.6.1.3 تعاون کرنے والا نظام (Support System)

تحصیل تصورات ماڈل کے اسباق میں تصورات اور ان کے ماڈل کو دھیان میں رکھ کر تیار کئے گئے وسائل اور امدادی اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں مثالیں منظّم کر کے طلباء نہ صرف نئے تصورات بناتے ہیں بلکہ ان مثالوں میں موجود تصورات کی پہچان ونشاندہی بھی کر لیتے ہیں۔

3.6.1.4 اطلاق(Applications)

اس ماڈل کے ذریعے ہر سطح اور عمر کے بچوں کی تدریس کی جاسکتی ہے۔ ابتدائی سطح پر اور جب کہ بچوں میں تصورات کا ارتقاء کا عمل ہوتا ہے اس کے لیے یہ ماڈل بہت سودمند ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ تعین قدر کے لیے بھی یہ ماڈل کارآمد ہے۔ یہ جاننے کے لیے کہ سیکھے ہوئے تصورات میں طلباء کو مہارت ہوتی ہے یا نہیں۔

اطلاعات کا نظم(Orgnizing Information)

مواد مضمون کی ساخت اور وقوفی کی ساخت۔ (Structure of Subject Material and Cognitive Structure)

ہمارے ذہن میں علم کا نظم کرنے کا طریقہ اور مواد مضمون کو نظم کرنے کا طریقہ کار متوازی ہے۔ اس کو واضح کرتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ

ہرعلم کی اوپری سطح پر وسیع اور مجرد (Abstract) تصورات کو رکھتے ہیں جبکہ غیر مجرد (Concrete) اور واضح ومقرر (Define) تصورات نچلی سطح پر ہوتے ہیں اس لیے آوسوبیل کا خیال تھا کہ ہمیں طلباء تصورات کی ساخت کا علم وتفہیم کرانا چاہئے ۔تا کہ وہ طلباء ایک اطلاعات کو عملی طریقہ (Information Processing System) سے ذہن میں ایک خاکہ (Intellectual Map) تیار کرلیں۔اوسوبیل نے مثال دیتے ہوئے بتایا کہ اگر طلباء،کوایک فلم دکھائی جائے جس میں ایک زراعتی فارم،ایک کرانہ کی دکان،دلالی کرنے والے آفس (Brokrage Home) پر مبنی کچھ Case Study ہو ہر کیس میں متفرق اطلاعات فراہم کی گئی ہیں۔طلباء دیکھے گیں کہ لوگ مختلف قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں،انکا مشاہدہ کریں گے ان کے بات چیت اور تعامل کو سنیں گے اس کے بعد طلباء سے اس کا اقتصادی انداز میں تجزیہ کرنے کو کہا جائے تو طلباء ان کے طرز عمل کو بازار کی مانگ اور سپلائی اور لوگوں کے ذریعے مہیا کی گئی خدمات،خریدار اور سامان کے نقطہ نظر سے تجزیہ کریں گے۔یہ تصورات کئی طریقہ سے مدد کریں کی سب سے پہلے طلباء زیادہ اطلاعات کی درجہ بندی کرنا سیکھیں گے اطلاعات میں موجود مماثلت ،تفریق کا تجزیہ کریں گے۔ان کا ماننا تھا کہ اگر نئے اطلاعات وخیال سابقہ معلومات وتصورات سے متعلق ہوں گے تو طلباء جلدی سیکھ جائیں گے اور اس کے حافظہ میں زیادہ دیر تک محفوظ رہے گی ورنہ وہ بھول جائیں گے۔اس لیے معلم کو نئی اطلاعات کو پرانی سے یعنی سابقہ معلومات سے جوڑ کر پڑھانا ہوگا تبھی تدریس واکتساب موثر ہوگا
۔

ماہرنفسیات اوسوبیل کے مطابق یہ تدریسی ماڈل وقوفی کی ساخت کو مؤثر بنانے اور نئے علوم کے احفاظ (Safeguard) کا ایک اہم ذریعہ ہے۔اس کا مقصد اکتساب کو واضح کرنا،منظّم وانظمام کرنا اور سابقہ معلومات وعلم سے نئے علوم میں باہمی رشتگی اور تفریق کو سمجھنا ہے۔زیادہ موثر Organizer وہ ہوتے ہیں جو متعلم کے ذہن میں پہلے سے موجود علم،تصورات،ذخیرہ الفاظ کا سہارا لیتے ہیں۔

اوسوبل نے اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کیا۔مان لیجیے آپ توانائی کی قلت وسائل سے طلباء کو روبرو کرانا چاہئے۔اس کے لیے بطور مدرس آپ توانائی کے ذرائع ،توانائی کے استعمال اور توانائی کے پیداوار کرنے کے ذرائع کے بارے میں اطلاعات ،اقتصادی اور صنعتی ترقی،توانائی کے تعلق مستقبل کے منصوبہ جات کے بارے میں اخبار،رسائل،فلم،تصویریں وغیرہ سے روبرو کرائیں گے۔طلباء کے سامنے جو اکتسابی عمل ہے وہ ہے ان اطلاعات کا انجذاب کرنا،اہم نکات کو یاد رکھنا،ان اکتسابی مواد سے طلباء کو روبرو کرانے سے پہلے Advance Organizer کی شکل میں تمہید کے ذریعے نئے حقائق ومضمون ملتی جلتی اطلاع فراہم کرے گا۔Advance Organizer دو طرح کے ہوتے ہیں توضیحی وموازنائی توضیحی ناواقف علوم کے لیےاور موازنائی میں کچھ واقف علوم کے لیے۔

3.6.2 جدید منتظمہ ماڈل(Advance Organizer Model)

ڈیوڈ اوسوبیل ایک ذکی شخص تھے۔وہ طریقہ تدریس میں ہمیشہ اصلاح کی بات کرتے تھے۔جب کہ ماہرین بیانیہ طریقہ تدریس کی مخالفت کر رہے تھے اور انکشافی طریقہ کار، تجربہ پر مبنی طریقہ کار کی تشہیر میں لگے تھے۔اوسوبیل کے اس وقت مواد پر زیادہ عبور کی بات کہی۔اوسوبیل اکتساب ،تدریس اور مواد مضمون و درسیات پر ایک ساتھ ہی بات کرتے تھے۔ان کے بامعنی زبانی اکتساب (Meaningful Verbal Lerning) کی اساس ہے۔

(1) علم واطلاعات (درسیات ومواد مضمون) کو کیسے منظّم کیا جارہا ہے۔

(2) نئی اطلاعات کا ذہن میں کس طرح انجذاب کرتے ہیں (اکتساب)

(3) طلباء کو نیا مواد مضمون دینے میں معلم مواد مضمون اور اکتساب کے ان نکات کا دھیان کیسے رکھ سکتا ہے۔

ماہرین تعلیم نے یہ ضرور بتایا کہ کیسے اکتساب کیسے ممکن ہے مگر درسیات و مواد مضمون کا نظم کیسے ہو یہ نہیں بتایا۔ بامعنی زبانی اکتساب نظریہ سے پیدا ہوا Advance Organizer Model معلم کو نئی اطلاعات کے انتخاب، نظم اور پیش کش کے بارے میں علم فراہم کرتا ہے۔

ہدف وتصور (Target and Need)

ماہر نفسیات اوسوبیل معلم کو زیادہ سے زیادہ اطلاعات کو بامعنی اور موثر انداز سے طلباء کے سامنے پیش کرنے میں معاونت دیتا ہے ان کا ماننا ہے کہ اطلاعات کا انجذاب اسکول کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے۔ اور طلباء کے اکتساب کو ہی ذہن میں رکھ کر علم فراہم کرنا معلم کی ذمہ داری ہے۔ اور طلباء کو ان اطلاعات و خیالات کا زیادہ سے زیادہ حصول وانجذاب کرتا ہے۔ اس ماڈل میں معلم ایک توضیح کار رول نبھاتا ہے یہ ماڈل طلباء کی وقوفیت کی ساخت کو مضبوطی دیتا ہے آوسوبیل اس وقوفیت ساخت کا استعمال کسی انسان میں مواد مضمون کے علم کے نظم، جامعیت، وضاحت اور دیرپا ہونے کے لیے کرتے ہیں۔ طلباء کی سابقہ معلومات کی جامعیت اور وضاحت میں اضافہ کرانہیں نئے علم سے روبرو کرانا چاہیے۔ اس لیے نئے علم کے حصول اور اسکو یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

بامعنی اکتساب کا سابقہ علم سے ایک تعلق ہوتا ہے۔ نئے علم کا حصول کر نئے حالات میں اس کا اختراعی انداز میں استعمال کرنا چاہیے ایسا اوسوبیل کا ماننا تھا۔ ان کے مطابق تعلیمی مقاصد مختلف انداز کے ہوتے ہیں۔ یعنی وقوفی کے علاقہ میں بھی علم، تفہیم، اطلاق وغیرہ کے مقاصد الگ ہوتے ہیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے اکتسابی طرز رسائی بھی مختلف ہونی چاہئے۔ لیکچر یا بیانیہ طریقہ صرف سننے پر زور نہیں دیتا ہے بلکہ یہ اس بات پر منحصر کرتا ہے کہ معلم اس طریقہ کار کا استعمال کیسے کر رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کی نفی کی کہ طلباء بامعنی اکتساب صرف عملی طریقہ کار سے سیکھتا ہے ان کے مطابق مواد مضمون کا بامعنی ہونا طلباء اور مواد مضمون میں باہمی ربط پر منحصر کرتا ہے نہ کہ اس کی پیش کش پر یعنی طلباء اور مواد مضمون میں جتنا ہم تعلق و ربط جوڑیں گے، اس کے لیے اتنا ہی بامعنی ہو جائے گا۔ اوسوبیل اس بات کی سخت مخالفت کرتے تھے کہ بیانیہ طریقہ کار میں طلباء غیر فعال رہتے ہیں۔ ان کے مطابق طلباء ذہنی طور پر علم کے حصول میں فعال رہتے ہیں اور اس عمل میں ان کی پوری طرح شراکت ہوتی ہے۔ اگر بیانیہ طریقہ سے تدریس مناسب انداز میں نہ کی جائے تب تو رٹنا، غیر فعال اور بے معنی تدریس ہو سکتی ہے۔

جدید منتظمہ ماڈل (Advance Organizer Model) کی تدریس

3.6.2.1 ترکیب (Syntheis)

اس میں تین مرحلہ کی سرگرمی ہے۔

پہلا مرحلہ۔

- Advance Organizer کی پیش کش۔ سبق کے مقاصد واضح کرنا
- Organizer کی پیش کش۔
- متعارف کرنے والی خصوصیات کی نشاندہی
- مثالیں فراہم کرنا۔
- پس منظر یا سیاق وسباق پیش کرنا۔
- دوہرانا

- طلباء کے متعلقہ علم اور تجربات سے آگاہی فراہم کرنا۔

دوسرا مرحلہ

اکتسابی یا مواد مضمون کی پیش کش

- مواد مضمون کا پیش کرنا
- دھیان و توجہ بنائے رکھنا
- نظم و تنظیم کو واضح کرنا
- مواد مضمون کی مدلل انداز (Reasonable Style) میں تشریح کرنا۔

تیسرا مرحلہ

وقوفی کے نظم کو مضبوطی دینا

- انضمامی اصولوں کا استعمال
- افعال اکتساب کو فروغ دینا
- مواد مضمون کے لیے تجزیاتی طرز رسائی کا فروغ

3.6.2.2 معاشرتی نظام (Social System)

اس ماڈل میں معلم طلباء کے وقوفی کی ساخت و نظم کو قابو میں رکھتا ہے اور یہ ضروری بھی ہوتا ہے کیونکہ اس میں نئے علوم کو منظّم کر کے پرانے علوم سے مماثلت اور تفریق بھی بتائی جاتی ہے حالانکہ اسی ماڈل میں اکتسابی حالات کافی تعاملی ہوتے ہیں مگر طلباء کئی سوالات کرتے ہیں اور اپنی رائے پیش کرتے ہیں۔لیکن کامیاب حصول طلباء کی انضمام کرنے کی خواہش پر منحصر کرتا ہے یعنی وہ کس حد تک نئے علوم سے ربط بنا رہا ہے، اور معلم مواد مضمون کو کیسے نظم و پیش کش کر رہا ہے۔

3.6.2.3 ردِعمل کے اصول (Principles of Reaction)

معلم کا رول پیش کنندہ کا ہوتا ہے۔طلباء کے ردِعمل پر معلم کا ردِعمل اس پر منحصر کرتا ہے کہ وہاں پر نئے مواد کو واضح کرنا پرانے سیکھے ہوئے موا دمضمون سے تفریق کرنی ہے اور طلباء کے اندر ایک تجزیاتی سوچ پیدا کرنی ہے۔

3.6.2.4 تعاونی نظام (Support System)

مواد مضمون کا منظّم ہونا اس ماڈل کی ایک اہم ضرورت ہے۔ Advance Organizer کی موثریت مواد مضمون تصوراتی Organizer کے انضمام اور باہمی تعلق پر منحصر کرتی ہے۔ یہ ماڈل ہدایتی و تدریسی مواد کو ترتیب نو کے لیے ایک راہ ہموار کرتا ہے۔

3.6.3 فقہی تحقیق ماڈل (Jurisprudential Inquiry Model)

آج کے دور میں متعدد متنازعہ مدے (Controversial Issues) موجود ہیں جس پر لوگوں کے خیالات اور زاویہ نظر ایک دوسرے

سے مختلف ہوتے ہیں۔اسی زمرے میں طلباء میں اس طرح کے مدوں پر ایک منظّم طریقہ سے سوچنے اور وچار کرنے کی اہلیت پیدا کرنے کے لئے ڈانلڈ آلیور اور جس میں، شور نے فقہی تحقیقی ماڈل کا ارتقاء کیا۔اس ماڈل کے ذریعے سے طلباء میں یہ امید کی جاتی ہے کہ ان مدوں کو منظّم کرکے اس کے متبادل پہلوؤں کا تجزیہ کریں گے۔

سماج اور ثقافتیں خود میں تغیر پزید ہیں۔اس میں برابر تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔یہ ماڈل ایک ایسے شہری پیدا کرنا چاہتا ہے جو عوام کے مدوں کا سمجھداری سے تجزیہ کرا ایک موقف پر کھڑا ہو اور یہ موقف انصاف اور انسانی فلاح و بہبود پر مبنی ہو۔ہمارے طلباء مستقبل کے ایک معزز شہری بننے جا رہے ہیں۔اس لیے انسانی اقدار کی توضیح میں ان کی شراکت اہم ہے۔

فقہی تحقیق ماڈل سے واقفیت (Understanding Jurisprudential Inquiry Model)

یہ ماڈل ایسے سماج پر مبنی ہے جس میں لوگوں کی رائے الگ۔الگ اور ان کے ترجیحات میں بھی نمایاں فرق ہے اور کبھی کبھی ایک دوسرے سے بالکل ضد بھی ہوتی ہے۔ ایک ترقی پذیر سماج میں یہ اہم ہے کہ کچھ مشکل و دقیق مدوں اور متنازعہ مسائل پر بات کرنے اور ان کا حل ڈھونڈنے کے لیے لوگوں کا آپس میں بات چیت و تعامل کرنا ضروری ہے تا کہ وہ ان مسائل کو مناسب انداز میں سلجھا سکیں۔اس لیے ترتیب یافتہ شہری اس کا تجزیہ کر کے صحیح انداز میں اس کا حل نکال سکتے ہیں۔ایک جمہوری ملک کی یہ اساس ہے کہ لوگ رائے مشورہ اور بات چیت کے ذریعے مسائل کا حل ڈھونڈیں گے۔اس کے لیے تین مہارتوں کا ہونا ضروری ہے پہلا ملک کے قانون کا صحیح اور پورا علم۔کیونکہ مسائل کا حل قانون کے دائرے میں ہی رہ کر کیا جاتا ہے۔دوسرا ہے کہ مسائل کی مناسب انداز میں توضیح و تشریح کر کے اس کا حل کھوجنے کی اہلیت میں مہارت عام طور پر تنازعہ جب پیدا ہوتا ہے جب دو اہم اقدار میں ٹکراؤ کی نوعیت پیدا ہو کچھ ایسا ہو جو سماج کی اساسی اقدار کے برخلاف ہو۔تیسری اہلیت یا مہارت ہے معاصر سیاسی عوام کے مسائل کا مناسب علم۔اس کے لئے ضروری ہے کہ طلباء کو ملک و سماج کے سیاسی، سماجی، اقتصادی مدوں مسائل سے پوری طرح واقف کرایا جائے۔ان مسائل کا سیاسی پس منظر، نوعیت کا بھی پوری طرح علم و واقفیت ہونا ضروری ہے۔

فقہی تحقیق کی تدریسی حکمت عملی کا جائزہ (Review of Teching Strategies of Jurisprudential Inquiry Model

اس ماڈل میں متعدد تصورات موجود ہیں۔یہ سماج کا ایک آئنڈیل نمونہ پیش کرتا ہے۔اقدار کی تصورات اور تبادلہ خیال کا ایک طریقہ کار اس کے علاوہ نصاب و فن تدریس کے تصورات کو بھی یہ متعین کرتا ہے۔اس میں ایک طالب علم کسی مسئلہ کے حل کے ایک پہلو پر اپنا موقف رکھتا ہے اور اسکو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔باقی طلباء اور معلم اس پر سوالات کرتے ہیں۔وہ طالب علم اپنے موقف کو صحیح بتاتے ہوئے مدلل جواب دیتا ہے۔اور دوسرے کے موقف میں کمیاں نکالتا ہے۔

فقہی تحقیق ماڈل (Jurisprudential Inquiry Model) کی تدریس

3.6.3.1 ترکیب (Synthesis)

حالانکہ اس ماڈل کی مرکوزیت طلباء میں کھوج و تفتیش و عمیق مطالعہ و سوچ و تبادلہ خیال کے ذریعے اپنا موقوف رکھنا ہے۔مگر اس کے علاوہ بھی بہت ساری سرگرمیاں ہیں جو اہم ہیں جیسے طلباء میں اپنا موقف طے کرنے میں مدد فراہم کرنا تا کہ مباحثہ اور تبادلہ خیال کے دوران وہ اپنے موقف صحیح ہونے کا جواز پیش کر سکیں۔بحث و دلائل کے بعد وہ اپنے موقف میں اگر ضرورت سمجھیں تو مناسب اصلاح و ترمیم کر سکتے ہیں۔اسی لحاظ سے اس

ماڈل کے چھ اقدام ہیں۔(1) مسائل سے واقفیت (2) مسائل کے مدوں کی پہچان (3) موقف کا طے کرنا (4) موقف کا پس منظر کی کھوج بین کرنا (5) موقف کی خصوصیات بتانا (6) حقائق و نتائج کے بابت تصورات کی جانچ کرنا

3.6.3.2 معاشرتی نظام(Social Systam)

اس میں معاشرتی نظام کی شکل اعلیٰ سے ادنی کی طرز ہوتا ہے۔ پہلے معلم ماڈل کے اقدام کی شروعات کرتا ہے اور ایک سطح یا قدم سے دوسری کی طرف طلباء کی پیش رفت کراتا ہے۔ ہر قدم یا سطح پر متعینہ کام پورا کرکے اگلے سطح پر جاتا طلباء کی اپنی اہلیت و استعداد پر منحصر کرتا ہے۔ کچھ تجربات کے بعد طلباء خود ہی سبھی سرگرمیوں کو مکمل کر لیتے ہیں۔ اس ماڈل کی معاشرتی نوعیت کافی قوی مگر تصادم سے بھرپور ہے۔

3.6.3.3 ردعمل کے اصول(Principles of Reaction)

اس میں معلم کے سوالات دراصل مواد کی گہرائی کی جانچ کرتے ہیں اور طلباء کی اپنے موقف کے تئیں مطابقت، استحکام، علمی وضاحت، عمومیت تخصیص کی جانچ کرتا ہے۔ معلم یہ کوشش کرتا ہے۔ طلباء کے خیالات و انداز فکر میں ایک مسلسل قائم رہے تاکہ وہ سطح سے دوسری سطح کی طرف خود ہی آگے بڑھ سکیں اور ایک دلیل سے دوسری دلیل جڑی ہوئی اور اگلی سطح پر لے جانے والی ہو۔ معلم کو یہ واضح کرنا ہوتا ہے کہ ایک مسئلہ کی وضاحت کرنا اور اس میں اپنا موقف طے کرنا اس عمل کا اساسی مقصد ہے معلم کے سوال دشمن پر پھینکے گئے تیروں کی طرح نہ ہوں بلکہ وہ صحیح جواب دینے میں معاون اور فروغ دینے والے ہوں۔

3.6.3.4 تعاونی نظام (Support System)

مسائل پر مبنی وسائل اور امدادی اشیاء اس ماڈل کا اہم تعاونی نظام ہے۔ مطبوعہ مواد، خود تیار کردہ حوالہ جاتی امدادی اشیاء بھی بہت معاون ہوتی ہے۔ اشیاء و رسائل بھی اس میں ایک تعاونی کردار نبھاتے ہیں۔

3.6.4 تحقیقی تربیت ماڈل (Inquiry Theory Model)

طلباء کو غیر فطری حقائق کی کھوج و تشریح کے عمل میں تربیت فراہم کرنے کے لیے رابرٹ سچ مین نے تحقیقی تربیت ماڈل کا ارتقاء کیا۔ یہ ماڈل طلباء کو ماہرین کے ذریعے علم کو منظم کرنے اور اس کے اصول کی شکل دینے کے عمل کی راہ پر پہنچاتا ہے۔ سائنسی طریقہ کار پر مبنی کچھ ماہرین کی استعدادات سے طلباء کو واقف کرایا جاتا ہے۔

تحقیقی تربیت ماڈل سے واقفیت(Understanding Inquiry Model)

انکوائری ترینگ ماڈل کا ارتقاء بااختیار و متعلم کے نشوونما کے لیے ہوا ہے۔ اس ماڈل کے ذریعے طلباء کو سائنسی کھوج میں فعال شراکت مقصد ہوتا ہے۔ بچوں میں تجسس اور آگے بڑھنے کی خواہش فطری ہے اور بچوں کی اسی فطرت پر انکوائری ٹرینگ ماڈل مبنی ہے۔ طلباء کو نئی راہیں کو دریافت کرنے اور نئے علوم کی کھوج کے لیے رائے ہموار کیے جاتے ہیں۔ اس کا عمومی مقصد طلباء میں وقوفی کی اہلیت و مہارت کی نشوونما کرنا ہے۔ جس سے کہ وہ اپنے تجسس کو پورا کرنے کے لیے سوالات کریں اور ان کے جوابات تلاش کریں۔ سچمین کی دلچسپی طلباء کو آزادانہ، بااختیار اور نظم و ضبط میں رہ کر کھوج و تفتیش کرنے کے لیے آمادہ کرنا اور حوصلہ افزائی کرنے میں تھی۔ وہ چاہے کہ طلباء اس بات پر سوال اُٹھانے کہ جو بھی ان کے آس پاس ہو رہا ہے خواہ وہ معاشرتی ہو، اقتصادی ہو، طبعی ہو یا کیمیائی وہ کیوں ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق سوالات کریں، حقائق کو جمع کریں۔ انکا تجزیاتی اور مدلل مطالعہ کریں اور اس طرح وہ وقوفی کی مہارتوں کا حصول کریں اور جان سکیں کہ ان کے آس پاس کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔

اس ماڈل کا آغاز وشروعات طلباء کے سامنے ایک الجھن بھرے مسئلہ کے پیش کرنے سے ہوتا ہے۔ ماہر نفسیات سچمین (Sachman) کا ماننا تھا کہ اگر انسان کے سامنے ایسا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو وہ اس کا حل ڈھونڈنے کے لیے آمادگی دکھاتا ہے اور متحرک ہوتا ہے۔ طلباء کو ضوابط کے مطابق کھوج کے طور طریقے سکھانے کے لیے ہم اس فطری طریقہ کا راستعمال کر سکتے ہیں۔ سچمین کا یہ عقیدہ تھا کہ طلباء میں یہ دلچسپی بڑھانا کہ سارا علم تغیر پزیر ہے۔ جب طلباء میں یہ بات ذہن نشین ہوگی کہ آج جو علم ہم جان رہے ہیں وہ مستقل نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ حد تک یا پوری طرح تبدیلی رونما ہوسکتی ہے تو طلباء اس پر سوالیہ نشان بھی لگا سکتے ہیں طلباء عام علوم کو مقدس سمجھ کر نہ پڑھیں کہ اس میں تبدیلی ممکن ہی نہیں ہے۔ ماہرین کچھ اصول و قوانین دیتے ہیں اور کچھ سالوں بعد ان اصولوں کو ہٹا کر نئے اصول آتے ہیں۔ مستقل جواب تو کہیں نہیں ملتا ہے مگر اپنی توضیحات میں اصلاح و ترمیم کر سکتے ہیں اور کئی مسائل کے تشریح و توضیح ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ انہیں یہ بھی جاننا اور سمجھنا ہوگا کہ دوسرے لوگوں کے زاویہ نظر و نقطہ نظر ہماری سوچ و فکر کو افزائش ہی کرتے ہیں اس لیے ہمیں دوسروں کے زاویہ نظر کو سہن و برداشت کرنا آنا چاہئے اور ان سے اپنے علم کو ہی فروغ ملتا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے علم کے فروغ کے لیے ہی دوسروں کے زاویہ نظر کو سمجھنا چاہئے سچمین کے اصول ہیں کہ

1۔ جب انسان کسی مسئلہ کا شکار ہوتا ہے تو فطری طور پر وہ کھوج و تفتیش کرنے لگتا ہے۔

2۔ اپنی کھوج کو عمل کے تئیں وہ باشعور ہوتا ہے اور اس کا تجزیہ کرنے لگتا ہے۔

3۔ نئی حکمت عملی طلباء کو سیدھے بھی سکھائی جاسکتی ہے اور طلباء کے موجودہ کو بڑھا بھی سکتی ہے۔

4۔ شراکتی تفتیش یا انکوائری سوچ کو افزودہ کرتی ہے اور طلباء کو علم کی عارضی یا مستقل نہ ہونے سے واقف کراتی ہے۔

تحقیقی تربیت تدریسی حکمت عملی کا جائزہ (Review of Teaching Strategies of Inquary Model)

سچمن کے مندرجہ بالا تصورات کے مطابق طلباء کے سامنے ایک مسئلہ رکھا جاتا ہے۔ طلباء اس کے تفتیش و جانچ کرتے ہیں۔ ماڈل کا مقصد طلباء کو تجزیہ کے ذریعے نئے علوم کی کھوج کروانی ہے۔ اس لیے انہیں ایسے سوچ و سرگرمیوں سے دوچار کروایا جائے جو کہ اصل میں کھوجے جاسکیں۔ مثال کے طور پر دھات کی دو پٹیاں (اسپات و تانبہ) کو اس طرح جوڑا گیا کہ وہ ایک ہی پٹی نظر آئیں اس کے ایک سرے پر لکڑی کی دستہ لگا ہے جسے پکڑ کر اس پٹی کو لیمپ کی لو پر گرم کیا جاتا ہے تو پٹی مڑ جاتی ہے۔ مگر ٹھنڈی ہونے پر سیدھی ہو جاتی ہے۔ اس تذبذب والے حالات کو سمجھنے کے لیے طلباء سوالات کی جھڑی لگا دیتے ہیں۔ دھات کے گرم ہو کر پھیلنے کی الگ۔ الگ طریقہ و رفتار سے مڑنے کی وجہ ہے وہ حقائق جمع کر کے انکا تجزیہ کر سمجھ پاتے ہیں۔

سچمین جان بوجھ کر ایسے واقعات و حالات ڈھونڈتا تھا جس کے نتائج حیران کر دینے والے ہوں تاکہ طلباء کو اس تذبذب والے حالات سے خود کو الگ رکھنا مشکل ہو جائے مندرجہ بالا مثال میں طلباء دھات کا گرم ہو کر پھیلنا تو جانتے ہیں پر دھات کی پٹی کا گرم ہو کر مڑنا ان کے لیے حیران کر دینے والا ہے۔ ان کی اس نئی کھوج سے نئے شعور سے نئے تصورات و اصولوں کا وبصیرت بنتی ہے۔ اور وہ اس نئے علم کو کبھی بھلا نہیں پاتے ہیں۔

اس تذبذب والے حالات میں طلباء معلم سے سوالات یو پوچھتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات معلم کو صرف 'ہاں' یا 'نا' میں دینے ہیں۔ طلباء معلم سے حقائق کی تشریح کرنے کو کہیں گے بلکہ انہیں اپنے مسئلہ کے حل کو تلاش کرنے کے لیے سوالات اور ان کے جوابات پر دھیان دینا

ہوگا۔طلباء اس میں یہ نہیں پوچھے گئیں کہ حدت کا دھات پر کیا اثر ہوتا ہے۔بلکہ اس کو اس طرح پوچھے گا کہ کیا سبھی دھات کا پھیلاؤ گرم کرنے پر ایک سا ہوتا ہے۔انہیں سوالات کے جواب پر مبنی طلباء اپنا مفروضہ بنائیں گے اور معلم سے اس مفروضہ پر قبولیت مانگیں گے۔طلباء معلم سے سوالات پوچھتے رہیں گے اور جب بھی کوئی طالب علم ایسا سوال پوچھے گا جس کا جواب 'ہاں' یا 'نا' میں نہیں ہوگا تو معلم اس کا جواب نہیں دے گا اور ان سے کہے گا کہ ایسا سوال پوچھو جس کا 'ہاں' یا 'نا' میں جواب دے سکوں۔

اسی ماڈل کی مدد سے طلباء کو یہ سکھایا جاتا ہے۔کہ انکوائری کے پہلے قدم پر موجودہ حالات میں حقائق کی جانچ ہوتی ہے جس میں موجودہ چیزوں کی پہچان ونوعیت،تذبذب میں ڈالنے والے حالات کو ان کے پس منظر کے لحاظ سے سمجھا جاتا ہے۔جیسے جیسے طلباء حقائق سے واقف ہوں گے اسی کے لحاظ سے مفروضہ بنا کر اسی سیاق وسباق میں جانچ وتلاش کرتے جائیں گے۔اپنے سابقہ معلومات کا استعمال کرتے ہوئے طلباء مختلف حالات اور چیزوں کے باہمی تعلق کو سمجھے گیں اور زبانی جانچ وتجزیہ کرکے ان تعلق کو جانچیں گے نئے حقائق یکجا کریں گے یا موجودہ حقائق کو ہی نئے طریقہ سے منظّم کریں گے۔نئے حالات کا استعمال کریا موجودہ حالات میں کچھ ترمیم کر طلباء چیزوں یا حالات کے درمیان باہمی تعلق اثرات کا مطالعہ کریں گے۔

تحقیقی تربیت کے تدریسی ماڈل(Teaching Model) کی تدریس

ترکیب(Synthesis)

اس کے پانچ مراحل ہیں

پہلا۔   مسئلہ کا سامنا کرنا

دوسرا۔   حقائق کو مجتمع کرنا،جانچنا اور تصدیق کرنا

تیسرا۔   حقائق کا تجرباتی مطالعہ

چوتھا۔   مسئلہ کا حل

پانچواں۔ انکوائری کے عمل کا تجزیہ کرنا

معاشرتی نظام(Social System)

اس ماڈل میں ماحول میں ایک طرح کا کھلا پن ہوتا ہے۔طلباء اور معلم تبادلہ خیال میں برابر کا حصہ لیتے ہیں۔مگر پھر بھی درجہ کا معاشرتی نظام معلم کے ہاتھ میں ہی رہتا ہے۔جیسے۔جیسے طلباء انکوائری کے عمل کو اصول سیکھ جاتے ہیں۔تب وہ اس عمل کے وسیع تر حصوں میں یعنی وسائل ،دوسرے طلباء سے تبادلہ خیال،تجزیہ اور معلم سے تبادلہ خیال میں شامل کیے ہیں۔شروعاتی مشق کے بعد طلباء اپنی پہل پر ہی زیادہ اپنے طریقہ کار اور اپنے حساب سے انکوائری کر سکتے ہیں۔

شروعاتی دور میں تمام عملیات معلم مرکوز ہوتے ہیں۔سب سے پہلے مسئلہ کا انتخاب کرنا پھر انکوائری میں نمایاں کردار نبھانا طلباء کی انکوائری کو صحیح سمت دینا،اور طلباء میں تبادلہ خیال کی حوصلہ افزائی کرنا وغیرہ معلم کے ذریعے ہی زیر عمل آتا ہے۔ایک بار طلباء تربیت یافتہ ہو جائیں تو کافی کام طلباء خود ہی کر لیتے ہیں۔

ردعمل کے اصول۔ معلم کا اہم ردعمل دوسرے تیسرے مرحلہ پر ہوتا ہے دوسرے مرحلہ پر معلم طلباء کو جانچ کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اگر'ہاں' یا 'نہیں' کے علاوہ کوئی سوال کرتے ہیں تو معلم انہیں اپنے سوالات کی اصلاح کرنے کو کہتا ہے۔ معلم نئی اطلاعات کو فراہم کر طلباء کو جانچ میں مصروف رکھ سکتا ہے۔ آخری مرحلہ میں معلم جانچ کو انکوائری کے عمل پر ہی مرکوز رکھتا ہے۔ اس ماڈل کا مرکز دراصل طلباء اور ان کی انکوائری کا عمل ہی ہوتا ہے۔ معلم صرف وسیلہ ہوتا ہے جو کہ انکوائری کے عمل کی سمت و رفتار کو بنائے رکھتا ہے۔

تعاونی نظام (Support System)

اس ماڈل کے تمام مراحل میں کتب، چارٹ، ماڈل تجربات کے اصولوں اشیاء، رسائل و میگزین جن کا تعلق زیرغور مسئلہ سے ہے دراصل تعاونی نظام کا حصہ ہیں۔ معلم خود بھی انکوائری کے تعلق سے امدادی اشیاء تیار کر سکتا ہے۔

اطلاق (Application)

اس ماڈل کا ارتقاء، دراصل طبیعی سائنس کے لیے کیا گیا تھا۔ مگر ان کے طریقہ و عمل دوسرے مضامین بھی افادی ہیں۔ کوئی بھی واقعہ جو کہ تذبذب کے حالات میں رکھا جا سکے اس ماڈل کے لیے مناسب ہے۔ یہ ہر عمر اور سطح کے طلباء کے لیے مناسب ہے۔ محض مسئلہ طلباء کی سطح کا ہونا چاہئے اس ماڈل کا استعمال کنڈر گارڈن کے طلباء پر بھی ہوا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ تدریسی ماڈل کیا ہے۔ اس کی خصوصیات لکھیے۔

2۔ جدید منتظمی ماڈل کیا ہے۔ اس میں اطلاعات کا نظم کس طرح ہوتا ہے۔

3.7 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

تدریس۔ اکتساب میں سہولت فراہم کرنے کا عمل تدریس کہلاتا ہے۔ تدریس، علم، مہارتوں اور اوصاف کا وہ خصوصی اطلاق ہے جو فرد اور سماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کردار ادا کرتا ہے

حافظہ کی سطح کی تدریس ۔ حافظہ سے مراد اکتساب کا راست استعمال ہے یادداشت کے اس درجہ کے لیے کسی سوچ و فہم کی ضرورت پیش ہوتی ہے۔ اس درجہ میں سب سے زیادہ زور معلومات اور حقائق کو پیش کرنے اور ان کو ذہن میں محفوظ کرنے پر دیا جاتا ہے۔

فہم کی سطح کی تدریس۔ فہم کی تدریس میں معلم کا پوراز ور حقائق کو سمجھنے اور اس کی تعمیم کی فہم پر ہوتا ہے۔ یعنی معلم طلباء کو زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کرتا ہے تا کہ وہ اپنے ذہنی طرز عمل کو بہتر بنا سکیں۔ یہ طلباء کو خاص و عام اصولوں اور حقائق کے درمیان تعلق بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

فکری درجات کی تدریس ۔ فکری درجہ کی تدریس کا مطلب مسئلہ مرکوز (Problem Centered) تدریس سے ہے۔ اس میں درجہ کے ماحول میں کھلا پن ہوتا ہے معلم ایک ایسے مسئلہ کو تیار کرتا ہے جس کو طلباء حل کرنے کی جہت میں لگ جاتے ہیں

ماقبل فعال مرحلہ ماقبل فعال مرحلہ پر تدریس اور تدریسی عمل کی منصوبہ بندی کی جاتی ہے اس مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو درجہ میں جانے سے پہلے معلم کرتا ہے۔

تعاملی مرحلہ تعاملی مرحلہ میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو ایک استاد درجہ میں داخل ہونے سے لیکر تدریسی مقاصد کے حصول تک کرتا ہے۔ بعد تعاملی مرحلہ -بعد تعاملی تدریس کا اختتامی مرحلہ ہوتا ہے۔ اس میں مدرس یہ جاننے کی سعی کرتا ہے کہ جو کچھ درجہ میں سرگرمیاں کی گئیں ان کی موثریت کیا ہے۔ یعنی جن مقاصد کے حصول کے لیے وہ تمام کارکردگیاں کی گئی ہیں اصل میں ان کا حصول ہوا بھی یا نہیں ۔

کرداریت طرز رسائی(Behaviourism)۔کرداریت پسند مفکرین بنیادی طور پر انسانی طرز عمل کے قابل مشاہدہ اور قابل جانچ پہلوؤں کے بارے میں ہی بات کرتے ہیں۔ کرداریت طرز رسائی میں تدریس و اکتساب کو محرکہ اور ردِعمل کے درمیان ایک ربط کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اس طرز رسائی کے مطابق اکتساب کچھ فطری ردعمل (اضطراری عمل) سے شروع ہوتا ہے اور نئے ربط (محرکہ اور ردعمل کے درمیان) تجربات کے ذریعے تکمیل پاتے ہیں یعنی ایک محرکہ اور ردعمل کے درمیان جب ایک ربط قائم ہو جاتا ہے   اس محرکہ کے آتے ہی وہ ردعمل ظاہر ہوتا ہے یہ کیفیت ربط کی ہوتی ہے تو اس ربط کو ہی کرداریت طرز رسائی میں اکتساب سے موسوم کیا گیا ہے

وقوفی طرز رسائی۔ وقوفی ایک ایسا تصور ہے جس میں علم و جاننا، ادراک، حافظہ یعنی یاد رکھنا تصور، فیصلہ و استدلال کے تمام طریقہ کار کو محصور کیا جاتا ہے۔

تعمیریت طرز رسائی۔۔تعمیریت طرز رسائی اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ اکتساب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کہ معلم کے ذریعے درجہ میں طلباء کے ڈیسک کے سامنے دے دی جائے بلکہ یہ ایک وقوفی کے عمل کا نشو و نما ہے جس میں متعلم فعال رہ کر نئے علم کو تعمیر کرتے ہیں اس میں متعلم کا رول علم اور معنی کا تخلیق کرنے والا اور تعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔

اشتراکی طرز رسائی۔ اشتراکی طرز رسائی جو کہ فریرین طرز رسائی کے نام سے بھی جانی جاتی ہے اس طرز رسائی میں کہ اس میں سیکھنے والوں کو خود سے سوچنے کا موقع دیا جاتا ہے اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اس طرز رسائی میں سیکھنے والے فعال رہتے ہیں اور متعلم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور باہمی تعاون سے پیش آنے والی دقتوں کا حل تلاش کرتے ہیں۔

تعاونی طرز رسائی: تعاونی طرز رسائی ایک ایسی طرز رسائی ہے جس میں متعلمین کی بھرپور شراکت کے ساتھ تدریسی عمل کو لاگو کیا جاتا ہے تدریس کی تعاون طرز رسائی کو چھوٹے ۔ چھوٹے گروپوں کی تدریس و اکتساب سے موسوم کیا جاتا ہے اس طرز رسائی میں طلباء کو چھوٹے۔ چھوٹے گروپوں میں تقسیم کر کے تدریسی اور عملی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔

نفرادی اکتساب ۔ انفرادی اکتساب ہر ایک بچے اور نوجوان کی ضرورتوں کے ہم ساز ایسا اکتسابی اسلوب ہے جو کہ نہایت ساخت شدہ (Structured) ہونے کے ساتھ ساتھ موافق (Responsive) بھی ہے۔ یہ طریقہء کار مزاج کو تشکیل دیتا ہے جس میں سبھی طلباء پیش رفتی کی اہلیت حاصل کر سکتے ہیں اور تحصیل علم کے سلسلئہ کے دوران عمل جداگانہ رول ادا کر سکتے ہیں۔ طلباء اور ان کے والدین کو شریک کرتے ہوئے یہ اسلوب اکتساب اور تدریس کے درمیان باہمی ربط قائم کرتا ہے۔

کلی یا جامع طرز رسائی۔ کلی یا جامع طرز رسائی اس بنیاد پر مبنی ہے کہ ہر انسان اپنا تشخص، زندگی کا مقصد اور زندگی کا معنی اپنے سماج سے ربط کے ذریعے پاتا ہے۔ کلی تعلیم کا مقصد زندگی کے تئیں عزت (عزت و حیات)اور علم کے تئیں محبت پیدا کرتا ہے کلی تعلیم کا تصور کو اکثر جمہوری اور انسانی تعلیم کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

تدریسی ماڈل۔ تدریس میں ماڈل سے مراد وہ منصوبہ جات ہیں جو نصاب کی تشکیل، مواد کے انتخاب اور اساتذہ کے تدریسی عمل کی راہ نمائی کرتے

ہیں۔تدریسی ماڈل تدریسی حکمت عملی کا ایسا ضابطہ ہیں جو مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

3.8 فرہنگ (Glossary)

تدریس	تدریس،علم،مہارتوں اوراوصاف کا وہ خصوصی اطلاق ہے جوفرداورسماج کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے میں یگانہ کرداراداکرتا ہے
حافظہ کی سطح کی تدریس	معلومات اورحقائق کو پیش کرنے اوران کو ذہن میں محفوظ کرنے کی تدریس۔
فہم کی سطح کی تدریس	حقائق کوسمجھنے اوراس کی تعمیم کی فہم پرمبنی تدریس،فکری درجات کی تدریس
مسئلہ مرکوز تدریس (Problem Centered Teaching)	معلم ایک ایسے مسئلے کو تیار کرتا ہے جس کوطلباء حل کرنے کی جہت میں لگ جاتے ہیں
ماقبل فعال مرحلہ	تدریس اور تدریسی عمل کی منصوبہ بندی پرمبنی مرحلہ جس میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جو درجہ میں جانے سے پہلے معلم کرتا ہے۔
تعاملی مرحلہ	وہ تمام سرگرمیاں شامل ہوتی ہیں جوایک استاددرجہ میں داخل ہونے سے لیکرتدریسی مقاصد کے حصول تک کرتا ہے
بعدتعاملی مرحلہ	تدریس کا اختتامی مرحلہ جس میں درجہ کی سرگرمیاں کی موثریت دیکھتے
کرداریت طرزرسائی	کرداریت طرزرسائی میں تدریس واکتساب کومحرکہ اورردعمل کے درمیان ایک ربط کے طور پر دیکھتے ہیں
وقوفی طرزرسائی	وقوفی طرزرسائی میں علم وجاننا،ادراک،حافظہ یعنی یادرکھنا تصور،فیصلہ واستدلال کے تمام طریقہ کارکو محصور کیا جاتا ہے۔
تعمیریت طرزرسائی	تعمیریت طرزرسائی ایک وقوفی کے عمل کا نشوونما ہے جس میں متعلم فعال رہ کرنئے علم کوتعمیر کرتے ہیں اس میں متعلم کا رول علم اورمعنی کا تخلیق کرنے والا اورتعمیر کرنے والا ہوتا ہے۔
اشتراکی طرزرسائی	اشتراکی طرزرسائی میں متعلم ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور باہمی تعاون سے پیش آنے والی دقتوں کا حل تلاش کرتے ہیں
تعاونی طرزرسائی	اس طرزرسائی میں طلباء کو چھوٹے۔چھوٹے گروپوں میں تقسیم کرکے تدریسی اورعملی مقاصد کا حصول کیا جاتا ہے۔
کلی یا جامع طرزرسائی	کلی یاجامع طرزرسائی اس بنیاد پرمبنی ہے کہ ہرانسان اپنا تشخص،زندگی کا مقصداورزندگی کا معنی اپنے سماج سے ربط کے ذریعے پاتا ہے۔
تدریسی ماڈل	وہ منصوبہ جات جونصاب کی تشکیل،مواد کے انتخاب اوراساتذہ کے تدریسی عمل کی راہ نمائی کرتے ہیں۔

3.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Anwser Type Questions)

(1) حافظہ کی تدریسی ماڈل کتنے ہیں؟

(a) 2 (b) 5 (c) 6 (d) 8

(2) کس ماہر تعلیم نے تفہیم کے لغوی معنی تعلق اور فرق کو دیکھتا ہے؟

(a) ماریسن (b) وڈورتھ (c) ہنٹ (d) ہربرٹ

(3) معلم کو سبق کا منسوبہ بندی کے دوران کن پہلو کو ذہن نشیں نہیں کرنا چاہئے؟

(a) مواد مضمون کا نظم (b) استحصال کرنے والے زوائد

(c) تدریسی طریقۂ کار (d) انحزاب

(4) اشترا کی طرز رسائی میں کون سے طریقۂ کار شامل نہیں ہے؟

(a) مطالعہ فرد (b) سماجی سروے (c) انٹریو (d) متعلقہ جگہ کا دورہ کرنا

(5) کس طرز رسائی میں استدلال کے طریقہ کار کو محور کیا جاتا ہے؟

(a) وقوفی (b) تعمیریت (c) اشترا کی (d) تعاونی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1) تدریس کی نوعیت کو بیان کریں۔

2) تدریسی مراحل کی وضاحت کریں

3) ماقبل فعّال مرحلہ پر معلم کے ذریعے کی جانے والی تیاریوں کی فہرست سازی کریں۔

4) فعّال یا تعاملی مرحلے کی سرگرمیاں بیان کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Questions)

ا) ماقبل فعّال مرحلے کی تشریح کریں۔

2) تدریس کی حافظہ اور فہم کی سطح واضح کریں۔

3) تدریس کے مختلف طرز رسائی کی فہرست سازی کریں۔

4) تدریسی ماڈل کو بیان کریں۔

3.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readigs)

1) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(2) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(3) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد

(4) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(5) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور

(6) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسی/شاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

7) Cronbach,I.J.(1970),Essentials of Psychological Testing,3rd ed., New York, Harper and Row Publishers جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(2) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں و سید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ
(3) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد

(4) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(5) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور

(6) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسی/شاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

7) Cronbach,I.J.(1970),Essentials of Psychological Testing,3rd ed., New York, Harper and Row Publishers
8) Dandapani, S.(2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd.

9) Ebel, Robert L,.(1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.

10) Kulshestra, S.P. (1997), Educational Psycholgy - Raj Printers - Meerut Kuppuswamy, B.(2006), Advanced Educational Psychology ,New Delhi. 11) Sterling Publishers Private Ltd.

اکائی 4۔ تدریس بطور ایک پیشہ

(Teaching as a Profession)

اکائی کے اجزا

4.1 تمہید(Introduction)

4.2 مقاصد(Objectives)

4.3 تدریس ایک پیشہ کے طور پر(Teaching as a Profession)

4.3.2 معلم کے لیے درکار مہارتیں اور استعداد (Skills & Competencies Required for a Teacher)

4.3.3 معلم کے لیے پیشہ ورانہ اخلاقیات(Professional Ethics for a Teacher)

4.4 معلم کا پیشہ ورانہ فروغ(Teacher's Professional Development)

4.4.1 تصور (Concept)

4.4.2 عوامل(Factors)

4.4.2.1 ذاتی اور مواقعاتی عوامل(Personal & Contextual Factors)

4.5 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرز رسائی(Approaches to Teachers Professional Development)

4.5.1 خود ہدایتی طرز رسائی(Self Directed Approaches)

4.5.1.1 فوائد (Advantages)

4.5.1.2 تحدیدات (Limitations)

4.5.2 امداد باہمی کی طرز رسائی(Co-operative Approaches)

4.5.2.1 فوائد (Advantages)

4.5.2.2 تحدیدات (Limitations)

4.5.3 اشتراکی طرز رسائی(Collaborative Approach)

4.5.3.1 فوائد (Advantages)

4.5.3.2 تحدیدات (Limitations)

4.6 کمرۂ جماعت کا انتظام اور معلم(Teacher & Classroom Managemet)

4.7 یاد رکھنے کے نکات(Points to be Rememberd)

4.8 فرہنگ(Glossary)

4.9 اکائی کی اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

4.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggusted Books for Further Readings)

4.1 تمہید(Introduction)

انسان ذریعہ معاش کے لیے مختلف پیشہ اختیار کرتا ہے، جس میں تدریس ایک اہم پیشہ ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا ذریعہ بھی ہے۔ اس میں وہی شخص کامیابی اور کامرانی حاصل کرسکتا ہے جو اپنی پسند اور خواہش سے منصوبہ بند طریقے سے اس پیشہ میں داخل ہوا ہو نہ کہ کسی زور وز بردستی یا مجبوری کے تحت۔ لیکن ایک مرتبہ پیشہ میں داخل ہونے کے بعد اسے اپنی تمام صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اس پیشہ سے وابستگی کا اظہار کرنا ہوتا ہے اور اپنی صلاحیتوں اور استعداد میں مزید اضافہ کرتے ہوئے خود کی اور اپنے طلباء کی، خاندان، سماج اور ملک کی ترقی کا باعث بننا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں یہ اکائی آپ کو ایک معلم کی حیثیت سے ترقی اور فروغ کی راہ پر گامزن ہونے میں معاون ثابت ہوگی۔ اس میں معلم کے متنوع کردار (Diverse Character) اور افعال کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معلم کے لیے ضروری مہارتوں اور استعداد کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ معلم کے پیشہ سے متعلق اصول وضوابط پر مفصل وضاحت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تصور، اس کو متاثر کرنے والے عوامل، پیشہ ورانہ فروغ کے طریقے پر بحث کی گئی ہے۔ آخر میں کمرہ جماعت کے انتظام میں معلم کے کردار کو واضح کیا گیا ہے۔ امید ہے ان تمام معلومات کا آپ ایک معلم کی حیثیت سے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں اطلاق کریں گے۔

4.2 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ:

(1) معلم کے متنوع کردار اور افعال کی فہرست سازی کرسکیں گے۔

(2) تدریسی پیشہ کے لیے درکار مہارتوں اور استعداد (Talent) کی فہرست سازی کرسکیں گے۔

(3) معلم کے لیے پیشہ ورانہ اخلاقیات کے معیارات کی نشاندہی کرسکیں گے۔

(4) معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تصور واضح کرسکیں گے۔

(5) معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کرسکیں گے۔

(6) معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی طرز رسائی کا موازنہ کرسکیں گے۔

(7) کمرہ جماعت کے انتظام میں معلم کے کردار کی اہمیت بیان کرسکیں گے۔

انسان اشرف المخلوقات ہے جو اپنی زندگی بسر کرنے کے لیے کئی قسم کے پیشہ اختیار کرتا ہے جس میں تدریس ایک مقدس، افضل اور عظیم پیشہ ہے۔ اسے نبیوں والا عمل کہا جاتا ہے۔ اسی پیشے سے دنیا کے تمام پیشے وجود میں آتے ہیں۔ یہ پیشہ نئی نسل کو ترقی کی جانب گامزن کرتے میں رہنمائی کرتا ہے۔ اس پیشے کو انجام دینے والے شخص اساتذہ کہلاتے ہیں۔ یہ وہ طبقہ ہے جو تدریس کے ساتھ ساتھ خود کی اصلاح اور مزید سیکھنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ استاد سب سے پہلے ایک فعال متعلّم ہوتا ہے جو اپنے علم، تجربات اور مہارتوں کو معاشرے کے دوسرے لوگوں میں منتقل کرتا ہے۔ ماضی میں وہ جن مشق کو شدید محنتوں اور مشقتوں سے کر چکا ہے انہیں موجودہ دور میں طلباء کو کرنا ہوتا ہے۔ معلم اس پیشے میں داخل ہونے سے قبل کچھ لازمی اہلیت اور سند حاصل کرتا ہے۔ وہ یہ سیکھتا ہے کہ کمرہ جماعت میں طلباء کو کس طرح سکھایا جائے۔ وہ انہیں سکھانے کے لیے ان سے زیادہ محنت اور کام

کرتا ہے۔اس کا حتمی مقصد ہوتا ہے کہ کسی طرح طلباء مواد مضمون کی تفہیم کریں۔اس کے لیے وہ منصوبہ بناتا ہے۔جس میں درسی کتاب کے علاوہ مختلف ذرائع جیسے حوالہ کتب،لغت،قاموس(Encyclopedia)،اخبار،رسالہ،جریدہ،انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد لیتا ہے۔تاکہ طلباء کے تجسس کی تسکین کی جاسکے۔وہ منصوبے کے ہر ایک مرحلے سے انسیت رکھتا ہے۔

4.3.1 معلم کا کردار (Role and Functions of a Teacher)

کسی ملک کے اساتذہ وہ طاقت ہیں جو اس ملک کے تعلیمی نظام کو متعین کرتے ہیں۔یہ وہ عظیم افراد ہیں جو کمرہ جماعت میں مختلف النوع طلباء سے تعامل کرتے ہیں اور معاشرے میں ان کے والدین سے،تدریس کے علاوہ ایک معلم کو کئی اموراور کردار انجام دینا ہوتا ہے۔ایک جانب جہاں اسے بچوں کے دوست کا کردار ادا کرنا ہوتا ہے وہیں دوسری جانب اسے مختلف اقدار،نظم وضبط سکھانے کے لیے والدین کا کردار بھی ادا کرنا ہوتا ہے۔وہ مسئلہ پیش آنے پر طلباء کی رہنمائی بھی کرتا ہے۔کامیابی حاصل کرنے پر ان کی حوصلہ افزائی اور ناکامی کی صورت میں دوبارہ محنت کرنے کی تحریک بھی پیدا کرتا ہے۔وہ انہیں معیاری تعلیم فراہم کرنے کے لیے خوب محنت اور تیاری کر کے مئوثر تدریس کا عمل بھی انجام دیتا ہے۔اس طرح سے معلم کرداروں کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہوتا ہے جو معاشرے،ملک،تعلیم کی سطح،اسکولوں کی اقسام کے مطابق تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ان میں سے کچھ کردار اور افعال درج ذیل ہیں:

(1) آموزش کا ثالث (Mediator of Learning)

(2) طلباء کو نظم ونسق سکھانے والا اور ان کے برتاؤ کو قابو میں رکھنے والا

(3) والدین کی طرح محبت،شفقت اور فکر کرنے والا

(4) طلباء کی حصولیابی کا فیصلہ کرنے والا

(5) درسیات متعین کرنے والا

(6) متعلّم اور تحقیق کار

(7) مختلف تنظیموں کا رکن

(8) سماجی خادم

(9) معاشرے کا لیڈر

(10) سماجی تبدیلی کا ایجنٹ

(11) تدریسی اکتسابی عمل کا منصوبہ کار

(12) اکتساب کا سہل کار (Facilitator of Learning)

(13) اکتسابی ماحول کو سازگار بنانے والا

(14) طلباء کا رول ماڈل اور لیڈر

(15) طلباء کے مسائل کو حل کرنے والا

(16) اتالیق (Mentor)

(17) کوچ (Coach)

(18) نگراں کار اور منیجر (Supervisor and Manager)

(19) اخلاقی ،قومی، سماجی اقدار پیدا کرنے والا

(20) وسائل کے استعمال میں کفایت شعاری سکھانے والا

(21) ماحولیاتی بیداری پیدا کرنے والا

(22) جمہوری، شہری، سیکولر

(23) طلباء کی خوبیوں اور خامیوں کی شناخت کرنے والا

(24) معیاری آزمائش بنانے والا

(25) طلباء کی ترقی سے والدین کو واقف کرانے والا

(26) ہم نصابی سرگرمیاں، کھیل کود اور تعلیمی سیر کے پروگرام منعقد کرنا

(27) مختلف سرکاری پالیسیوں کو نافذ کرنا

(28) قومی تہوار، کسی عظیم شخصیت کی یاد میں اجلاس، سمینار، کانفرنس منعقد کرنا

اس طرح سے ایک معلم کو اسکول اور معاشرے میں مختلف فرائض کو انجام دینا ہوتا ہے۔ جو کہ بچوں کی نشو ونما پر مرکوز ہوتے ہیں۔ اس کار عظیم میں تعلیم کی مختلف ایجنسیاں اپنا اپنا کردار رسمی اور غیر رسمی شکل میں ادا کرتی ہیں۔ ایک معلم طلباء میں مناسب اقدار، رویوں، دلچسپیوں، عقائد اور مہارتوں کا فروغ کرتا ہے جو بچوں کہ ہمہ جہت نشو ونما کے ساتھ ساتھ معاشرے، ملک وملت کی ترقی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ اسی لیے ایک معلم کو ملک کا معمار کہا جاتا ہے۔

4.3.2 معلم کے لیے درکار مہارتیں (Skills & Competencies Required for a Teacher)

کسی بھی سطح کا معلم بننے کے لیے ایک خاص سند کے علاوہ اقل ترین معلومات اور مہارتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جو حکومت، اسکول کی اقسام اور اسکولوں کی سطح کے مطابق مختلف ہوسکتی ہیں۔ ان میں عام طور پر گریجویشن کے ساتھ ساتھ کسی تربیتی کورس کی ڈگری ہونا لازمی ہوتا ہے۔ یہ کورس معلم میں مطلوبہ مہارتوں اور استعداد کا فروغ کرتے ہیں جن کا استعمال وہ دوران تدریس کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سرکاری اسکولوں میں اساتذہ کی تقرری کے لیے اب ایک اہلیتی امتحان کو پاس کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے جو پڑھنے، لکھنے، ریاضی، منطق جیسی بنیادی مہارتوں کی پیمائش کرتے ہیں۔ یہ مہارتیں روزمرہ کے امور کو انجام دینے کے لیے لازمی مانی جاتی ہیں اور انہیں طلباء میں منتقل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اعلیٰ (کالج کی) سطح پر معلم کے فرائض انجام دینے کے لیے NET/Ph.D. کو لازمی اہلیت قرار دیا گیا ہے۔

موجودہ دور میں کسی بھی معلم کے لیے ICT کے استعمال کی مہارت لازمی ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ مطلوبہ دیگر مہارتیں اور استعداد درج ذیل ہوسکتی ہیں:

(1) مواد مضمون پر عبور
(2) ترسیل (لکھنے اور بولنے) کی مہارت
(3) وسیع تر ذخیرہ الفاظ
(4) ریاضی اور شماریات کی بنیادی تکنیکوں کا اطلاق
(5) مسائل کا حل کرنے والا
(6) کمرہ جماعت میں نظم وضبط قائم کرنے والا
(7) تدریسی اشیاء کی تشکیل کرنا
(8) وضاحت کرنے کی مہارت
(9) سوالات پوچھنے کی مہارت
(10) محرکات میں تغیر پذیری کی مہارت
(11) تختہ سیاہ کا استعمال کرنے کی مہارت
(12) مناسب اور موزوں مثال دینے کی مہارت
(13) تمہید کی مہارت (Introductory Skill)
(14) تجربات کرنے کی مہارت
(15) اکتسابی ماحول بنانا
(16) اچھا منصوبہ سبق اور مقاصد کی تشکیل
(17) طلباء کا تعین قدر کرنا
(18) طلباء کی ضروریات کی شناخت
(19) طلباء کو اقدار کی تدریس
(20) متنوع طریقہ تدریس کا استعمال
(21) پیشہ کی جانب ذمہ داری کا ظہور
(22) نئی معلومات سیکھنے کے لیے ہمیشہ آمادہ
(23) معاون و مددگار
(24) تسہیل کار
(25) مشیر اور رہنما
(26) ٹیم لیڈر/ منیجر/ فیصلہ ساز
(27) مہتمم
(28) جدت کار/ اختراعی/تخلیقی(Creativity)
(29) تحقیق کار
(30) طلباء کو صلاحیت کے مطابق مشغول رکھنے والا
(31) تنقیدی منتشر اور مرتکز فکر
(32) صبر و تحمل
(33) مشفق و مربی
(34) جوشیلہ/ پھرتیلا
(35) حوصلہ افزائی کرنے والا
(36) ہم نصابی سرگرمیاں منعقد کرنے والا
(37) اچھا سامع
(38) والدین اور معاشرے سے ربط رکھنے والا
(39) قابل رسائی(Easy to access)
(40) حساس اور عملی(sensitive)
(41) منظّم اور وقت کا پابند
(42) مصنف

اس طرح سے ایک معلم کی شخصیت مختلف النوع/کثیر جہتی مہارتوں اور استعداد کی حامل ہونا چاہیئے تا کہ طلباء اسے رول ماڈل بنا کر اپنی شخصیت میں اتار سکیں۔

4.3.3 معلم کی پیشہ ورانہ اخلاقیات(Professional Ethics of a Teacher)

چونکہ معلم کی شخصیت کا طلباء کی زندگی پر راست اثر پڑتا ہے اس لیے معلم کو بلند اور اعلیٰ معیار والا ہونا چاہیئے۔ اپنی تمام مہارتوں اور استعداد کے ساتھ فرائض کی انجام دہی کرتے ہوئے اسے اخلاقیات کے پیکر کے طور پر خود کو پیش کرنا چاہیئے۔ اس کا برتاؤ اور سلوک طلباء، ساتھیوں، والدین،

اعلیٰ افسران، بزرگوں، غریبوں، امیروں، سیاستدانوں، یتیموں، معذوروں، خواتین، ماتحتوں سبھی کے ساتھ اعلیٰ معیار کا ہونا چاہیے۔

(1) طلباء کے ساتھ معاملات میں اخلاقی برتاؤ

(2) پیشہ کے ساتھ اخلاقیات

(3) پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات

(4) والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات

I طلباء کے ساتھ اخلاقیات: طلباء کے ساتھ معاملات میں معلم کو درج ذیل اصولوں پر پابندی کے ساتھ عمل کرنا چاہئے:

(1) ایک معلم کو باثروت اور منصفانہ طریقے سے طلباء کے مسائل کو قانون اور اسکولی پالیسی کی روشنی میں حل کرنا چاہئے۔

(2) ایک معلم کو طلباء کے عیوب کو ذلت اور توہین کی غرض سے عیاں نہیں کرنا چاہئے۔

(3) معلم کو طلباء سے متعلق خفیہ معلومات کو (جب تک قانوناً اس کی ضرورت نہ ہو) اجاگر نہیں کرنا چاہئے۔

(4) اسے طلباء کو نقصاندہ حالات سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکنہ کوشش کرنا چاہئے۔

(5) اسے طلباء کی معلومات وحقائق کو تعصب اور مسخ کیے بغیر پیش کرنا چاہئے۔

(6) اسے طلباء کے سامنے لغویات، فحش اور نازیبا حرکت وکلام سے گریز کرنا چاہئے۔

II پیشہ کے ساتھ اخلاقیات: ایک معلم کو اپنے پیشہ کے ساتھ درج ذیل اصولوں کی پابندی کرنی چاہئے:

(1) ایک معلم کو اپنی لیاقت اور عہدے کے مطابق ذمہ داری کو قبول کرنا چاہئے اور تقرری کے بعد معاہدہ کی شرائط کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

(2) اسے ملک اور ادارے کے قانون کا احترام کرتے ہوئے پیشہ کے وقار کو برقرار رکھنا چاہئے۔

(3) اسے مسلسل نیا علم اور مہارتیں سیکھتے رہنا چاہئے اور اپنی پیشہ ورانہ ترقی کرتے رہنا چاہئے۔

(4) اسے ادارے اور سرکاری پالیسیوں کو غلط طریقے سے پیش نہیں کرنا چاہئے اور اپنی ذاتی رائے کو واضح طور پر بیان کرنا چاہئے۔

(5) مال اور اشیاء سے متعلق تمام فنڈ کا ایمانداری سے حساب وکتاب رکھنا چاہئے۔

(6) اسے ذاتی فائدے کے لیے ادارہ جاتی سہولیات کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

(7) اسے وقت کی پابندی سے باقاعدہ (روزانہ) اپنے فرائض کو انجام دینا چاہئے۔

(8) اسے اپنے اعلیٰ افسران کے تمام جائز حکم کی تعمیل کرنا چاہئے۔

III پیشہ ورانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات: ایک معلم کو اپنے عملے کے ساتھ درج ذیل طریقے سے معاملات کرنا چاہئے:

(1) اسے اپنے دیگر ساتھی کی اس کی غیر حاضری میں چغلی اور غیبت نہیں کرنا چاہئے۔

(2) اسے ساتھیوں سے متعلق پوشیدہ معلومات (جب تک قانونی ضرورت نہ ہو) ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔

(3) اسے اپنے ادارے اور ساتھیوں سے متعلق بدگمانی نہیں پھیلانا چاہئے۔

(4) اسے اپنے ساتھی کے ذاتی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہئے۔

(5) اسے پیشہ ورانہ سالمیت کو خطرہ پہنچانے والے عناصر اور محاذوں پر قابو کرنے کی تدابیر فراہم کرنا چاہئے۔

(6) اسے اپنے ساتھیوں کے مسائل حل کرنے میں ہر ممکنہ کوشش کرنا چاہیئے۔

IV والدین اور معاشرے کے ساتھ اخلاقیات: معلم کو طلباء کے والدین اور معاشرے کے ساتھ ہمیشہ ربط میں رہنا چاہیئے اور ذیل کے طریقوں سے پیش آنا چاہیئے:

(1) اُسے طلباء کے مفاد میں ان کے والدین سے بچے کی تمام معلومات فراہم کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

(2) اسے کمرہ جماعت میں نمائندگی کرنے والی معاشرے کی مختلف اقدار، روایات، عقائد اور ثقافتوں کا احترام کرنا چاہیئے۔

(3) اسے معاشرے اور اسکول کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے فعال کردار ادا کرنا چاہیئے۔

(4) اسے طلباء کے والدین اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ حسن سلوک اور عزت واحترام سے پیش آنا چاہیئے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

---

1 آپ معلم کے لیے کون مہارتوں اور اعتماد کو ضروری سمجھتے ہیں۔

2۔ آپ معلم میں کن کردار و افعال کو دیکھتے ہیں فہرست کریں۔

4.4 معلم کا پیشہ ورانہ فروغ/ترقی (Teacher's Professional Development)

آج کے تیزی سے بدلتے اس دور میں علم کا انفجار ہو رہا ہے۔ بچے رسمی تعلیم کے علاوہ غیر رسمی تعلیم کے عوامل سے زیادہ سیکھ رہے ہیں۔ ایسے میں معلم کو زمانے اور بچوں سے قبل اور ان سے زیادہ معلومات و مہارتوں کا حاصل کرنا ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ وہ ترقی کی ریس سے باہر ہو جائے گا اور نہ ہی کمرہ جماعت میں وہ طلباء کے تجسس کی تسکین کر پائے گا۔ اس لیے ایک معلم کو اپنی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ہمیشہ کوشاں رہنا چاہیئے۔ ایک اچھا معلم اچھے طلباء پیدا کرنے میں مدد کر سکتا ہے۔ بلکہ تحقیقات یہ ثابت کرتی ہیں کہ ایک تازہ ترین اور جدید معلومات رکھنے والا اور طلباء کو متحرک کرنے والا معلم اسکول سے تعلق رکھنے والا سب سے خاص عنصر ہے جو طلباء کی حصولیابی کو متاثر کرتا ہے، اس لیے نئے اور تجربہ کار دونوں طرح کے معلّمین کے لیے تربیت اور امداد پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کے چار پہلو ہو سکتے ہیں جنہیں درج ذیل خاکے میں پیش کیا گیا ہے:

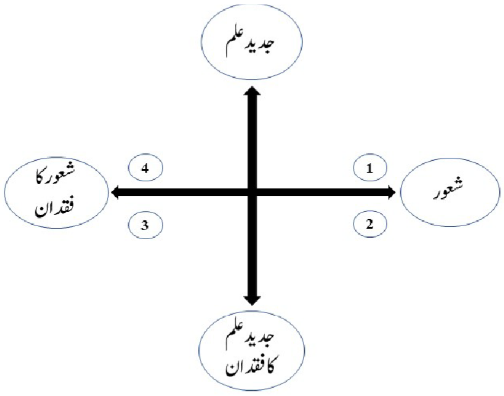

4.4.1 تصور (Concept)

پیشہ ورانہ ترقی سے مراد مختلف النوع اور وسیع الاقسام خصوصی تربیتی پروگرام، رسمی تعلیم اور جدید پیشہ ورانہ آموزش سے ہے جو ناظمین تعلیم، اساتذہ اور معلم برائے اساتذہ کو ان کے پیشہ ورانہ علم، استعداد اور موثریت میں اصلاح کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

عملی طور پر پیشہ ورانہ ترقی کا خاکہ اور اس کے تحت شامل کیے جانے والے عنوانات کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ اس کے لیے مالی تعاون ریاستی یا مرکزی سرکار، ضلع یا شہر، اسکول مینجمنٹ یا غیر سرکاری ادارے فراہم کرتے ہیں۔ ان پروگراموں کی وسعت ایک روزہ سے لے کر چار ہفتہ تک ہوتی ہے۔ یہ اسکولی اوقات اور دنوں میں بھی منعقد کیے جاتے ہیں اور چھٹیوں میں بھی۔ اس میں ادارے کے علاوہ معروف اساتذہ کی خدمات (Resource Person) کی شکل میں لی جاتی ہیں۔

پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل (Factors Influencing Professional Development)

معلم کے لیے منعقدہ تمام طرح کے پیشہ ورانہ ترقی کے پروگرام طلباء کی آموزش پر مرکوز ہوتے ہیں۔ لیکن اس طرح کے پروگراموں سے معنی خیز نتائج حاصل نہیں ہو پاتے ہیں۔ اس کی ممکنہ وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ان کے نفاذ میں کچھ خامی رہ جاتی ہو یا ان کے نفاذ میں چند عوامل خلل ڈالتے ہیں جو اس طرح سے ہو سکتے ہیں:

(1) پیشہ ورانہ ترقی کے پروگراموں میں اساتذہ کی ضروریات کی نشاندہی نہ کرنا اور پروگرام کی منصوبہ بندی میں انہیں شامل نہ کرنا۔

(2) پیشہ ورانہ ترقی کے عمل اور نتائج کا تشفی بخش نہ ہونا۔

(3) اس طرح کے پروگراموں میں سیکھی گئی تکنیکوں اور نظریات کا قابل عمل نہ ہونا۔

(4) تمام سطحوں، جماعتوں، طلباء کے معیار کے لیے یکساں پروگرام کا انعقاد کرنا اور ان کی مشمولات جیسے آموزش کے اصول، تدریسی مشق وغیرہ کا یکساں ہونا۔

(5) ان پروگراموں میں طرز تقریر میں تنوع کی کمی ہونا۔

(6) تمام اساتذہ کو پیشہ ورانہ ترقی کے یکساں مواقع میسر نہ ہونا۔

(7) پیشہ ورانہ ترقی کے پروگراموں میں سیکھے گئے علم اور مہارتوں کی کمرہ جماعت میں منتقلی میں عدم تعاون۔

(8) مختلف تدریسی تجربہ اور مختلف سطحوں پر تدریس کرنے والے تمام اساتذہ کے لیے ایک ہی پروگرام منعقد کرنا۔

(9) پیشہ ورانہ ترقی کا منظّم اور باقاعدہ تعین قدر نہ ہونا۔

(10) اساتذہ کی اکتسابی خصوصیات سے نابلد (Unknowable) ہونا۔

(11) اساتذہ کا سیکھنے کے بجائے حصولِ سند پر اور مالی، رہائشی، غذائی، آمدورفت کی سہولیات پر زیادہ توجہ دینا۔

(12) تربیت فراہم کرنے والے اساتذہ کا اس طرح کے پروگرام میں تربیت کا تجربہ نہ ہونا اور اس کا خود غیر تربیت یافتہ ہونا۔

(13) اساتذہ میں وقف کرنے کا جذبہ ہونا (Dedication) اور ذمہ داری (Commitment) کا فقدان۔

(14) اساتذہ کا اڑیل اور منفی رویہ۔

(15) اداروں میں وسائل اور فنڈ کی عدم موجودگی۔

4.4.2.1 ذاتی اور مواقعاتی عوامل (Personal and Contextual Factors)

پیشہ ورانہ ترقی کو متاثر کرنے والے ایسے عوامل جو اساتذہ کی زندگی سے راست تعلق رکھتے ہیں، ذاتی عوامل کہلاتے ہیں۔ مثلاً گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے پروگراموں میں شرکت نہ کر پانا، صحت وتندرستی کی وجہ سے پروگراموں میں شرکت نہ کرنا، عدم شعور و بیداری، منفی رویہ۔

جبکہ مواقعاتی عوامل وہ ہوتے ہیں جن کا تعلق حالات یا صورت حال سے ہوتا ہے۔ جیسے وسائل اور مواقع کی عدم دستیابی، شرکاء کی تعداد زیادہ ہونے پر درخواست قبول نہ ہونا، ادارے میں اسٹاف کی کمی ہونے کی وجہ سے اجازت نہ ملنا، پروگرام کی معلومات نہ ہونا یا تاخیر سے ہونا، شرکاء کے انتخاب میں تعصب/ امتیاز ہونا وغیرہ۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your Progress)

1۔ معلم کے پیشہ وارانہ ترقی کو متاثر کرنے والے عوامل پر روشنی ڈالیں۔

4.5 معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی طرز رسائی (Approaches to Teacher Development)

معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کو موثر، کامیاب اور یقینی بنانے کے لیے ان کے لیے منعقدہ پروگراموں کو اعلیٰ معیار کا اور اساتذہ کی ضروریات پر مشتمل ہونا چاہئے۔ معلم کی پیشہ ورانہ ترقی ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے اساتذہ میں وسیع النظری، تنقیدی معلومات کی منتقلی اور ان کی رہنمائی کی جاسکتی ہے۔ اساتذہ کی ترقی کے موثر پروگرام کی شروعات ان کی ضروریات، ادارے کے ماحول اور نوعیت کی تفہیم سے ہوتی ہے۔ ان میں کئی قسم کی طرز رسائی اور تکنیک استعمال میں لائی جاتی ہیں جو ان کی آموزش میں اضافہ کرتی ہیں، ان کی مطلوبہ مدد کرتی ہیں، اسکولی قیادت کو مشغول رکھتی ہیں اور اثر آفرینی کے لیے تعین قدر کا استعمال کو یقینی بناتی ہیں۔ یہ تمام پروگرام اساتذہ کو فعال متعلّم کی طرح مشغول رکھتے ہیں۔ ان پروگرام کے لیے استعمال میں لائی جانے والی طرز رسائی درج ذیل ہیں:

(1) خود ممبر/ ہدایتی (Self Directed)

(2) امداد باہمی (Co-operative)

(3) اشتراکی (Collaborative)

4.5.1 خود ممیّز/ ہدایتی طرز رسائی (Self Directed Approaches)

اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی کی ایسی طرز رسائی جس میں ترقی کے اہداف خود معلم متعین کرتے ہیں اور ان اہداف کو حاصل کرنے میں معاون سرگرمیوں کا انتخاب بھی خود ہی کرتے ہیں، خود ممیّز/ ہدایتی طرز رسائی کہلاتی ہے۔ اس کے تحت مطالعہء کتب و جرائد، اخبارات، کمرہ جماعت کے ساتھیوں کی تدریس کا مشاہدہ، انٹرنیٹ یا یوٹیوب پر معیاری تدریس کی ویڈیو دیکھنا، سمینار، ورک شاپ، کانفرنس وغیرہ میں شمولیت، کیس اسٹڈی، تحقیق اور پروجیکٹ کا انعقاد، کسی ڈگری، ڈپلوما یا سرٹیفکیٹ کورس میں داخلہ اور تکمیل وغیرہ جیسی سرگرمیاں شامل کی جاتی ہیں۔ کبھی کبھی اساتذہ غیر رسمی طریقے سے اپنے شبہات دور کرنے کے لیے سینئر اور تجربہ کار ساتھیوں سے صلاح اور مشورہ بھی کرتے ہیں۔

اس میں ترقی کی تمام ذمہ داری اساتذہ کی ہوتی ہے اورادارے کی بالکل کم۔کبھی کبھی ادارہ اپنے اساتذہ کو وسائل فراہم کیے بغیر کسی خاص شعبے میں مہارت حاصل کرنے کی ہدایت بھی دیتا ہے۔جس میں اساتذہ کو وسائل کا اہتمام اور انتظام خود سے ہی کرنا ہوتا ہے۔اس میں اسے دقتوں اور چنوتیوں کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

اس طرز رسائی کے لیےضروری ہے کہ اساتذہ خود متحرک، فعال، پیش قدمی کرنے والے، مواد مضمون پر دسترس رکھنے والے اور قلیل ترین تدریسی صلاحیتوں، مہارتوں اور استعداد کے حامل ہوں۔اس طرز رسائی کا استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جب منظّم پیشہ ورانہ ترقی کے دیگر متبادل دستیاب نہ ہوں۔ جب جدت پسند اساتذہ کو آموزشی مواقع کی ضرورت ہو اور وہ ان سے محروم ہوں۔ پیشہ ورانہ ترقی کے کسی ایک پروگرام میں اس طرز رسائی کو جزوی طور پر تکملہ (Complementary) کی حیثیت سے استعمال کرنا چاہئے۔اسے مزید موثر بنانے کے لیے منتظمین کو ترغیب وتحریک کے ساتھ دیگر سہولیات بھی فراہم کرنا چاہیے۔

4.5.1.1 فوائد (Advantages)

اس طرز رسائی کے مثبت پہلو درج ذیل ہیں:

(1) اس میں لچیلا پن (Flexibility) ہوتا ہے۔

(2) اساتذہ کے انفرادی تفاوت کے مطابق ترقی کے مواقع فراہم کرتی ہے۔

(3) اساتذہ جدید ترقیوں اور انکشافات سے باخبر رہتے ہیں۔

(4) اساتذہ معاشرے (خصوصاً تدریسی معاشرے) سے جڑے رہتے ہیں۔

(5) دیگر اساتذہ کے لیے ایک محرکہ کے طور پر مثال بنتے ہیں۔

4.5.1.2 تحدیدات (Limitations)

اس اکائی کی تحدیدات اس طرح ہیں:

(1) چونکہ اس کے لیے اقل ترین اور بنیادی مہارتوں کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔اس لیے یہ تمام طرح کے اساتذہ کے لیے یکساں طور پر لفادی نہیں ہے۔

(2) اس کے لیے کمپیوٹر، انٹرنیٹ کی دستیابی اور رسائی ہونا ضروری ہے۔

(3) اس کے لیے اساتذہ کا خود متحرک اور پیش قدمی کرنے والا ہونا چاہئے۔

(4) اس رسائی پر مکمل انحصار نہیں کیا جاسکتا۔

4.5.2 امداد باہمی طرز رسائی (Co-operative Approach)

پیشہ ورانہ ترقی کی موثر طرز رسائی کے ذریعے تعلیم کے مجموعی معیار کو اونچا اٹھایا جاسکتا ہے۔زیر ملازمت (In-service) تربیتی پروگرام، سمینار، ورک شاپ، کانفرنس وغیرہ اس میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔امداد باہمی کی طرز رسائی میں اختصاصِ علم اور مہارت کے حامل اساتذہ کے گروہ بنائے جاتے ہیں جو آپس میں مل جل کر ایک دوسرے کی پیشہ ورانہ ترقی کے لیے کام کرتے ہیں۔اس کے تحت پانچ امور شامل کیے جاتے ہیں:

i پیشہ ورانہ مکالمہ (Professional Dialogue)

ii درسیات کی تشکیل (Carriculum Development)

iii ساتھی کی نگرانی (Peer Supervision)

iv ساتھی کی کوچنگ (Peer Coaching)

v عملی تحقیق (Action Research)

4.5.2.1 فوائد (Advantages)

پیشہ ورانہ ترقی کی امداد باہمی طرز رسائی کے فوائد حسب ذیل ہیں:

(1) اس میں اساتذہ آزادانہ طریقے سے سیکھتے ہیں۔

(2) اس کے ذریعے خصوصی علم اور مہارتوں کو سیکھا جاسکتا ہے۔

(3) معلم کی تدریس کو موثر بنا کر اس کی کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔

(4) اساتذہ کے درمیان تعلقات کو بہتر بناتی ہے۔

(5) ہر ایک معلم دوسرے کو سکھانے میں تعاون کرتا ہے۔

4.5.2.2 تحدیدات (Limitations)

امداد باہمی کی طرز رسائی کی تحدید درج ذیل ہیں:

(1) اساتذہ پر دوسروں کو سیکھانے کا بوجھ رہتا ہے۔

(2) اساتذہ میں اعلیٰ صلاحیتوں کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔

(3) اساتذہ کے درمیان تصادم (Conflict) ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

(4) اساتذہ کے خود سیکھنے اور دیگر کو سیکھانے کے جذبے میں فرق ہوسکتا ہے۔

(5) تمام اساتذہ یکساں طور پر سیکھانے کے قابل نہیں ہوتے۔

4.5.3 اشتراکی طرز رسائی (Collaborative Approach)

امداد باہمی کی طرز رسائی کے برعکس اشتراکی طرز رسائی میں کسی قسم کی گروہ بندی لازمی نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی لازمی طور پر اس میں تمام سیکھنے والے اساتذہ کو سکھانا لازمی ہوتا ہے۔ بلکہ رضا کارانہ طریقے سے اپنا تعاون دینا ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں باہمی انحصار کا جزو نہیں پایا جاتا ہے۔ اشتراک تعامل اور ذاتی طرز زندگی کا ایک فلسفہ ہے جس میں افراد اپنے خود کے اعمال بشمول آموزش کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ساتھیوں کی صلاحیت اور خدمات کا احترام کرتے ہیں۔ اس میں ایک دوسرے کے وسائل، خیالات، تجربات اور ذمہ داریوں کو Share کیا جاتا ہے۔ اساتذہ اپنے ساتھیوں کے علاوہ تحقیق کار، متعلّمین برائے تربیت اساتذہ، اسکولوں، تحقیقی اداروں، کالجوں، یونیورسٹیوں سے تعاون لے کر پیشہ ورانہ ترقی کرسکتے ہیں۔

4.5.3.1 فوائد (Advantages)

اشترا کی طرز رسائی کے فوائد اس طرح ہیں:

(1) جدت اور اختراعیت کا فروغ ہوتا ہے۔

(2) ذمہ داری اور کام کو بانٹنے سے وہ بہ آسانی اور جلد مکمل ہو جاتے ہیں۔

(3) معلم کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

(4) عمل میں موثریت پیدا ہوتی ہے۔

(5) سماج کے دیگر افراد اور اداروں سے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔

4.5.3.2 تحدیدات (Limitations)

اس کی تحدید درج ذیل ہیں:

(1) کام کرنے کے مختلف طریقوں سے ٹکراؤ پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

(2) عمل کے دوران متعدد قائد ابھر کر سامنے آجاتے ہیں اور ہر کوئی باقیوں کو مرعوب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(3) اس طرح کے پروگرام کی منصوبہ بندی دشوار کن اور پیچیدہ عمل ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your Progress)

1۔ خود ضمیر/ ہدایتی طرز رسائی کیا ہے

2۔ امداد باہمی طرز رسائی کے فوائد اور تحریکات لکھیے۔

4.6 معلم اور کمرہ جماعت کا نظم/ انتظام (Teacher & Classroom Managemet)

کمرہ جماعت کے نظم یا انتظام کا مطلب ہے معلم کا وسیع اور مختلف النوع مہارتوں اور تکنیکوں کے استعمال کے ذریعے طلباء کو منظّم کرنا، ترتیب سے بیٹھانا، ان میں مستعدی اور توجہ مرکوز کروانا، ان کے برتاؤ کو نظم و نسق میں رکھ کر قابو میں رکھنا وغیرہ۔ کمرہء جماعت کے لائحہ عمل کو موثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے معلم ان عوامل و برتاؤ کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے جن سے آموزش میں خلل پیدا ہوتا ہے اور ان عوامل و برتاؤ میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جن سے آموزش میں اضافہ ہوتا ہے۔ عام طور پر معلم کمرہ جماعت کی قوی مہارتوں کے حامل ہوتے ہیں، جبکہ کم تجربہ کار معلم میں ان مہارتوں کا فقدان پایا جاتا ہے۔

روایتی طور پر اور محدود معنی میں کمرہ جماعت کے موثر انتظام سے مراد اسکول انتظامیہ اور معلم کے ذریعے تشکیل شدہ اصول و قوانین کے نفاذ سے ہوتا ہے۔ لیکن جدید معنوں میں اس سے مراد ہر وہ کام ہے جسے معلم طلباء کی آموزش میں اضافہ کرنے کے لیے کرتا ہے۔ مثلاً خود کا برتاؤ (مثبت رویہ، خوش نما چہرے کے تاثرات، حوصلہ افزائی کے بیانات، طلباء کے ساتھ عزت، احترام اور غیر جانب دارانہ طریقے سے معاملات اور برتاؤ، وغیرہ)، کمرۂ جماعت کا ماحول (جیسے طلباء کا استقبال، جمہوری اور ہم آہنگ ماحول، خوش نما اکتسابی ماحول، وغیرہ)۔ توقعات (طلباء کی حصولیابی اور

آموزش کی توقعات، طلباء کے آپسی معاملات اور برتاؤ کی توقعات، معلم کے طلباء سے کیے گئے معاہدے اور وعدے، وغیرہ)۔ انشاء کا استعمال، اکتسابی تجربات فراہم کرنے کے لیے منعقد کی گئی سرگرمیاں، وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی معلم ناقص منصوبہ بندی کرتا ہے یا اس کے مقاصد واضح نہیں ہیں یا طریقہ تدریس موثر نہیں ہے یا آموزشی وسائل موزوں نہیں ہیں تو کمرہ جماعت میں طلباء کی عدم دلچسپی، ان کے برتاؤ سے متعلق مسائل، نظم و نسق کے مسائل، غیر منظّم جماعت جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان تمام کمرہ جماعت کے مسائل کو کمرہ جماعت میں معلم کے ذریعے لیے گئے فیصلوں اور اقدامات سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے کمرہ جماعت کا اچھا انتظام ایک موثر تدریس کی عکاسی کرتا ہے اور اس کے لیے سب سے زیادہ ذمہ دار شخص معلم ہی ہوتا ہے۔

کمرہ جماعت کا مؤثر انتظام ضروری ہوتا ہے کیونکہ یہ درسیات کی منتقلی میں راست طور سے مدد کرتا ہے۔ اس کے ذریعے جماعت میں خوشگوار اکتسابی ماحول پیدا کیا جا سکتا ہے جس کے نتیجے میں طلباء کی حصولیابی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ معلم کی ذمہ داری اور اہم ترین فریضہ ہے کہ وہ اپنی جماعت میں موثر
نظم و نسق قائم کرنے کے لیے ہر ممکنہ کوشش کرے۔

پنی معلومات کی جانچ (Check your Progress)

اپنے کمرہ جماعت کو تصور کرتے ہوئے اس کے نظم کا کیسے اہتمام کریں گے۔

4.7 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Rememberd)

---

(1) انسان اشرف المخلوقات ہے اور تمام پیشوں میں تدریس افضل ترین پیشہ ہے۔

(2) کمرہ جماعت میں معلم کثیر جہتی کردار اور افعال انجام دیتا ہے۔

(3) موثر تدریس کے لیے معلم میں متنوع مہارتوں اور استعداد کا ہونا لازمی ہوتا ہے۔

(4) تدریسی اکتسابی عمل کو منظّم اور موثر طریقے سے جاری رکھنے کے لیے پیشہ ورانہ اخلاقیات کی پابندی معلم کو کرنا چاہئے۔

(5) اپنے پیشہ کے لیے علم، مہارت اور استعداد کا حصول کرنا اور اس کے ذریعے اعلیٰ تر منصب کو حاصل کرنا پیشہ ورانہ ترقی کہلاتا ہے، اس ترقی کے ذریعے معلم اپنے طلباء کی حصولیابی میں اصلاح بھی کرتا ہے۔

(6) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی خود ممیّز/ ہدایتی طرز رسائی خود معلم کے ذریعے اہداف، سرگرمیوں اور پروگرام متعین کرنے پر زور دیتی ہے۔

(7) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی امداد باہمی کی طرز رسائی، باہمی انحصار کے ذریعے ایک دوسرے کی ترقی کرنے پر زور دیتی ہے۔

(8) معلم کی پیشہ ورانہ ترقی کی اشتراکی طرز رسائی، رضا کارانہ طریقے سے، بغیر کسی لازمی شرط کے اور بغیر کسی انحصار کے اپنے ساتھیوں کی ترقی پر زور دیتی ہے۔

4.8 فرہنگ(Glossary)

تدریس	کمرہ جماعت میں معلم کے ذریعے درسیات کے کسی جزو کی طلباء تک منتقلی۔
منطق	Logic
پیشہ	وہ طریقہ کار جس میں سماجی خدمت کے جذبے کے ساتھ داخل ہو کر، متعین اصول وضوابط پر عمل کرتے ہوئے، مقررہ اہلیت اور تربیت حاصل کر کے ذریعہ معاش کے لیے جستجو کی جاتی ہے۔
منصوبہ	کسی عمل کو انجام دینے سے قبل اس سے متعلق طے کرنا کہ کیا کرنا ہے، کب کرنا ہے، کیسے کرنا ہے اور کن وسائل کے ذریعے کرنا ہے، منصوبہ کہلاتا ہے۔
درسی کتاب	کسی بورڈ یا یونیورسٹی کے نصاب کے مطابق تشکیل کی گئی کسی مخصوص مضمون کی کتاب۔
لغت	Dictionary
قاموس	Encyclopedia
جریدہ	Journals، کسی مخصوص، مضمون یا عنوان پر تحقیقی مقالات کا مجموعہ۔
اقدار	سماج کے پسندیدہ اور منظور شدہ وہ اعمال جن کو کرنے سے تسکین حاصل ہو اور ترجیحات کا جزو ہو۔
نظم وضبط	Discipline، اصولوں کے تحت راہ راست پر رہتے ہوئے کام کرنا۔
رہنمائی	کسی فرد کی اس طرح مدد کرنا کہ وہ خود اپنی مدد کرنے کے لائق بن جائے۔
ثالث	Mediator
حصولیابی	کسی مضمون میں طلباء کے حاصل کردہ نشانات۔
مشیر	فرد کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے والا۔
اتالیق	سرپرست(Tutor)
کوچ	کسی خاص شعبے کا علم وہنر سکھانے والا۔
کفایت شعاری	کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ نتائج حاصل کرنا۔
معیاری آزمائش	ایک مخصوص اور سائنسی طریقے سے آلہ کی تشکیل۔
استعداد	کسی کام کو کرنے کی خاص صلاحیت، مادہ۔
اہلیتی امتحان	Eligibility Test
مہارت	عملی کام جسے مشق کے ذریعے بہتر بنایا جاسکے۔
NET	National Eligibility Test
ICT	Information and Communication Technology

ترسیل	Communication
ذخیرہ الفاظ	Vocabulary
تدریسی اشیاء	تدریس واکتساب میں معاون وسائل
جدت کار	Innovative
منتشر	Divergent
مرتکز	Convergent
سامع	Listener، سننے والا
منصف	عدل وانصاف کرنے والا
مختلف النوع	Various
کثیر جہتی	Multidimensional
اخلاقیات	کسی خاص شعبے کی اقدار کا مجموعہ
پیشہ ورانہ فروغ	اپنے پیشے کے نئے علم، مہارت اور استعداد کو حاصل کر پیشہ میں ترقی کرنا
غیر رسمی تعلیم	علم حاصل کرنے کے وہ ذرائع اور ایجنٹ جہاں وقت، جگہ، مواد مضمون کی قید نہ ہو
ذاتی عوامل	اساتذہ کی زندگی سے راست تعلق رکھنے والے عوامل
مواقعاتی عوامل	اساتذہ کی ترقی کے لیے ذمہ دار وہ عوامل جن کا تعلق حالات سے ہوتا ہے
طرز رسائی	نقطۂ نظر/مکتب فکر
خود ممیز/ ہدایتی	خود کے ذریعہ متعین کئے جانے والے اہداف، سرگرمیاں اور پروگرام
امداد باہمی	گروہ میں ایک دوسرے کے انحصار کے ساتھ کام کو مکمل کرنا
اشتراکی	رضا کارانہ طریقے سے چند افراد کا اپنے ساتھیوں کو سیکھانا، گروہ اور باہمی انحصار کے بغیر

4.9 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Question)

(ا) موجودہ وقت میں استاد کو کن چیزوں میں مہارت ہونی چاہئے؟

(ا) قصہ گوئی (ب) نکتہ چینی

(ج) حافظہ (د) I.C.T

(2) معلم کی پیشہ وارانہ اخلاقیات کون کون سے ہیں؟

(ا) پیشہ کے ساتھ اخلاق (ب) پیشہ وارانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات

(ج) والدین ومعاشرے کے اخلاقیات (د) ان میں سے سبھی

(3) مندرجہ ذیل میں ہدایتی طرز رسائی کے فوائد میں سے ہیں

(ا) لچیلاپن (ب) جدیدیت سے باخبر

(ج) معاشرہ سے لگاؤ (د) ان میں سے سبھی

(4) معلم کا کردار میں نہیں ہونا چاہیے؟

(ا) سماجی خدمت (ب) طلبہ کا رول موڈل

(ج) مواد مضمون پر عبور (د) جمہوری

(5) کمرہ جماعت کے نظم میں شامل نہیں ہے؟

(ا) طریقہ تدریس (ب) تختہ سیاہ

(ج) ہم آہنگی ماحول (د) طلبہ کا ساتھ عزت سے پیش آنا

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questoions)

سوال-1 معلم کے متنوع کردار کی فہرست سازی کیجیے۔

سوال-2 تدریسی پیشہ کے لیے درکار مہارتوں کی فہرست سازی کیجیے۔

سوال-3 معلم کی پیشہ ورانہ اخلاقیات کی نشاندہی کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questoions)

سوال-ا معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تصور واضح کیجیے۔

سوال-2 معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو متاثر کرنے والے عوامل کی فہرست سازی کیجیے۔

سوال-3 معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی طرز رسائی کا موازنہ کیجیے۔

سوال-4 کمرہ جماعت کے انتظام میں معلم کے کردار کی اہمیت بیان کیجیے۔

4.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Reading)

(1) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسی رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

(2) جدید تعلیمی نفسیات: پروفیسر محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(3) تعلیمی نفسیات کے پہلو: ڈاکٹر آفاق ندیم خاں وسید معاز حسین، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(4) نفسیاتی اساس تعلیم: مرزا شوکت بیگ، محمد ابراہیم خلیل، سید اصغر حسین، دکن ٹریڈرس بک سیلر حیدرآباد

(5) تعلیم اور اس کے اصول: محمد شریف خاں، ایجوکیشنل بک ہاؤس علی گڑھ

(6) نایاب تعلیمی نفسیات: شاذیہ رشید جدران پبلی کیشنز لاہور

(7) تعلیمی نفسیات اور رہنمائی: ملک محمد موسی رشاذیہ رشید، جدران پبلی کیشنز

8) Cronbach,I.J.(1970),Essentials of Psychological Testing,3rd ed., New York, Harper and

Row Publishers

9) Dandapani, S.(2007). Advanced Educational Psychology, New Delhi, Anmol Publications Pvt. Ltd.

10) Ebel, Robert L,.(1979), Essentials of Psychological Measurement, London, Prentice Hall International Inc.

11) Kulshestra, S.P. (1997), Educational Psycholgy - Raj Printers - Meerut Kuppuswamy, B.(2006), Advanced Educational Psychology ,New Delhi. 11) Sterling Publishers Private Ltd.

12) Mangal, S.K (2007), Advanced Educational Psychology Prentice Hill of India Pvt. Ltd. New Delhi

13) Mathur, S.S. (2007), Educational Psychology, Agra .Vinod Pustak Mandir.

14) Schopler, J. Weisz, J. King R & Morgan, C (1993), Introduction to Psychology Prentice Hill of India Pvt. Ltd., New D

اکائی 5۔ اکتساب وتدریس کے نظریات

(Theories of Learning and Teaching)

اکائی کے اجزا

5.1 تمہید(Introduction)

5.2 مقاصد(Objective)

5.3 رابرٹ ایم گیگنے کا اکتسابی وتدریسی نظریہ(Robert M.Gagne's Theories of Learning)

5.3.1 اکتساب کی قسمیں(Type of Learning)

5.3.2 سیکھنے کا عمل(Process of Learning)

5.3.3 اکتساب کے مراحل(Stages of Learning)

5.3.4 اکتسابی سرگزشت(Learning Events)

5.4 دماغ پر مبنی/ ذہن پر مبنی اکتساب (Brain Besed Learning)

5.4.1 دماغ / ذہن پر مبنی اکتساب کا مقصد (Objectives of Brain Besed Learning)

5.4.2 ہمارا دماغ کس سے شباہت رکھتا ہے؟ (Who does Our Brain Belong to?)

5.4.3 سیکھنے کے بارہ/12 بنیادی اُصول(The 12 Basic Theory of Learning)

5.4.4 دماغ ایک متوازی پروسیسر(Brain is a Parallel processor)

5.4.5 اکتساب کس طرح دماغ میں عمل میں آتا ہے؟

(How Does Learning Process Works in the Brain?)

5.4.6 تعلیمی مضمرات(Educational Implication)

5.5 تعمیراتی نظریہ (Constructive Thoery)

5.5.1 برونر کا اکتساب دریافت کا نظریہ(Bruner's Discovery Theory)

5.5.2 برونر کے تدریسی نظریہ کی خوبیاں (Merits of Bruner's Learning Theory)

5.5.3 انکشافی اکتساب کے فوائد (Advantages of Discovery Theory)

5.5.4 آسوبیل کا حصول اکتساب کا نظریہ(Asubel's Reception Theory of learning)

5.5.5 معنی خیز اکتساب کا عمل(The Process of Meaningful Learning)

5.5.6 تشریحی تدریس کیا ہے؟(What is Expository Teaching?)

5.5.7 تعلیمی اطلاق(Educational Implication)

5.6 باہمی تعاون طرز رسائی (Co-operative Approach)

5.6.1 باہمی تعاون پر مبنی تدریسی طرز رسائی کے اہم عناصر(Elements of Co-operative Aproach)

5.6.2 باہمی تعاون پر مبنی تدریس کے مراحل(Phases of Co-operative Teaching)

5.6.3 باہمی تعاون پر مبنی تدریس کا تعلیمی ماحول(Learning Environment in Co-operative Teaching)

5.6.4 باہمی تعاون پر مبنی اکتساب کے نظریات (Co-operative Besed Learning Theories)

5.6.5 باہمی تعاون پر مبنی تدریس کی خوبیاں وخامیاں(Merits and Demerits of Co-operative Teaching)

5.7 معکوسی تدریسی طرز رسائی(Reciprocal Teaching Aproches)

5.7.1 معکوسی تدریسی کی تعریف(Definition of Reciprocal Teaching)

5.7.2 معکوسی تدریس کس طرح کام کرتی ہے؟(How Reciprocal Teaching works ?)

5.8 یادرکھنے کے نکات(Points to be Rememberd)

5.9 فرہنگ(Glossary)

5.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

5.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings Readings)

5.1 تمہید(Introduction)

تعلیم وتربیت ایک بامقصد عمل ہے۔ ہر بامقصد عمل نتائج پیدا کرتا ہے۔لیکن نتائج کا انحصار مقصد اور حصول مقصد کے لیے اختیار کئے گئے طریقہ کار پر ہوتا ہے۔نتائج کو یقینی بنانے کے لیے مقصد کا صحیح انتخاب اور حصول مقصد کے لیے موزوں طریقہ کار اختیار کرنا انتہائی ضروری ہے۔اس بناء پر مقصد،طریقۂ کار اور نتائج کو بار بار دہرایا گیا ہے۔ چونکہ یہ اکتسابی عمل کے لازمی اجزاء ہیں اس لیے اس بلاک میں ہم تدریسی طریقے کے نظریات کو زیرِ بحث لائیں گے طریقۂ تدریس اور تدریسی نظریات و مقاصد میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔اُسکی بھی وضاحت کی گئی ہے۔

تدریسی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے تدریسی نظریات کے زیرِ تحت کامیابی سے انجام دیا جانے والا عمل ''طریقۂ تدریس'' کہلاتا ہے۔

طریقہء تدریس یا طریقۂ تعلیم تعلیمی نظریات کے حصول کا ذریعہ ہے۔اس کا اہم مقصد تعلیمی مقاصد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔معلم کے ذہن میں عام اور خاص دونوں قسم کے مقاصد ہوتے ہیں لیکن اکثر سبق کے خاص مقاصد حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس کے ساتھ ایک اہم مقصد طلباء کی پوشیدہ صلاحیتوں اور ان کی دلچسپیوں کو اجاگر کرنے کی اور ان کے منتشر خیالات کو مرکوز کرنے کی کوشش بھی ہے۔طلبہ میں خود سے پوچھنے اور سیکھنے کا شوق پیدا کرنا،مختلف تعلیمی مشغلوں کے ذریعے ان کے شوق اور جستجو میں اضافہ کرنا،طلباء میں اس بات کا احساس پیدا کرنا کہ وہ کس مقصد کے تحت سیکھ رہے ہیں،یہ سب معلم کے مقاصد میں شامل ہیں۔طلباء کے تجسّس کو ابھار کر سبق کو پیش کیا جائے۔ جب طلباء معلم سے رجوع ہوتے ہیں تب معلم کا کام شروع ہوتا ہے۔معلم آسان سے مشکل کی جانب طلباء کو راغب کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ طلباء کی توجہ موضوع سے ہٹنے نہ پائے۔ تدریس کو موثر بنانے کے لیے کمرۂ جماعت میں معلم ایک ہی طریقۂ کا استعمال نہیں کرتا بلکہ موقع ومحل کے لحاظ سے اپنی تدریس کے طریقوں کو بدلتا ہے۔ہر معلم کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنی قابلیت کے مطابق اپنے طریقۂ تدریس میں ندرت اور جدت پیدا کرے۔ وہی طریقۂ تدریس موثر سمجھا جاتا ہے۔جس کے ذریعے طلباء میں خود سے سیکھنے اور سوچ سمجھ کر آگے بڑھنے کا ذوق پیدا کیا جائے۔اسی نظریے کو پختگی دینے کے لیے اکتساب کے نظریات جیسے گیگنے کا نظریہء اکتساب، ذہن پر مبنی اکتساب،تعمیراتی نظریہ وغیرہ وجود میں آئے۔تعمیراتی نظریئے کے ماتحت بُرونر اور آسوبیل کے نظریات بھی اہمیت کے حامل ہیں۔اس اکائی میں ہم برین اسٹورمنگ،تصوری خاکہ بندی و،تعاون اور انعکاسی تدریس کا مطالعہ کرینگے۔تعاون پر مبنی نظریہ(Cooperative Teaching Approach)وجود میں آیا۔Reciprocal Teaching Approach یا جوابی/معکوسی/بالمقابل نظریہ اس سلسلے کی دوسری کڑی ہے۔

5.2 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ اکتسابی- تدریسی نظریات سے بہ خوبی واقف ہوں گے۔

☆ اکتسابی- تدریسی نظریات کے مقاصد کی نوعیت اور اہمیت کو بیان کر سکیں گے۔

☆ ان نظریات کی خوبیوں وخامیوں کا تنقیدی جائزہ لے سکیں گے۔

5.3 رابرٹ ایم گیگنے کا نظریہ اکتساب (Robert M.Gagne's Theories of Learning)

رابرٹ ایم گیگنے (اپریل 28/ 2002۔ 21/اگست 1916) ایک امریکی تعلیمی ماہر نفسیات تھے۔انہوں نے دوسری جنگ عظیم میں بطور

امریکن ہوائی پائلٹ (Air Pilot) کی خدمت بھی انجام دی۔ 1987 تک اُنکی کئی کتابیں منظرِ عام پر آچکی تھیں اُنکی کتاب ''The Conditions of Learning'' جوکہ 1965 میں شائع ہوئی۔ مؤثر اکتساب کے لیے کون سے ذہنی حالات رکیفیت کی ضرورت ہے اس کتاب میں اُسکی شناخت کی گئی ان کے نظریات نے آن لائن اکتساب کو جلاء بخشی ہے۔ رابرٹ گیگنے کے 9 تدریسی مراحل اور اکتساب کے 8 Conditions تعلیمی میدان میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ انہوں نے 5 قسم کے اکتساب کو تحریر کیا ہے۔ رابرٹ کے مطابق اکتساب سلسلہ وار انداز میں وقوع پذیر ہوتا ہے اور اگلا اکتساب سابقہ اکتساب پر قائم ہوتا ہے ان کی دوسری کتاب "Instructional Theory Foundations" بھی تدریس کے میدان میں اپنا الگ مقام رکھتی ہے۔

5.3.1 اکتساب کی پانچ قسمیں (Five Type of Learning)

(1) زبانی معلومات (حرف تہجی سیکھنا) (Verbal Information)

(2) ذہنی مہارت (جمع کرنا یا گھٹانا) (Intellectual Skills)

(3) ادراکی لائحہ عمل (استقرائی واستخراجی وجوہات مقناطیس کی حرکت بیان کرنا۔ (Cognitive Stratiles)

(4) حرکی مہارتیں (بٹن بند کروانا) (Motor Skills)

(5) رویہ ربرتاؤ رنقطہ نظر (Attitude) کتاب پڑھنے کے بعد کیا محسوس ہوا؟

ہر قسم کے اکتساب کے لیے مختلف تدریسی طریقوں کی ضرورت ہوتی ہے جس کی بناء پر مخصوص مہارت کو سیکھا جاتا ہے۔

اکتساب کے انداز واقسام کو مدِ نظر رکھ کر انہوں نے ہدایتی تدریس کی سائنس کو فروغ دیا۔ کمپیوٹر پر مبنی تربیت اور ملٹی میڈیا پر مبنی تعلیمی ڈیزائن کے لیے تدریسی نظریہ کے تصورات کو لاگو کرنے میں پیش پیش تھے۔ انکا کام ''Gagne کے مفروضات'' (Gagne's Assumption) کے طور پر مشہور ہے۔ جیسے کہ مندرجہ بالا میں بیان کیا گیا ہے کہ سیکھنے کی 5 مختلف قسمیں ہے اور اُسکے ساتھ ساتھ تدریسی حالات کی 9 قسمیں موجود ہیں۔ جو مختلف قسم کے اکتساب کو عمل میں لاتی ہیں۔

5.3.2 سیکھنے کا عمل (Process of Learning)

Gagne کے نظریہ کے مطابق یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اکتساب کی کئی قسمیں اور سطحیں موجود ہیں۔ ہر قسم اور سطح کے اکتساب کے لیے تدریس رہدایات کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ طالب علم کی ضرورت کو پورا کرنے کے مطابق ہوں۔ ان کا نظریہ اکتساب کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے لیکن مرکوزیت دانشورانہ مہارتوں کو برقرار رکھنا ہے Gagne کے اصول اکتساب تمام شعبوں میں تدریس کے ڈیزائن پر لاگو کئے جاسکتے ہیں۔ دراصل اس کو ابتدائی دور میں ملٹری رفوجی تربیت, میں زیرِ عمل لا گیا تھا۔

5.3.3 اکتساب رسیکھنے کے آٹھ مراحل (Eight Stages of Learning)

1956 میں ذہنی عمل کی پیچیدگی کی بنیاد پر اکتساب کی حالتیں جو کہ آسان رسادہ سے پیچیدہ کے مراحل طے کرتی ہیں۔ اُسکے تجزیہ کرنے کا ایک نظام تجویز کیا گیا۔ یہاں Gagne کا تنظیمی ڈھانچہ سیکھنے کے اعلیٰ مراحل کو ذیلی مراحل پر قائم کرتا ہے۔ اور اِن مراحل کو کامیابی سے طئے کرنے کے لیے سابقہ علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک باترتیب تجزیہ ہے جو ماتحت رذیلی مہارتوں کی بناء پر اعلیٰ مراحل ردرجے پر ہونے والے اکتساب کی پیشن گوئی پیش کرتے ہیں۔ ذیلی چار مراحل اکتساب کے برتاؤ ررویئے کے پہلوؤں پر مرکوزیت رکھتے ہیں۔ جبکے اعلیٰ 4 مراحل ادراکی پہلوؤں

پر زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

(1) سِگنل لرنگ(Signal Learning)

یہ سیکھنے کا سب سے آسان ذریعہ ہے اس مرحلے کو روئے کے ماہر نفسیات Pavlov کی طرف سے پیش کردہ کلاسیکی مشروطیت (Classical Conditioning) سے جوڑا جا سکتا ہے۔اس مرحلے میں Subject/مُدعّی کو مشروط (Conditioned) کیا جاتا ہے۔جسکی بناء پر مطلوبہ جواب (Response) یا مہیج کو مدعی پیش کرتا ہے، جب کہ تمام حالات میں مدعی اس طرح کا مہیج نہیں دیتا۔ یہ اُس وقت پیش آتا ہے جب منتخب شدہ محرک کو مدعی کے سامنے لایا جاتا ہے۔اسے مشروط محرکہ بھی کہتے ہیں۔اس محرکہ کے ساتھ دیگر محرک کے جنھیں غیر مشروط (Un conditioned) محرک کہتے ہیں، انہیں سامنے لایا جاتا ہے جو کہ قدرتی مہیج پیدا کرتے ہیں۔ڈبل محرک کی ایک خاص تعداد کے دہرانے کے بعد یہ محسوس کیا گیا کہ مدعی مطلوبہ جواب/مہیج پیش کرتا ہے، جب اُسے مشروط محرک سے گزرا جاتا ہے۔انسانی تعلیم کو آسان و موثر بنانے میں کلاسیکی کنڈیشنیگ کی افادیت تاہم بہت محدود ہے۔

(2) محرک۔مہیج اکتساب(Stimulus- Response Learning)

سیکھنے کی یہ کچھ زیادہ جدید ترین شکل ہے۔اسے Operant کنڈیشنیگ کے طور پر جانا جاتا ہے۔دراصل یہ اسکینر (Skinner) کی طرف سے تیار کردہ نظریہ تھا۔اس میں'انعام'اور'سزا'کے تصور کو بنیاد کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔یہاں مہیج کی تشکیل نہایت ہی محتاط انداز میں پلان کیے گئے کمک کے شیڈول کے ذریعے کی جاتی ہے۔یہ مہیج عام نہ ہو کر مطلوبہ مہیج ہوتی ہے۔آپرٹینگ کنڈیشنیگ کلاسیکی کنڈیشنیگ سے مختلف ہوتی ہے۔یہ فرق ایجینٹ'کمک کی وجہ سے ہے'جو کہ انعام/سزا سے Responce کو پیش کرتا ہے۔اس مشروطیت کی بناء پر پروگرام لرنگ کو وجود حاصل ہوا ہے۔

اس مرحلے کو آزمائش اور غلطی (Trail & Error) اس کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔مسائل کو حل کرنے کا یہ ایک بنیادی طریقہ ہے۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ مدعی یہاں بار بار متعدد کوشش جاری رکھتا ہے۔جب تک وہ کامیاب نہیں ہو جاتا تب تک ایجینٹ کوشش کرنا نہیں چھوڑتا۔

(3) کڑیاں جوڑنا(Chaining)

یہ سیکھنے کی ایک اعلیٰ درجہ کی شکل ہے یہاں مدعی (Subject) میں یہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دو یا دو سے زائد سابقہ سیکھے ہوئے محرکہ۔مہیج بندش میں مربوطیت لانے کی کوشش کرے۔یہ باونڈ ترتیب سے منسلک ہوتے ہیں۔اس مرحلے میں مشکل حرکی مہارتوں (Complex Psychomotor Skills) کا اکتساب ہوتا ہے۔جیسے سائیکل سواری، پیانو بجانا وغیرہ۔یہاں پیچیدہ روئے کی تشکیل ہوتی ہے۔یہ رداعمال کا ایک سلسلہ منسلک کرنے کا عمل ہے۔Chaining دو قسموں کی ہوتی ہیں۔

(a) یک رنگ/مساوی خصوصیت والی Homogenous (مساوی خصوصیات والے مہیج سے باونڈ/لنک تیار ہوتے ہیں۔)

(b) مختلف خصوصیات والی Heterogenous (مختلف خصوصیات والے مہیج سے باونڈ/لنک سے تیار ہوتے ہیں)۔

(4) زبانی ایسوسی ایشن(Verbal Association)

یہ سلسلہ بندی (Chaining) کی ایک قسم ہے یہاں منسلک ہونے والی اشیاء کے درمیان روابط کی نوعیت زبانی (Verbal) ہوتی ہے۔ زبانی ایسوسی ایشن لسانی مہارتوں کی ترقی میں اہم رول ادا کرتا ہے۔یہ Chain لرنگ سے الفاظ کے ذریعے منسلک ہوتا ہے۔یہاں سیکھنے والا زبانی طور پر علم اور دانشورانہ مہارت کو تنظیمی نظام (Hierarchy) برائے اکتساب کی شکل میں منظّم کرتا ہے۔دوسرے انداز میں اگر تشریح کی جائے تو یہ

Associate Learning کی ایک قسم ہے۔ جسے Paired ایسوسی ایشن بھی کہا جاتا ہے۔ جیسے لفظ کو توڑ کر اُسکے معنی کو سیکھنا۔

(5) امتیازی سلوک/ تفریق/تمیز کرنے والا اکتساب (Discrimination Learning)

اس مرحلے میں سیکھنے والا ایک چین سے دوسرے چین میں فرق/شناخت/امتیاز کرنے کے قابل ہوجاتا ہے۔ اس میں ایک محرک سے دوسرے محرک میں فرق کرنا آجاتا ہے اور تبدیل شدہ محرک کے مطابق اپنا ردعمل ظاہر کرتا ہے۔ مداخلت (Interference) کی وجہ سے یہ عمل زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ جس میں ایک اکتساب دوسرے اکتساب پر اثر انداز ہوتا ہے یا دوسرے اکتساب کو ہونے سے روکتا ہے۔ مداخلت کو بھول جانے (Forgetting) کی ایک بنیادی وجوہات میں مانا گیا ہے۔

(6) تصور کا اکتساب (Concept Learning)

یہ عام خیال/تعمیم کا اکتساب ہے یہاں مُدعی (Subject) تصور کے عام لیکن متغیر خصوصیات کو سمجھنے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے۔ تصور (Concept) یعنی محرک کے گروپ کا ایک عام خیال تصوراتی اکتساب میں سیکھنا/برتاؤ میں تبدیلی کسی خاص محرکات (Stimulus) کے کنٹرول کی وجہ سے نہیں وقوع ہوتی بلکہ ہر محرکہ کے خلاصہ/عام/تجدیدی خیال کے بناء پر واقع ہوتا ہے۔

اس مرحلے میں مسلسل ردّعمل کو مختلف محرک (Stimulus) کے لیے وقوع ہوتے دیکھا جاتا ہے۔ اس مختلف محرک کو عام جماعت/کلاس کے طور پر مدعی دیکھتا ہے اور اُس پر اپنا ردعمل پیش کرتا ہے اس مرحلے میں مدعی تعمیم، جماعت بندی کرنا جیسی صلاحیت میں فروغ پاتا ہے۔

(7) اصول/قانون کا اکتساب (Rule Learning)

یہ ایک انتہائی اعلیٰ سطح کا ادراکی عمل (Cognitine Process) ہے۔ جس میں تصورات کے درمیان تعلقات کو سیکھا جاتا ہے اور مختلف حالتوں میں ان تعلقات کو لاگو کرنے کی قابلیت حاصل کی جاتی ہے۔ ان میں وہ حالات بھی شامل ہے جس میں مدعی (Subject) کبھی موجود نہ تھا۔ یہ عام قوانین (General Rules)، طریقہ کار (Procedures) وغیرہ سیکھنے کی بنیاد بناتا ہے۔ یہاں دو یا دو سے زائد تصورات کا سلسلہ ایک اصول کو سیکھنے میں مدد کرتا ہے۔

(8) مسئلہ کو حل کرنا (Problem Solving)

گینگے کے مطابق یہ ادراکی سطح کی سب سے اعلیٰ ہے۔ اس مرحلہ میں مدعی ایک پیچیدہ قانون/کلیہ Rule کی تخلیق کرتا ہے۔ یا الگورتھم یا مخصوص مسئلے کو حل کرنے کے طریقے کار کا انعقاد کرتا ہے۔ ساتھ ہی اسی نوعیت والے دیگر مسائل کو حل کرنے میں اسی طریقہ کار کا استعمال کرتا ہے۔ یا یوں کہئے کہ ایک مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نئے اور پیچیدہ قواعد وضوابط کی تشکیل ہوتی ہے۔ یہ سیکھنے والے کی شخصیت میں مستقل تبدیلی لاتا ہے۔ ساتھ ہی اُس کی قابلیتوں میں بھی یہاں سیکھنے والا حصوں سے زائد سیکھنا ہے۔

5.3.4 اکتسابی سرگزشت

تدریسی سرگزشت (Instructional Event)	اکتسابی سرگزشت (Learning Event)
1۔Ganing attention. (Hook) دھیان فراہمی	1- Reception استقبال/قبول کرنا
2۔Informing learness of the objective	2- Expectancy۔ توقع کرنا

3- Retrieval پس منظر	3۔Stimulating recall of prior learning
4-Selective Perception منتخب خیال	4۔Presenting the stimulus
5- Semantic encoding لسانی رمعنویاتی	5۔Providing learning guidance
6- Responding۔جواب دینا	6۔Eliciting performance
7 - Reinforcement کمک/رسائی رمدد	7۔Providing Feedback
8 - Retrieval دوبارہ حاصل کرنا	8۔assessing performance
9- Generalization ۔تعمیم کرنا	9۔enhancing retention and transfer

(1) دھیان کی فراہمی سیکھنے والے کو سبق میں شامل کرنا

☆ شاک فیکٹر (Shock factor) سے محرکہ فراہم کرنا۔

☆ واقعہ رکیفیت کو سبق کے مضمون سے جوڑنا بمقابلہ غیر تعلق شدہ آلات کو استعمال کرنا۔

معلم کی ممکنہ لائحہ عملی (Teachers Possible Action)

☆ نئے مسئلے رحالات رسوالات ربحث کرنا۔(کیا ہوگا اگر)

☆ ملٹی میڈیا کا استعمال (Short video / Audio clip)

☆ کوئی quote قول پیش کرنا، متنازع یا تناسب رمطابقت (anology) کو سامنے لانا۔

☆ کسی مظاہرہ "Demo" کی تخلیق رتشکیل کرنا۔

☆ برف توڑنے والی سرگرمیاں (Ice breaker activities) کا انعقاد کرنا۔

☆ حیران کُن شماریات

(2) سیکھنے والے کو واقف رصحیح سمت کا تعین (Orient) کروانا۔

سبق کو بیان کرنا اور اس کے مقاصد سے آگاہی کروانا۔

معلم کی ممکنہ لائحہ عمل (Teachers Possible Actio)

سیکھنے والے سے آپ کیا توقع کرتے ہیں اُسے تفصیل میں تحریر کرے اور اُن کی اکتسابی نتائج کو کس طرح جانچا جائے گا۔

☆ مقاصد پیمائش کے لائق ہو۔ساتھ ہی قابل مشاہدہ ہو۔

☆ سبق کا مجموعی جائزہ فراہم کرے۔(ماقبل تدریسی جانچ سے اُنکی سابقہ معلومات کو دریافت کرے۔)

(3) سابقہ معلومات کو یاد دلانے کے لیے محرکہ فراہم کرنا:(Provide Motivation to Recall Previous Knowledge)

☆ طالب علم کیا جانتے ہیں اور کیا نیا سیکھنے والے ہیں۔ان کے درمیان پُل تیار کرنا۔

معلم کا ممکنہ لائحہ عملی (Teacher's Possible Action)

☆ طلباء کی سابقہ معلومات کو نئے رمضمون رسبق سے Text یا audio کے ذریعہ جوڑنا۔

☆ سیکھنے والے طلباء کواُنکے ذاتی تجربات پر بات چیت کا موقع فراہم کرنا۔

☆ خیالات کی تشکیل Brain Stormin کے ذریعے کرے یا انہیں ایسے حالات میں ڈالنا کہ وہ سابقہ حالات سے موجودہ حالات کے لیے متوقع جوابات فراہم کرسکیں۔

☆ سیکھنے والے طلباء کی سابقہ معلومات کو Quiz کے ذریعے جانچے۔

☆ پس منظر فراہم کرے۔

☆ مستقبل میں ہونے والے واقعات کے عناصر کا اندازہ قائم کروانا۔

☆ سیکھنے والے طلباء کو اس بات کی شناخت کروانا کہ وہ کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں جانتے ہیں۔

(4) مواد مضمون کو پیش کرنا۔(Content Delivery)

☆ سیکھنے والے مواد کو Content Maerial اس انداز میں فراہم کرنا کہ اُنکے اکتساب میں بڑھاوا ہو۔

☆ Material کو چھوٹے چھوٹے حصے "Chunks" میں پیش کرے۔

معلم کا ممکنہ لائحہ عملی (Teacher's Possible Action)

مثالیں: مطالعہ ، سمعی لیکچرس ، گرافیکس ، پاور پوائنٹ پری زینٹیشن ، پروجیکٹ ، سرگرمیاں، تحریر ، لیب / demos، ملٹی میڈیا، simulations، ویب سائٹس، Web 2.0 tools

(5) سیکھنے والے کو رہنمائی مہیا کرنا:(Provide learner Guidance)

☆ مواد کو سیکھنے کے لیے معلم نے لائحہ عملی کا استعمال کرے۔

معلم کا ممکنہ لائحہ عملی:(Teacher's Possible Action)

معلم مندرجہ ذیل جذبات مہیا کروائے۔

☆ نمونہ مسئلہ/کیفیت/حالات مہیا کرے۔

☆ رہنما مشقیں (پڑھنا،لکھنا، بحث ومباحثہ کرنا)

☆ Mnemonics گرافِکس آرگنائزرس دینا۔

☆ نکات کو Highlights کرنا،موازنہ کرنا/تفاوت کرنا۔(Contrast)

☆ Drawing/Mind/Maps

☆ عام غلطیاں (Pit falls)

☆ Ancedotes/ Analogies / Inferences

☆ سوالات/جوابات

☆ Rubrics

☆ Check List

☆ Guidelines

☆ Study Guidances

☆ گروہ (چھوٹے/جمیعت) بحث/بات چیت/تبصرہ

(6) مشق ''Practice'' Eliciting Performance

☆ طلباء کو مقاصد کے تحت مہارتوں کو کرنے کے مواقع فراہم کروانا۔

(یہ مشق Instructor کی رہنمائی میں گروپس میں کروائی جائے)

معلم کا ممکنہ لائحہ عمل:۔(Teacher's Possible Action)

ممکن مشقوں (Practices) کی مثالیں۔

☆ Group colloboration/ گروہی تعاون

☆ تحریر شدہ تصویفات کے ڈرافٹ

☆ تجربہ گاہ (labs)

☆ انفرادی/گروہی پروجیکٹس

☆ سرگرمیاں

(7) معلومات سے پُر ردِّعمل فیڈ بیک فراہم کرنا (Provide Feedback by Informetion)

☆ تفصیل مہیا کرنا، سیکھنے والے کے لیے استعمال، تعمیراتی تنقید (Constructive Criticism) اور اصلاح مہیا کرنا۔

☆ بہتری کے لیے مخصوص طریقوں کا استعمال کرنا۔

معلم کی ممکنہ عمل آواری (Teacher's Possible Action)

ساتھی طالب علم/خود/اتالیق کا فیڈ بیک (ردِعمل بازرسائی)

☆ جب بھی ممکن ہو سُرخی (Rubrics) کا استعمال

☆ مخصوص بازرسائی دے جو چیز بہتر ہو یا جو علاقے میں بہتری ضروری ہے۔

☆ محرکہ فراہم کرے۔ (شاباش بہتر کارکردگی Good Job, Very Good)

(8) سبق کے مقاصد کا اکتساب ہوا کہ نہیں اُسکا جائزہ لینا

(Reiview whether or not the Objectives of the lession have been achieved)

☆ تشخیص تعین قدر کی مدد سے انفرادی سیکھنے والے کی جانچ کرے کہ مقاصد پورے ہوئے کی نہیں۔

☆ انفرادی کاردگی بغیر اعانت

معلم کی ممکنہ عمل آواری(Teacher's Possible Action)

تجویز/مشورہ کے آلے باکس:

☆ تصدیق شدہ جانچ(Authentic Assessment)

☆ تحریر شدہ تفویض(Written Assignment)

☆ رسمی تفویض(Formal Assignment)

☆ مظاہرہ/نمائش(Presentation)

☆ کارکردگی(Performance)

☆ مخصوص پیداوار کی تخلیق(Creation of Particular Product)

(9) حافظہ/برقراریت اور منتقلی میں بہتری لانا(Improve Memory and Transfer)

☆ اکتساب کی چھڑی(Learning Stick) تیار کرنا۔(اضافی معلومات)/مثالوں کے ذریعے جائزہ لینا۔

☆ سیکھنے والے کے لیےTransitionیعنی منتقلی مہیا کرنا تاکہ وہ معلومات کو دوسرے ماحول میں/پس منظر میں استعمال کر سکے۔

☆ اگلے سبق/اکائی کی تجویز رکھنا''Coming Attractions''

معلم کی ممکنہ عمل آواری (Teacher's Possible Action)

مقاصد کو عام/ذاتی زندگی سے جوڑنا۔

☆ سرسری/مختصر جائزہ برائے سابقہ سبق/اکتساب

☆ مواد کا خلاصہ تیار کرنا اور نئے صورت حال میں اُس کا استعمال کرنا۔

☆ سیکھنے والے کے لیے نئے حالات/پسِ منظر تیار کرنا جس کی مدد سے معلومات کی منتقلی ہو سکے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ گیگنے کے نظریہ برائے اکتساب کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

5.4 دماغ/ذہن پر مبنی اکتساب (Brain Based Learning)

برین پر مبنی اکتساب ''دماغ کس طرح سیکھتا ہے۔'' اس کلیہ پر مبنی ہے۔ جدید سائنسی تحقیق نے تدریسی طریقہ کار، اسباق کے ڈیزائن و اسکول پروگرامس کی نئی کھیپ تدریسی میدان کو مہیا کی ہے، جس کا نصب العین یہ ہیکہ ''طلباء کے دماغ کس طرح اکتساب حاصل کرتے ہیں؟'' کو جاننا۔ اس نظریے میں بچوں کی ادراکی نشونما کو اہم مقام حاصل ہے۔ اُن میں موجود انفرادی اکتسابی تفاوت اس بات کی دلیل پیش کرتا ہیکہ عمر/نشونما ،سماجی، جذباتی وادراکی پختگی اکتساب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ''برین پر مبنی اکتساب'' نظریہ کا اہم پہلو پُر معنی اکتساب ہے۔

برین بیسڈ لرننگ جسے BBL بھی کہتے ہیں، اس میں اس بات پر دھیان دیا جاتا ہیکہ اکتساب میں تناؤ، خطروں کا کیا کردار ہے۔ سب سے

پہلے یہ بات کہ ہمارا دماغ ایک عام پروسیسر کی طرح کام کرتا ہے اس نظرئے میں دماغ کی کارکردگی دورانِ اکتساب کس طرح وقوع پذیر ہوتی ہیں، اس کی تفہیم کی گئی ہے۔کین وکین (1994) کے مطابق:

''دماغ بھی دیگر اعضاء کی طرح ایک عضو ہے۔جس کا کام سیکھنا ہے۔اس کے پاس سیکھنے کی بے پناہ رغیر محدود صلاحتیں ہیں۔اور اکتساب کے لیے دماغ کی کارکردگی بہت ضروری ہے۔''

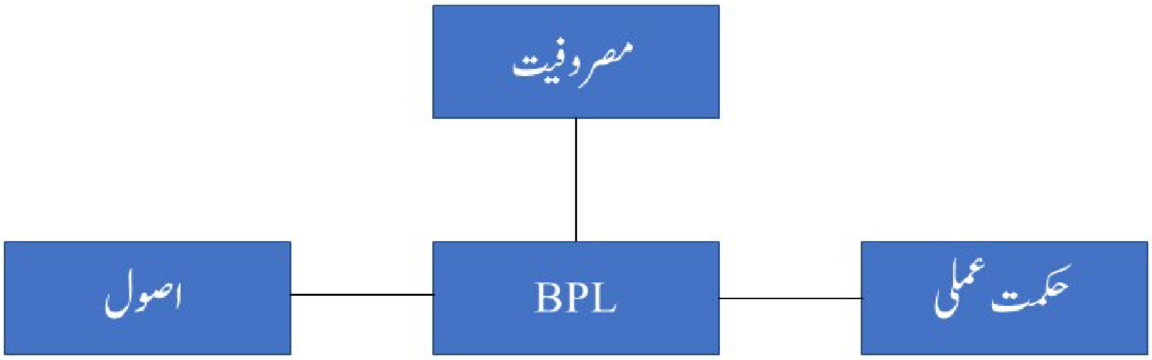

اس نظرئے کے ذریعے اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ دوران اکتساب ہمارا دماغ کس طرح سے کام کرتا ہے اور معتبر رپُر معنی (Meaning Full) اکتساب کسطرح وقوع ہوتا ہے یہ نظریہ سطحی اکتساب (Surface curing) اور پُر معنی (Meaning full Learning) اکتساب میں فرق بتلاتا ہے ساتھ ہی اس بات کی وضاحت پیش کرتا ہے زیادہ سے زیادہ رآخری حد کا اکتساب (Maximum) کس طرح کیا جائے۔حفظ پذیری (Memonazation) یہ نظریئے انتہائی اہم ہے۔ہر پُر معنی معلومات علمِ کامیابی کے لیے اشد ضروری ہے۔

طلباء کے علم میں جوڑ بہت ضروری ہے سابقہ علم اور حالیہ علم کے درمیان کڑی رجوڑ پُر معنی اکتساب کے لیے بنیادی عنصر کی اہمیت رکھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر ہم کہیں تو یہ معتبر راکتساب پر مبنی سیکھنے کا عمل ہے جو کہ سیکھنے والے کی زندگی کے پسِ منظر میں موجود تجربات، ان کی سیکوریٹی، مواقع برائے معتبر اکتساب کو فراہم کرتی ہے۔BBL دماغ کے عمل کے اصول اور اس کے تحت تدریس کی تنظیم پر اتفاق رکھتی ہے۔ یہ وہ تصور ہے جو ہمیں بتلاتا ہے کہ کس طرح عام تصور common sense انسان کے تجربات اور ادراک کی تحقیق کی آمیزش کلاس روم کے ماحول کے لیے قوانین راصول (Principles) اور فائدہ مند آلات تشکیل کرتے ہیں۔ یہ کوئی نقشہ (Map) ہمیں مہیا نہیں کرتے جس کی مدد سے ہم اس کا پیچھا کر سکیں۔ بلکہ یہ فیصلہ سازی کے وقت ہمارے دماغ کا خاکہ رشکل کس طرح ہوتا ہے اُس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

"Brain based Learning is to learn with the brain in our mind." (Jensen, 2000)

''دماغ پر مبنی اکتساب ہے دماغ کی مدد سے سیکھنا اپنے ذہن میں۔''

دماغ پر مبنی اکتساب کیوں؟(Why Brain Based Learning)

ہم پہلے ہی اس بات سے واقف ہیں کہ ہم دماغ سے سیکھتے ہیں۔ پھر اس میں نئی بات کیا ہے؟ ایسی سوچ والے لوگوں کے لیے جواب یہ

ہے کہ ''ہر ایک اکتساب رسیکھنے کا عمل دماغ پر مبنی ہوتا ہے پر اگر ہم صرف سیکھنا کہیں تو وہ لوگ یہ نہیں سمجھ سکیں گے کہ سیکھنا یعنی دماغ پر مبنی سیکھنا۔ ماہر نفسات پول(1997) کے مطابق'' ہر انسان کے پاس دماغ ہے جو حیرت انگیز خوبیاں رکھتا ہیں اور اس کے پاس لامحدود مواقع ہیں۔ لہذا جب ہم دماغ پر مبنی سیکھنے کی بات کرتے ہیں تب ہمارا منشا یہ ہوتا ہیکہ اکتساب کے دوران ہمارا دماغ کس طرح کام کرتا ہے۔ اور یہ کہ اُسکی بہتر واعلیٰ سطح پر کس طرح اکتساب ہوتا ہے، اس کی سطح میں کس طرح اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اُنہیں بتایا جا سکے۔''

اس طرح سے BBL دماغ کی ہدایات کے تحت اکتساب کے عمل کو انجام دیتا ہے۔

5.4.1 دماغ پر مبنی اکتساب کا مقصد (The Aim of Brain Based Learning)

BBL کے نظریئے کی طرفداری کرنے والے ماہر نفسیات یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ تدریس کی تکنیکوں کی بنیاد Neuroscience ہے۔ جو کہ دماغ کے سیکھنے کے عمل کو موثر انداز میں طویل مدت رعرصے کے اکتساب میں تبدیل کرتا ہے BBL کا مقصد تدریس کو Memorizing (یاد کروانا ہے) جو کہ ہر معنی اکتساب سے ہو کر گزرتا ہے۔ اس عمل کے لیے مندرجہ ذیل تین اہم عناصر کی ضرورت ہے۔

(1) Relaxed alertness and being ready for easy comprehensio

پرسکون چوکنا رہنا ساتھ ہی آسان تفہیم کے لیے تیار رہنا۔

(2) Immession

(3) محرک عمل آواری رعمل (Active Processing)

(1) :Relaxed alertness and being ready for easy comprehensio

اس مقام پر تفہیم کے لیے جو خصوصیات ضروری ہیں وہ یہ ہیں۔

(a) عام آرام (General Relaxity)

(b) غیر معمولی حوصلہ افزائی رمحرکہ فراہم کرنا۔ (Innate Motivation)

تفہیم کے لیے ایسے ماحول کی ضرورت ہوتی ہے جو محفوظ خطرات اٹھانے کے مواقع فراہم کرے اور اکتساب کو اعلیٰ سطح پر لے جائے۔ محفوظ رہنے کا احساس اس بات کو بتلاتا ہے کہ موزوں سطح پر خطرہ یا رسک کو اُس نے قبول کیا ہے اس لیے وہ آرام (Relax) سے ہیں۔ معلم کا کام ہے کہ تدریس کی شروعات کھلے رجوڑی والے مباحثے Open or Pair discision سے کرے اور اس کے لیے تھوڑا وقت کا استعمال کرے۔

(2) :Immersion

یہاں طالب علم پس منظر پر یا سابقہ علم پر اپنا تمام دھیان مرکوز رکھتا ہے۔ جب Wholeness اور ایک دوسرے سے اُسکے تار جُڑتے ہیں اُوقت طالب علم اپنی مقامی یاداشت (Local Memory) سسٹم کا استعمال Context رپس منظر کی دریافت کرنے میں لگاتا ہے۔

(3) محرک عمل آواری رعمل (Active Processing)

طالب علم کے ذہن کو متحرک کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ معلم خود طالب علم کے ساتھ Purposefully یعنی بامقصد انداز میں کام کرے کیونکہ طلباء کا معلومات کے ساتھ جڑنا Knowledge کو فطری انداز میں جوڑنا ہے یہ جوڑ پر معنی انداز میں اُن کے کردار اور تصورات میں

ظاہر ہونا چاہئے۔

5.4.2 ہمارا دماغ کس سے شباہت رکھتا ہے؟ ۔کس طرح ہے؟

(1) ایک گوبھی (2) ایک اخروٹ (3) ایک ریفریجیریٹر

(4) ایک انگور (5) ایک باکس (6) ایک جنگل

ہمارا دماغ:

ہمارا دماغ ایک ''جنگل'' کی مانند ہے صرف ایک چیز ہی جنگل کے وجود یا کارکردگی کو ظاہر نہیں کرتی ہے بلکہ اُس کا ہر حصہ اُسکے وجود کو مکمل کرتا ہے اُسی طرح دماغ کے ہر حصے ایک دوسرے کے ساتھ منسلکہوتے ہیں جبکہ ہر حصہ کا اپنا علٰحدہ رذاتی کام ہوتا ہے۔ دماغ میں قدرتی Pruning یا نیورل ہوتے ہیں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ

''سیکھنا نازک عمل ہے لیک جینیات اور ماحول کے درمیان یہ ایک طاقتور بات چیت ہے۔'' رابرٹ سیلوسیٹر

دماغ کی پیچیدگی:۔

(1) Cellular (سیلولر) کی سطح پر

☆ مائع کے تین Pints

☆ Mass کے تین پونڈ

☆ عصبی خلیات (یا نیوران) اربوں کی دہائی

☆ مزید دس گنا glial خلیات جو نیورون کی مدد کرتے ہی، حفاظت کرتے ہیں اور اُسکی پرورش کرتے ہیں۔

☆ دماغ کے خلیات۔30 ہزار نیورانس)(300,000 glial) خلیات جو کہ ایک سوئی کی نوک پر سما سکتے ہیں۔

(2) مائع اور برقی کونگورنیس(Liquid and Electrical Congreuence)

دماغ کے حصے (Part of Brain)

(1) Brain Stem(بقا کے لیے Survival)

(2) Cerebellum۔(اعصابی نظام Autonomic Nervous System)

(3) Limbic سسٹم (جذبات Emotion)

(4) Cortex(وجہ منطق Reason Logic)

(5) Cortex Front Lobe

☆ تخلیقیت، فیصلہ سازی، سیاق وسباق رپس منظر

☆ پلاننگ، مسئلہ کا حل نکالنا، پیٹرن کی منصوبہ بندی۔

(6) Upper Temporal Lobe۔ Wernicke's area

فہم، مطابقت، ماضی کے تجربات سے جُوڑنا، سُننا، حافظہ، معنی وغیرہ

(7) Cortex-Lower Frontal Lobe

☆ بولنا/خطاب کرنا/زبان/لسانیت (Broca's Area)

(8) Spatial order- Ocapital Lobe

☆ بصری عمل، Patterns، ڈسکوری/کھوج

(9) Parietal Lobe

☆ حرکی (Motor) پرائمری حسی علاقہ، بصیرت، افعال زبان

(10) Cerebellum

☆ حرکی/Motor/Motion ندرت والا اکتساب، ادراکیت، توازن، Posture وغیرہ

نیورانس (Neurons)

ایک نیوران دوسرے نیوران سے جُڑا ہوتا ہے۔ ساتھ ہی پٹھوں اور غدود سے بھی جُڑے ہوتے ہیں۔ یہ کیمیائی معلومات (Chemical Information) جسے پیغامات (Messages) کہتے ہے اُسے بھیجتے بھی ہیں اور موصول بھی کرتے ہیں جو کہ برتاؤ کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔ یہ ایک ملی میٹر تک سے لیکر 1 میٹر کی لمبائی میں ہوتے ہیں۔ خلیے کے Nucleus میں DNA ہوتا ہے جو کہ 1 میٹر کی لمبائی کا ہوتا ہے جتنے زیادہ نیورون کے جوڑ (Connections) تیار ہوں گے اُتنا زیادہ اکتساب (Learning) ہوتا ہے۔ یہ اکتساب متعلقہ، یادگار اور مزید ہوتا ہے۔

5.4.3 دماغ پر مبنی سیکھنے کے بارہ بنیادی اصول (Twelve Basic Principle of Brain Based Learning)

1۔ دماغ ایک متوازی پروسیسر (Parallel Processor) ہے۔

2۔ اکتساب پورے جسم (Physiology) کو اس عمل میں مصروف کرتا ہے۔

3۔ اکتساب نشونما/ترقی ہے۔

4۔ ہر دماغ منفرد ہے۔

5۔ ہر دماغ ایک ساتھ حصوں میں وکُل/مجموعہ کو سمجھتا اور تخلیق کرتا ہے۔

6۔ اکتساب ہمیشہ شعوری ولاشعوری عمل کو شامل کرتا ہے۔

7۔ معنی/مفہوم کی تلاش پیدائشی ہیں۔

8۔ جذبات سیکھنے کے لیے انتہائی اہم ہے۔

9۔ اکتساب کو Challenges رفتار مہیا کرتے ہیں جبکہ خطرات سے اکتساب کو روک لگتی ہیں۔ (اسے FFF کا اصول کہتے ہے۔)

10۔ معنی کی تلاش/مطلب کی کھوج پیٹرٹنگ (Patterning) کے ذریعے ہوتی ہیں۔

11۔ ہم حافظے (Memory) کو مختلف طریقے سے منظّم کرسکتے ہیں۔

12۔ دماغ۔ایک سماجی اسباب ہے۔

مندرجہ بالا اصول BBL کے تصور کی تشکیل کرتے ہیں۔

5.4.4 دماغ ایک متوازی پروسیسر ہے (Brain is Parallel Processor)

دونوں Hemisphere ایک ساتھ مِلکر کام کرتے ہیں اور بہت سے افعال کو ایک ساتھ انجام دیتے ہیں۔ Edelman (1994) نے یہ پایا کہ جب دماغ میں زیادہ نیورانس بیک وقت ملتے ہیں۔ اکتساب، معنی اور سیکھا ہوا برقرار رکھنے میں زیادہ سے زیادہ قابلیت کو سیکھنے والے میں پایا گیا اور یہی کامیابی کی کلید ہے۔

اس لحاظ سے BBL یا تعلیم دماغ کی تفہیم سے حاصل کردہ اصولوں پر مبنی حکمت عملیوں کی مصروفیت رعمل آواری ہے۔

انیسویں صدی کے وسط تک دماغ کو City's Switchboard سے منسوب کیا جاتا تھا۔ 1970 کی برین تھیوری نے دماغ کو دائیں اور بائیں حصے میں بانٹا اُسکے بعد Triunebrain اس اصطلاح کا وجود عمل میں آیا پال میک کلین (Paul Mc Clean) نے انسانی دماغ کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور اُسے Triune brain کا نام دیا۔

5.4.5 اکتساب کس طرح دماغ میں عمل میں آتا ہے؟ (How does Learning Process Works in the Brain)

نیورونس ایک دوسرے سے جُڑتے ہیں بات چیت (Communication) کرتے ہیں۔

- ☆ جب نیورونس کو حسّی (Sensory) داخلہ (input) ملتا ہے۔ وہ توسیعی نیورون کا جال (Extensions) تیار کرتے ہیں۔ جسے dendrites کہتے ہیں۔
- ☆ AXOD ایک لمبا فائبر ہے جو نیورون سے شروع ہوتا ہے اور دوسرے نیورون تک کھینچا چلا جاتا ہے۔
- ☆ Dendrites اور Neurons جال (Network) تیار کرتے ہیں۔
- ☆ نیورنس کے درمیان کی بات چیت کو Myelin فروغ دیتا ہے۔ جہاں یہ نیورون ملتے ہیں اُس نقطے (point) کو synapse کہتے ہیں۔ اور موجودہ مائع (Liquid) جو بات چیت کو فراوانی دیتا ہے اُسے Neurotransmitters کہتے ہیں۔

5.4.6 BBL کے تعلیمی مضمرات (Educational Implication)

- ☆ BBL ہمیں بہترین تعلیمی طریقوں اور بہترین تدریسی و اکتسابی عمل کی طرف راغب کرتا ہے۔
- ☆ BBL کے اصولوں سے انٹرا یکٹیو تدریسی عناصر کو اہمیت حاصل ہوتی ہے۔
- ☆ اکتسابی ماحول کی تخلیق سے طالب علم اکتسابی تجربات حاصل کرتا ہے۔
- ☆ BBL ایک خوشحال انتباہ ہے جو کہ ماحول سے ڈر رخوف کو ختم کرتا ہے جب کہ ایک انتہائی مشکل اکتسابی ماحول برقرار رہتا ہے اور طالب علم بغیر خوف کے اکتساب کرتے ہیں۔
- ☆ سیکھنے والا فعالی طور پر اپنے سیکھنے کو مضبوط بناتا ہے اور عمل درآمد کے ذریعے معلومات کو اپنے اکتساب میں شامل کرتا ہے۔

☆ معلم کو چاہئے کہ وہ طلباء کا استعمال کرتے ہوئے طلباء کے بنائے ہوئے Material اور Products کو Bulletin بورڈ display بورڈ پر آراستہ کرے اور ایک اکتساب کو فروغ دینے والے موثر ماحول کی تشکیل کرے۔

☆ اکتساب کی جگہ جیسے Tables اور Desks (میز) کو گروپ کی شکل میں کمرہ جماعت میں رکھے جس کی بنا پر سماجی مہارتوں اور تعاون کو گروہی سرگرمی کے ذریعے پروان ملے گی۔

☆ باہری واندرونی تعلیمی سرگرمیوں کو جوڑے تاکہ طلباء کو حرکت کا موقع ملے گا ساتھ ہی دماغ کو تازہ آکسیجن بھی فراہم ہوگی جو موثر اکتساب کو مدد فراہم کرتی ہے۔

☆ بڑے شہری ماحول میں طلباء کے لیے محفوظ جگہوں کا انتظام ہو جہاں انہیں کم خطرہ محسوس ہو۔

☆ ایسے تعلیمی ماحول کو چُنے جہاں مختلف قسم کی روشنیوں کا انتظام ہو۔

☆ دماغ کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ معلم کمرۂ جماعت میں باقاعدگی سے تبدیلیاں لائے اور ایک متحرک ماحول فراہم کرے۔

☆ معلم طلباء کو متعدد وسائل دستیاب کروائے ،کلاس روم میں تعلیمی ،جسمانی اور مختلف قسم کی ترتیب فراہم کرے تاکہ سیکھنے کی سرگرمیاں آسانی سے مربوط ہوں۔

☆ معلم لچیلا اکتسابی ماحول فراہم کرے ماضی کا عام اصول متعلقہ ہے کہ تدریس کے لمحات کی شناخت کی جائے اور اس کا بہتر استعمال کیا جائے۔

☆ معلم کو چاہئے کہ وہ نصابی وغیرہ فعالی اکتسابی جگہوں کی نشاندہی کرے طالب علم کو پرسکون ماحول میں انعکاس کا عمل کرنے میں آسانی ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ طلباء کے ساتھ آپسی میل جول اُنکے باہمی ذہانت کو فروغ دیتا ہے۔

☆ معلم کو اس بات سے واقف ہونا چاہئے کہ طالب علم بھی اپنی ذاتی Space کو پسند کرتا ہے مثلاً اس کا گھر، میز، الماری، لاکر وغیرہ اس سے اُس کی انفرادی شناخت ظاہر ہوتی ہے۔

☆ معلم کو چاہئے کہ وہ یہ جانے کہ ذہن کی نشونما کسی بھی عمر میں ہوسکتی ہے۔ نیورون کو صرف نئے Connections فراہم کروانے ہیں۔

☆ معلم موسیقی کا استعمال کلاس روم یا پروگرام میں کرے جس کی بناء پر ذہنی دباؤ میں کمی واقع ہوتی ہے۔

☆ آرٹ ایک BBL کا اہم حصہ ہے جس کی مدد سے سیکھنے والے اپنے جذبات اور احساسات کو پیش کرنے کا موقع دستیاب ہوتا ہے۔

☆ طالب علم کو مختلف قسم کے تعین قدر کے آلات سے ناپنا چاہئے۔ صرف تعلیمی ہی نہیں بلکہ ہر پہلو کو جاننا چاہئے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ آپ اپنے منصوبہ سبق میں کس طرح سے BBL کے اصولوں کا استعمال کریں گے وضاحت ومثالوں کے ذریعے تحریر کیجئے۔

2۔ اسکول میں ہی ایک ورک شاپ کا انعقاد عمل میں لائے جس میں معلمین کے گروہ تیار کرے اور انہیں کسی تصور کو BBL کے ذریعے کس طرح کلاس روم میں میں پیش کرینگے اُسکا پلان تیار کرنے کے لیے پیچیدہ، بات چیت پر مبنی ماحول جو کہ منفی سوچ کو فروغ دے تشکیل کریں۔

5.5 تعمیراتی نظریات(Constructivist Theories)

روایتی طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ بچے کا دماغ ایک خالی ڈبہ ہے۔اس ڈبے میں استاد معلومات بھرتا ہے یا پھر بچے رٹہ لگا کر معلومات کو اپنے طور پر اپنے دماغ کی تجوری میں بھر لیتا ہے۔امتحان میں پرچہ ءسوالات ایک چیک کا کام کرتا ہے اور دماغ کا بینک ،حسب فرمائش معلومات لوٹا دیتا ہے۔اس طرح آخر کار دماغ کی تجوری یا بینک خالی کا خالی رہ جاتا ہے۔تحقیق کے مطابق اس طریقے سے بچہ کچھ نہیں سیکھتا۔کیونکہ سیکھنے کے عمل کی پہلی سیڑھی معلومات کو سمجھنا ہے۔

سیکھنے کے تعمیراتی عمل کی ابتداء:

بیسویں صدی کے وسط میں یورپ میں روایتی طور پر اجتماعیت اور اس کی قربان گاہ پر افراد کی قربانیوں کی گنجائش ختم ہوگئی۔سرمایہ دارانہ نظام کی کامیابی صارفانہ مزاج پر تھی اور صارفانہ مزاج کی روح انفرادیت پسندی پر تھی۔یہ وہ دور تھا جب بڑوں نے بچوں کو جاننے کے بارے میں اپنے نظریات کو تبدیل کرنے کی کوشش شروع کی۔انہوں نے بچے کی دنیا،اس کی انوکھی حیثیت کو دریافت کرنے کے لیے تحقیقات شروع کیں۔اس طرح وسیع تر معنوں میں انفرادی تربیت اور اجتماعی شعور سازی(Collective Awareness) سے متعلق تبدیلیوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔اسی دور میں سیکھنے کے عمل کو تعمیر (Construct) کرنے کا تصور پیش کیا گیا۔اس نظریئے میں یہ بات سمجھائی گئی کہ سیکھنے والا بچہ سیکھنے کے عمل کو اپنے طور پر تعمیر کرتا ہے یہ عمل پہلے سے سیکھی گئی معلومات پر تعمیر کیا جاتا ہے۔جین پیاجے(1898-1980) نے سب سے پہلے یہ بات سمجھائی کہ بڑوں کی طرح بچوں کی بھی اپنی سمجھ بوجھ کی ایک منفرد دنیا ہوتی ہے۔

سیکھنے کے تعمیراتی عمل کے بنیادی اُصول (Basic Principle of Constructivist Approach)

1۔ آپ جو نئی بات سیکھتے ہیں ان کی بنیاد ان باتوں پر ہوتی ہے جو آپ پہلے سے جانتے ہیں۔

2۔ جب آپ نئی باتیں سیکھ لیتے ہیں تو پرانی باتیں تبدیل ہوجاتی ہیں۔یعنی یہ کہ پُرانی باتوں کیا خاتمہ یا ان میں ترمیم ہونا اس بات کی شہادت ہے کہ سیکھنے کا تعمیراتی عمل روپذیر ہوا ہے۔

3۔ سیکھنے کے عمل کی شروعات سوال کرنے سے ہوتی ہے۔ جب کوئی بھی موجود صورت حال آپ کے فکری تناظر میں ارتعاش (Vibration) پیدا کرے گی تو اس کی علامت سوال کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ایسی صورت حال جامع نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے اردگرد تعلق داری کا ایک جال ہوتا ہے اس تعلق داری کے باعث یہ صورتِ حال متحرک ہوتی ہے۔جامع معلومات پر سیکھنے کا تعمیراتی عمل شروع نہیں ہوسکتا۔

(4) سیکھنے کا تعمیراتی عمل چونکہ زندہ اور متحرک رشتوں پر ہوسکتا ہے اس لیے اس میں تبدیلی کی گنجائش ہوتی ہے۔تبدیلی ہوگی تو پرانے نظریات تبدیل ہوں گے۔نئے نظریات پیدا ہوں گے تو نیا شعور پیدا ہوگا اور اس طرح ایک مسلسل کبھی نہ رکنے والا عمل چلتا رہے گا۔

سیکھنے کا تعمیراتی عمل اہم کیوں ہے؟(Why constructivist approach is necessary?)

سیکھنے کے روایتی طریقوں سے دراصل سیکھنے کا عمل روپذیر ہی نہیں ہوتا۔سیکھنے کے ان طریقوں سے صرف معلومات کی منتقلی ہوتی ہے چونکہ پہلے سے موجود سمجھ میں نئی معلومات کے اضافے سے کسی قسم کا ارتعاش سرے سے پیدا ہی نہیں ہوتا اس لیے صورت حال منجمد رہتی ہے۔اگر ارتعاش

نہیں ہوگا تو سوالات بھی پیدا نہیں ہوں گے۔سوالات نہیں ہوں گے تو اس مطلب یہ ہے کہ سیکھنے کا عمل روپذیر نہیں ہورہا۔مثال کے طور پر آپ نے کولسٹرول کے ٹیسٹ کروائے۔ لیبارٹری نے کولسٹرول سے متعلق مختلف معاملات سے متعلق رپورٹ دے دی۔ یہ چند ہندسے ہیں۔آپ کو ان ہندسوں کی ترسیل ہوگئی۔مگر ان ہندسوں میں معانی اس وقت پیدا ہوں گے جب ڈاکٹر ان کا تقابل کرکے آپ کے خون میں کولسٹرول کی کمی یا زیادتی کا فیصلہ کرے گا۔

سیکھنے کے تعمیراتی عمل کا بنیادی نقطہ نظر کیا ہے؟(What is basic perspective of constructivist approach)

سیکھنے کے تعمیراتی عمل میں بنیادی نقطہ نظر یہ ہوتا ہے کہ کوئی عمل روپذیر ہو یہ نہیں کہ عمل کے ذریعے پیدا ہونے والے اصول یا نتیجے پر توجہ دی جائے۔اگر آپ کرکٹ کے رسیا ہیں۔تو آپ کو صرف کھیل کے نتیجے میں دلچسپی نہ ہوگی۔کھیل کا مزا اس کے روپذیر ہونے والے عمل میں ہے۔اس عمل کا تجربہ کرتے ہوئے آپ خوش ہوں گے تو کبھی افسردہ ہوجائیں گے۔کبھی آپ اس قدر مایوس ہو جائیں گے شاید میچ دیکھنا ہی چھوڑ دیں۔ سسپینس اور لطف کے اس زیروبم سے گزرتے ہوئے آپ میچ کے اختتام تک پہنچیں گے۔ضروری نہیں کہ میچ میں آپ کی پسندیدہ ٹیم جیت جائے۔اصل لطف میچ کے عمل کو دیکھنے میں ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر آپ کسی وجہ سے براہ راست میچ نہ دیکھ سکیں تو اس کی ریکارڈنگ کے منتظر رہوں گے۔

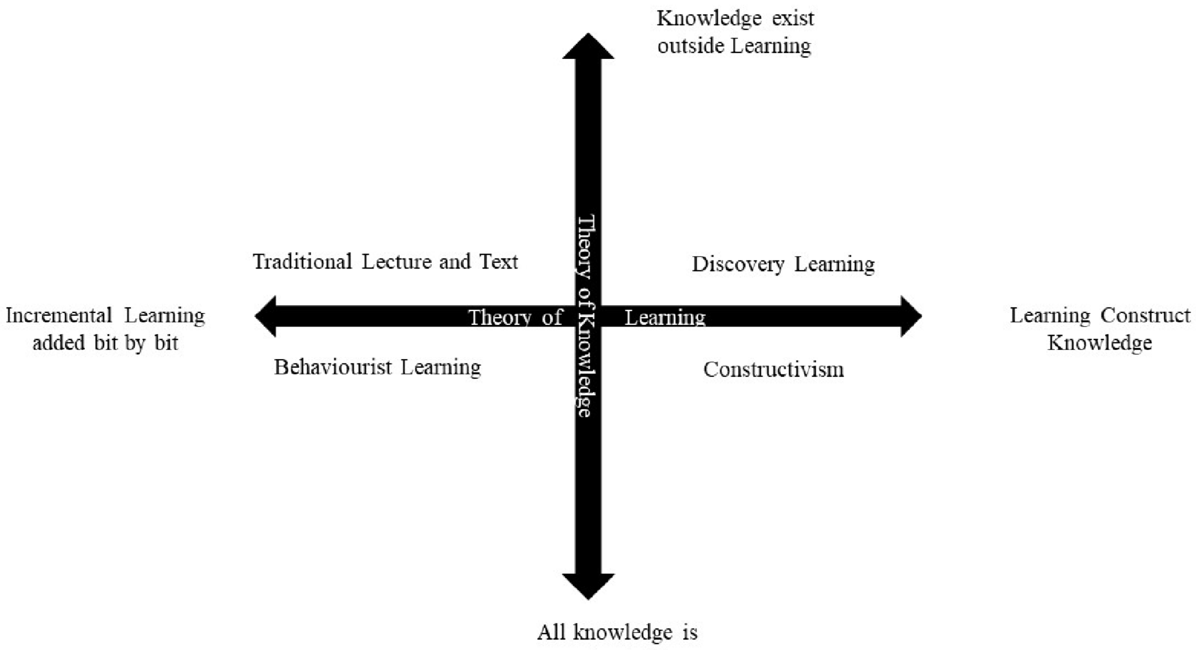

5.5.1 برونر کا اکتساب دریافت کا نظریہ (Bruner's Discovery Learning)

درس وتدریس کا پیشہ وہ پیشہ ہے جو نہ صرف طلبہ کے مستقبل کو سنوارتا ہے بلکہ اس ملک کا مستقبل بھی تابناک کرتا ہے۔ چنانچہ طلباء کی شخصیت سازی کی ذمہ داری اساتذہ کے کاندھوں پر ہے۔عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ اساتذہ اکثر دوسروں کے ذریعے فراہم کردہ معلومات طلبہ تک پہنچانے میں وقت صرف کرتے ہیں۔لیکن حقائق کا مجموعہ، اصول اور تصورات طلبہ کے لیے کافی نہیں ہیں۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ طلباء نہ صرف حقیقی

معلومات پر مہارت حاصل کریں بلکہ ان معلومات کا صحیح استعمال بھی سیکھیں۔انکشافی ردریافتی اکتساب کا نظریہ اکتساب کو معنی خیز شکل میں پیش کرتا ہے۔دو مشہور ماہر نفسیات جیردم ایس برونز اور ڈیوڈ۔پی۔آسوبیل نے تعمیراتی اکتسابی عمل کو بنیاد بنا کر دریافتی اکتساب کے نظریئے کو پیش کیا۔ 1947 میں انہیں Harvard University نے نفسیات میں PhD ڈگری سے نوازا۔برونر (1915 میں نیویارک) میں پیدا ہوئے۔وہ ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر تھے۔یہ روسی تعلیمی مفکر اور ماہر نفسیات پیاجے (Piaget) کی تحریروں سے کافی مرعوب تھے پیاجے کے ادراکی نشونما کے نظریئے نے ہی برونر کے خیالات کو ساخت بخشی تھی یعنی برونر کا نظریہ ادراکیت پر مبنی ہے۔ان کے مطابق سیکھنے والے کا فہم اُس وقت تعمیر پاتا ہے جب ذاتی تجربات خارجی محرکہ کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہیں۔برونر کے نظریئے کو تھیوری (Theory) اور لائحہ عمل (Strategies) کا Fusion کہتے ہیں۔یہاں انکشاف پر زور دیا گیا ہے۔1966ء میں برونر نے اپنے کچھ مقالات میں وقوفی اور تدریسی نظریہ سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اور ساتھ ہی اُسکی وضاحت بھی پیش کی۔برونر کا نظریہ تدریس کی طرز رسائی پر مبنی ہے۔ان کے مطابق تعلیم دریافت کا ایک عمل ہے۔برونر علم اور مہارت حاصل کرنے کے اصولوں کو بیان کرتے ہیں۔اور حصولیابی کی پیائش اور تعین قدر کے طریقے بھی بتاتے ہیں۔برونر کا تدریسی نظریہ حاصل کئے گئے مقاصد اور معیار کی بھی وضاحت کرتا ہے۔برونر کے نظریئے پر تعمیراتی عمل (Constructivism) اور انکشافی اکتساب کا اثر ہے۔

برونر کے دریافتی نظریہ کے مطابق اکتساب اور نشونما ایک دوسرے سے متعلق اور ایک وسرے پر منحصر ہیں۔انہوں نے اپنی کتاب ''Towards Theory of Instruction'' میں اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ تدریس ایک ایسا عمل ہے جسے معلم اور متعلم دونوں مل کر آگے بڑھاتے ہیں۔

برونر کے مطابق تعلیم سے مُراد کسی مواد مضمون کو ایک ذہن سے دوسرے ذہن میں منتقل کرنا نہیں ہے۔بلکہ ان کے مطابق جب بچہ اسکول آتا ہے تو وہ اساسی علم اپنے ساتھ لاتا ہے۔معلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کی سابقہ معلومات یعنی اس کے اساسی علم کو بروئے کار لا کر ان کی بنیاد پر نئے علم کی تعمیر کرے۔

برونر کا انکشافی اکتساب کا نظریہ:

برونر کے مطابق آموزش کا عمل انفعالی (Passive) نہیں ہے بلکہ یہ انکشاف ردریافت (Discovery) کا عمل ہے جو متعلم (طالب علم) کی سابقہ معلومات اور صلاحیت سے متاثر ہوتا ہے چنانچہ معلم کو چاہئے کہ وہ طلبہ کے سامنے ایسے مسائل پیش کریں جو طلبہ کو مضمون کی ساخت (ہیت) کو دریافت یا منکشف کرنے کے لیے محرک کریں۔یہاں ساخت سے مُراد مضمون یا موادِ تعلیم کے بنیادی خیالات، تعلقات اور نقوش (نمونے) ہیں۔مخصوص حقائق اور تفصیلات بنیادی ساخت کا حصہ ہوتے ہیں۔برونر کے مطابق جماعت میں اکتساب کا عمل استقرائی (Inductive) طریقے سے طے پانا چاہئے یعنی معلم مخصوص مثالیں پیش کرے اور طلبہ سے تعمیم (Generalisation) کروائے۔

برونر Piaget کی طرح ادراکی نشونما پر یقین رکھتے تھے۔اس بنا پر انہوں نے مندرجہ ذیل مراحل کو پیش کیا۔اسے نمائندگی کے طریقے یا ذرائع (Modes of Pripersentation) بھی کہتے ہیں۔

(1) حرکاتی مرحلہ (Enactive Stage) پیدائش سے ایک سال تک

ہر طفل دنیا کے متعلق حرکت (عمل) کے معنوں میں سوچتا ہے۔برونر نے اسے پیشکش کا حرکاتی طریقہ قرار دیا ہے۔مثال کے طور پر ہر بچے

کھلونے کو دیکھ کر رینگتا ہے، چمچے کو چوستا ہے، گیند کو گھماتا ہے، ڈرم بجاتا ہے غرض اس کا عمل حرکاتی ہوتا ہے اس میں ہر ایک مخصوص حرکت پیاجے کے ادراکی نشونما کی حسّی وحرکی مرحلہ (Sensori Motor Stage) سے مماثلت رکھتی ہے۔ یہ مرحلہ اُسکے سیکھنے کا اول مرحلہ ہوتا ہے۔ اس مرحلے کو ٹھوس مرحلہ (Concrete Stage) بھی کہتے ہیں۔ اس مرحلے میں اکتساب کی شروعات حرکت، احساس، جذبات اور Manipulation سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں اس سے مُراد الجبرا کی سلیٹ (Tiles) کاغذ، سکّے وغیرہ سے ہے۔

(2) شبیہ کا مرحلہ 1-6 (Iconic Stage)

خیالات کا نظام بصری اور حسی تنظیم وتربیت پر مبنی ہوتا ہے بچے دور طفولیت میں شبیہ کے سہارے تصوارت اور خیالات کو پیش کرتے ہیں۔ اسے پیشکش کا تشبیہاتی طریقہ کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر چھوٹا بچہ کسی پرندے یا گھر کا تصور بناتا ہے۔ یعنی بچہ ''آسان'' Concrete بصری شبہات کا استعمال کرتا ہے۔ اسے بعض وقت تصویراتی مرحلہ (Pictorial Stage) بھی کہتے ہیں۔ یہ دوسرا مرحلہ ہوتا ہے جہاں پہلے مرحلے کے تصور کو ٹھوس شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں کاغذ پر شکلوں /تصاویر وغیرہ کو پیش کیا جاتا ہے یا کبھی Shapes, Diagrams یا گراف کو پیش کیا جاتا ہے۔

(3) علامتی مرحلہ (Symbolic Stage) 7 سال کے آگے:

یہ سب سے ترقی یافتہ مرحلہ ہے۔ یہ ماحول میں موجود قابل ادراک چیزوں سے پرے (آگے) جانے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ بچے اس مرحلے میں مجرد (مبہم یا Abstract) شبیہات کی تشکیل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے تجربات کو زبان کے سہارے معنی دیتے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ ترجمہ کرتے ہیں۔ اور زبان کو بطورِ غور وفکر کے آلہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بچہ گھر، باغ، پرندے اور جانوروں کی تصویر بناتا ہے۔ سنِ بلوغت (Pre Adolescence) کے دوران نو بالغان اپنے خیالات کو زبانی، ضابطے اور علامات کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ اس پیشکش کو ''علامتی طریقہ'' کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک بچہ چڑیا گھر میں اصلی ہاتھی کو دیکھتا ہے۔ تو اس کا زبانی ذکر کرتا ہے۔ وہ الفاظ پر قابو پانا سیکھ جاتا ہے اور واقعات کا ذکر غور وفکر اور سوجھ بوجھ کی بنیاد پر کرتا ہے۔ برونر نے اکتساب کی منتقلی پر خاص زور دیا ہے۔

اس مرحلے میں دوسرے مرحلے سے عکس کو لیا جاتا ہے اور انہیں لفظوں اور علامتوں سے ظاہر کرتا ہے۔ یہ علامتیں اور الفاظ مِل کر اُن کے ذہن میں تصور کی تشکیل کرتے ہیں، جو کہ علامتوں اور الفاظوں کی تنظیم سے عمل میں آتا ہے۔ علامتیں اور الفاظ Abstract ہوتے ہیں۔ معلومات سے اُنکا سیدھا تعلق نہیں ہوتا۔ یہاں عدد جیسے 1, 2, 3 وغیرہ جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اُن میں کتنے ہیں۔ دیگر مثالیں جیسے متغیرات x, y اور z یا ریاضیاتی اصطلاحات -/+/×/÷/ وغیرہ لفظوں میں جمع، تفریق لامحدود وغیرہ ہے۔

انکشافی اکتساب کیا ہے؟ (What is Discovery Learning)

برونر نے انکشافی اکتساب کی زبردست حمایت کی ہے۔ جس میں اساتذہ کو فروغ دینے والے کا کردار بخوبی نبھاتے ہیں۔ معلم طلبہ کے لیے جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرتا ہے کہ طلبہ فعالی شرکت کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ طلبہ کے سامنے پیچیدہ اور دلچسپ مسائل پیش کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی کشمکش میں مبتلا کرنے والے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ طلبہ کو مناسب حل بتانے کی بجائے معلم مختلف تدریسی لوازمات کے ذریعے طلبہ کو مشاہدہ، مفروضات کی تشکیل، تجزیہ اور حل کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ''یہ ادراکی سوچ'' یا تجزیاتی سوچ ''یا غور وفکر'' کا عمل کہلاتا ہے۔ آخر میں طلبہ کو بازرسی مہیا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر معلم طلبہ کو جغرافیہ جیسے مضمون میں حقائق کا مجموعہ سمجھانے کی بجائے پانچویں جماعت کے لیے طلبہ کو ایک خالی

نقشہ کا خاکہ مہیا کرتا ہے۔جس میں دریاؤں، جھیلوں، پہاڑوں، سطح مرتفع اور وادیوں کی نشاندہی کی گئی ہوتی ہے۔ بچے ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور خالی نقشہ پر ان کی جگہ کا تعین کرتے ہیں۔اس طرح مشاہدہ اور تجزیے کی بنیاد پر بچے سیکھتے ہیں۔

5.5.2 برونر کے تدریسی نظریہ کی خوبیاں(Merits of Bruner's Teaching Aproach)

(1) علم کی ساخت(Structure of Educaion)

تدریسی نظرئے میں یہ بات بالکل واضح ہونی چاہئے کہ علم یا موادِ مضمون اس طرح سے تشکیل دیا جائے کہ اس کا سیکھنا آسان ہو جائے۔ موادِ مضمون میں ایک علم دوسرے علم سے جُڑا ہونا چاہئے اُس کا ربط قائم رہنا چاہئے یعنی طلباء کی سابقہ معلومات اور نئی معلومات آپسی طور پر مربوط ہوں۔

(2) سیکھنے کی آمادگی (Readiness to Learn)

برونر کے مطابق کوئی بھی نیا علم/معلومات/موادِ مضمون کا اکتساب کسی بھی بچے کو فراہم کیا جا سکتا ہے یعنی وہ اس کہاوت کے خلاف ہے۔

"It is not Everybody's Cup of Tea."

شرط صرف اتنی ہے کہ اکتسابی عمل سے پہلے بچے کو اکتساب کے لیے آمادہ کیا جائے۔ان کے مطابق کوئی علم مضمون نشونما کے کسی بھی سطح پر کسی بھی بچے کو پڑھایا اور سمجھایا جا سکتا ہے۔

(3) بصیرت اور تجزیاتی سوچ(Insightful and Anylytic Thinking)

بصیرت ایک ادراکی صلاحیت ہے جو کہ انسانی وجدان کا ایک جُز ہے۔ ماہرین تعلیم انسانی وجدان کا استعمال کر کے اہم تدریسی کام انجام دے سکتے ہیں۔بصیرت علم کی وہ اعلیٰ سطح ہے جس کے ذریعے انسان بغیر تجزیہ وترکیب کے ایک اہم، موَثر اور معنی خیز نتائج پر پہنچ سکتا ہے اور اکثر یہ سچائی کے قریب بھی ہوتا ہے۔ برونر کے مطابق تجزیاتی فکر پیدا کرنا تدریس کا اہم مقصد ہونا چاہئے اور تعلیم کا مقصد موجودہ علم کی ہو بہو تقلید کرنا نہیں بلکہ اس کا تجزیہ کرنا بھی ہے۔جب تک طالب علم میں تجزیاتی فکر کی نشونما نہیں ہوتی تب تک اس کی معلومات کی علم کسوٹی پر نہیں پرکھا جا سکتا۔

(4) تقویت اور اکتساب(Motivation and Learning)

برونر، پیاجے کی طرح وقوفی نشونما کے قائل تھے۔ان کے مطابق نشونما کے تین مراحل ہیں: پہلے بچہ غیر لفظی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھتا ہے، بعد میں ادراک کے ذریعے اور پھر اپنے تجربات کو لفظوں میں تبدیل کرنے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے۔ برونر کے مطابق کسی بھی علم کو سیکھنے کے لیے یا کسی بھی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے اس کے تعلق سے طلباء میں دلچسپی ہونا ضروری اور اہم ہے۔

(5) مناسب کمک مہیا کرنا (Provide Appropriate Reinforcement)

مناسب کمک مہیا کرتے وقت زیادہ توجہ یا زور باطنی کمک (باطنی تسکین) اور ذاتی اعزاز پر دینا چاہئے۔خارجی کمک، جو انعام اور سزا کی شکل میں دی جاتی ہے بچوں کے ذاتی اکتساب کی کوشش اور آزادانہ مسائل کے حل پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔

5.5.3 انکشافی اکتساب کے فوائد(Merits of Discovery Learning)

☆ کس طرح سیکھایا جائے، اس سلسلے میں مدد مہیا کرتی ہے۔

☆ نئے مسئلے کے حل کے لیے راہ ہموار کرتی ہے۔

☆ طلبہ میں احساس جوش اور ذاتی تحریک پیدا کرتی ہے۔

☆ طلبہ کی ذاتی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔

☆ طلبہ کے خود تصوریت (Self concept) کو قوی بناتی ہے۔

☆ طلبہ اکتساب کے ضمن میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔

☆ حافظہ کو قوی بناتی ہے اس کا استعمال نئے اکتسابی ماحول میں کرنے میں مدد کرتی ہے۔

☆ طلبہ کی وجدانی (Consciouness)، منطقی سوچ (Logical Thinking) اور مفروضات (Assumptions) کو تشکیل دینے اور جانچنے میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

☆ طلبہ میں ذاتی تسکین (Self Satisfaction) کا احساس جگاتی ہے۔

☆ طلبہ میں دلی سکون واطمینان پیدا کرتی ہے اور احساِس ذمہ داری بھی پیدا کرتی ہے۔

☆ یہ طلبہ کے تجزیاتی غور وفکر کو جلا بخشتی ہے۔

☆ یہ نظریہ طلبہ کو دریافت، تحقیق وانکشاف کی طرف مائل کرتی ہے۔

☆ طلبہ کی سابقہ معلومات کی تفہیم تعمیر کرتی ہے۔

☆ تاعمر مہارتوں کی نشونما کو ممکن بناتی ہے۔

☆ طلبہ کو فوری دادرسی مہیا کرتی ہے۔

انکشافی اکتساب کی خامیاں:(Demerits of Discovery Learning)

1۔ انکشافی اکتساب کو بڑی جماعت رگروہ پر نہیں استعمال کیا جاسکتا۔

2۔ تدریسی مہارتوں (Teaching Skill) میں ناقص اور سست رفتار معلمین اسے اپنے تدریس میں استعمال نہیں کر سکتے۔

3۔ طلبہ اور اُستاد میں پریشانی، بے ترتیبی اور اضطراب (Anxiety) کو پیدا کرتا ہے۔

4۔ تدریس میں لوازمات (Accesories) وتوضیحی آلات (Explanation) وافر مقدار میں درکار ہوتے ہیں۔

5۔ انفرادی تفاوت کے بناء پر پوری جماعت اس کا فائدہ نہیں اُٹھا سکتی۔

6۔ تعلیمی کیلنڈر کا بہت بڑا حصہ اس طریقے میں درکار ہوتا ہے۔

7۔ نہایت وقت طلب ہے اسلیے کثرت سے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

8۔ معلم کو جملہ معلومات وتدریسی مہارتوں سے لیس ہونے کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ہر دریافت صحیح نہیں ہوتی اُسے جانچنا ضروری ہوتا ہے۔

☆ سرگرمی:۔ بُرونر کے نظریہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی مضمون پر منصوبہ سبق تیار کرے۔

5.5.4 آسوبیل کا حصول اکتساب کا نظریہ (Ausubel's Reception Learning)

ڈیوڈ اسوبیل کی پیدائش 1918 میں ہوئی تھی۔ اُنکی تعلیم یونیورسٹی آف Pennsylvania میں ہوئی۔ انہوں نے وہاں پری میڈیکل کورس کو مکمل کیا اور نفسیات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 1973 میں انہوں نے تعلیمی زندگی سے ریٹائیرڈ منیٹ لیا۔ لیکن اُسکے بعد انہوں نے اپنا پورا وقت Psychitory پریکٹیس کے نام کر دیا۔ نفسیات میں ان کی اہم دلچسپی کے شعبے، جنرل سائیکو، پیتھولوجی، انا کی نشونما (Ego Developmen)، منشیات کی عادت (Durg Addichion) اور فارنسک سایکاٹری (Psychiatry) ہیں۔ بُرونر کے برخلاف ان کی سوچ تھی۔ آسوبیل کے مطابق لوگ بنیادی طور پر تحصیل سے سیکھتے ہیں نہ کہ انکشافی یا دریافتی طریقے سے۔ 1976 میں انہیں ان کے تعلیمی امداد کی بناء پر امریکن سائکولاجیسٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے تھارن ڈائیک ایوارڈ سے نوازا گیا۔ طلباء معلومات کی تشکیل و تنظیم خود کرتے ہیں۔

آسوبل کے کلیے کا مرکزی خیال یہی ہے انہوں نے زبانی اکتساب (Verbal Learning) ولسانی اکتساب پر بہت زور دیا ہے۔ جو کہ 11 سے 12 اور اُس سے زائد کے بچوں کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔ انہوں نے معنی خیز لسانی اکتساب کا نظریہ پیش کیا۔ برونر کی طرح آسوبیل نے بھی اس بات کی حمایت کی کہ معنی خیز آموزش کے لیے نئی معلومات کو سابقہ معلومات سے جوڑنا چاہئے۔ حصولِ تعلیم رعلم رمعلومات (Reception Learning) تدریسی واقعات کی وہ ترتیب یا ترکیب ہے، جو بنیادی طور پر معلم کی مہارت وقابلیت پر انحصار کرتی ہے یا پھر ان تدریسی وسائل یا لوازمات پر ہوتی ہے جو متعلم کو ہدایت دینے کے لیے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کی بناء پر متعلم کی توجہ مبذول کروائی جاتی ہے ساتھ ہی مخصوص تعلقات کی تشکیل کا عمل وقوع پذیر (Accurring) ہوتا ہے مثلاً واقعات یا کسی اشیاء میں تعلقات کی تشکیل کرنا۔ جو معلومات طلباء کو دینی ہوتی ہے اس کا انتخاب کیا جاتا ہے یا ہر تدریسی عمل کے دوران متعلم کو جوابات بتائے جاتے ہیں۔ حصول تعلیم میں استقرائی طریقے کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دریافتی طریقے میں استخراجی طریقہ شامل ہوتا ہے۔ ان دونوں طریقوں کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہے دونوں ہی علم وتفہیم کے میدان کو جلاء بخشتے ہیں۔

5.5.5 معنی خیز اکتساب کا عمل (Process of Meanigful Learning)

اسوبیل کے مطابق معنی خیز اکتساب رتحصیل اکتساب اُسی وقت ممکن ہے۔ جب مندرجہ ذیل 4 عملوں سے گزرے۔

1۔ اخذ کردہ راستخراجی تعیم (Deductive Generalisation)

2۔ ہم نسبت رہم صاف رباہمی تعلق والی تعیم (Correlative Generalisation)

3۔ بلند منصب اکتساب (Superordinate Learning)

4۔ مجموعاتی رجماعتی اکتساب (Combinatiorial Cearning)

(1) اخذ کردہ راستخراجی تعیم (Derivative Generalisation)

یہ اُس حالت (Situation) کو ظاہر کرتی ہے جس میں طالب علم نئی معلومات کو حاصل کرتا ہے۔ لیکن یہ معلومات ان تصورات کے ساتھ جزوی ہوتی ہیں جو آپ پہلے سے جانتے ہیں۔

مثال: مرحلہ (1) صنوبا کا سابقہ علم رمعلومات (Previous Knowledge)

فرض کیجئے کہ صنوبا نے "پیڑ" کے بنیادی تصور کو حاصل کرلیا ہے وہ جانتی ہے کہ پیڑ ہرے پتے، شاخیں اور پھر پر مشتمل ہوتا ہے۔

صنو یا اب ایک ایسے پیڑ کے بارے میں جانتی ہے جسے اُس نے کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا۔ مثال کے طور پر جامن کا پیڑ۔ سابقہ درخت کا تصوراُسکے ذہن میں موجود تھا۔ نیا درخت پرانے تصور میں کوئی تبدیلی کئے بغیر نئی معلومات کو ادراکی خاکے میں جمع کرتا ہے۔ اس عمل کو اخذ کردہ راستخراجی تعیم کہتے ہے۔

(2) ہم نسبت رہم صاف رہم تعلقی تعیم (Correlative Generalisation)

یہ اخذ کردہ تعیم سے زیادہ اعلیٰ ہوتی ہیں کیونکہ تصور کے اعلیٰ معیار فوقیت پہچاتا ہے۔

مثال: مرحلہ (2) صنو یا کا سابقہ اب ایسے درخت سے پڑتا ہے جس کے پتے لال رنگ کے ہوتے ہیں نہ کے ہرے رنگ کے۔

یہاں صنو یا نئی معلومات کو اپنے ذہن میں سماتی رجذب (Accomodate) کرتی ہے کہ ہرے رنگ کے ساتھ لال رنگ کے پتے بھی ہوتے ہیں یہاں معلومات میں یا تو وہ تبدیلی کرتی ہے یا پھر معلومات کی وسعت دیتی ہے جسکی بناء پر درخت کے تصور میں لال رنگ کے پتے ہو سکتے ہیں یہ شامل ہوتا ہے۔

(3) بلند منصب رفوق منصبی اکتساب:۔(Superordinate Learning)

یہاں آپ تصور کے بہت سی مثالوں سے واقف ہوتے ہیں۔لیکن اصل تصور سے واقف نہیں ہوتے۔ یہ اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک اُنہیں یہ پڑھایا نہ جائے۔

مثال: مرحلہ (3) صنو یا جو کہ Maple (شکر کا درخت)، Oak (شاہ بلوط) اور Apple (سیب) کے درخت سے واقف ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتی کہ یہ تمام درخت ہر تسائی (Deciduous) جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

(4) مجموعاتی رجماعتی اکتساب (Group Learning)

یہ وہ عمل ہے جس میں نئے خیال (Idea) کو دیگر خیال سے اخذ کیا جاتا ہے جو کہ سابقہ معلومات سے حاصل شدہ ہوتا ہے (مختلف ہوتا ہے لیکن ایک ہی شاخ کا ہوتا ہے) طلباء نیاں اکتساب برائے مطابقت (Anology) کرتے ہیں۔

مثال: مرحلہ (4) صنو یا درخت کے حصوں کے تعلق سے معلومات میں تبدیلی لاتی ہے یہاں وہ سابقہ معلومات برائے Papyrus کے درخت سے کس طرح کاغذ حاصل کیا جاتا ہے اُس سے جوڑتی ہے۔

Ausubel کے نظریئے کا تدریس میں استعمال

اسوبیل کے مطابق تدریس کا اہم فریضہ سیکھنے والے کو متحرک کرنا ہے یہاں سیکھنے والے کو جدوجہد رکوشش کرنے کی ترغیب ملتی ہے مندرجہ ذیل ماڈل اسوبیل کی تحقیق کا نتیجہ ہے۔

پیشگی منتظم ماڈل (Advance Organizer Model)

آسوبیل کے مطابق افراد نئی معلومات کو کوڈنگ (علامتی) نظام میں تبدیل کر کے سیکھتا ہے۔ اسی لیے آسوبیل نے زور دیا ہے کہ تعلیم کا عمل استقرائی طریقے سے ہی انجام پانا چاہئے یعنی پہلے عام تصورات سمجھائے جائیں اور پھر مخصوص خیالات کی وضاحت کی جائے معنی خیز حصولِ اکتساب کا طریقہ ہمیشہ ''عام سے خاص کی طرف'' لے جاتا ہے۔

آسوبیل کے مطابق زیادہ تر مضامین میں اشخاص حصول علم کے طریقے کے ذریعے معلومات حاصل کرتے ہیں نہ کہ انکشافی طریقہ دریافت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ان خیالات اور اصولوں کو منظّم طریقے اور معنی خیز ذرائع کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے جسے مکمل طور پر سکھا جاسکتا ہے۔صرف درسی طریقے یا نصابی مواد یاددہانی کے لیے کافی نہیں ہیں بلکہ موجودہ معلومات پر بھی زور دینا چاہیئے۔کسی بھی مواد کی زبانی یاددہانی (رٹنا) مفید یا موثر حکمت عملی نہیں ہوسکتی ہے۔مندرجہ ذیل شکل ماڈل کی وضاحت پیش کرتی ہے۔

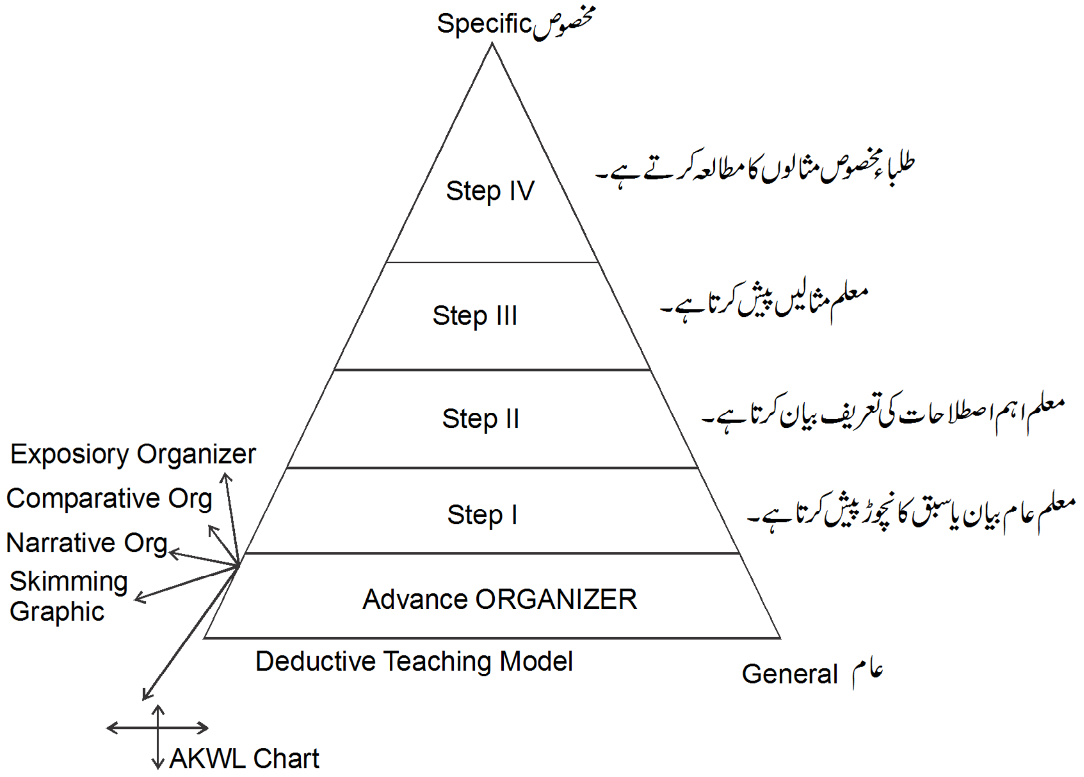

5.5.6 تشریحی تدریس کیا ہے؟ (What is Expository Teaching)

تشریحی تدریس سے مراد متعلم کو کم وبیش مکمل شکل میں سکھایا جانے والا مواد پیش کرنا ہے۔مثال کے طور پر کمپیوٹر معاون ہدایتیں یا تدریس میں مواد کو ترتیب وار پیش کیا جاتا ہے جو متعلم کی موجودہ معلومات کے نظام سے جُڑ جاتا ہے۔تشریحی تدریس کا اہم مقصد آسانی سے جوڑنا ہے یا تطبیق کرنا ہے جسے اسوبیل نے معنی خیز لسانی یا حصول تعلیم کہا ہے۔یہ نظریہ موجودہ معلومات کو نئے خیالات سے جوڑتا ہے جب متعلم کسی مواد کو بنا ان کے باہمی تعلقات کو جانے سمجھتا ہے تو اسے غیر معنی خیز اکتساب یا رٹنا کہتے ہیں۔

5.5.7 تعلیمی اطلاق (Educational Implications)

1۔ معلومات کی تنظیم وترتیب:۔آسوبیل نے موادِ سبق کو بڑی اہمیت دی ہے۔

2۔ ادراکیت کو فروغ اسی نظریہ سے مِلا ہے۔

3۔ طلبہ میں اندرونی محرکہ اکتساب کے لیے ضروری ہے۔

4۔ اکتساب کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے مضمون اور نشونما کے مراحل اہم رول ادا کرتے ہیں۔

5۔ اکتساب وتدریس کا نظریہ جامع (Holistic) ہے۔

6۔ اسوبیل کی نظر میں ماحول اور توارث دونوں اہمیت کے حامل ہیں۔

7۔ طریقہ تدریس کے لحاظ سے مضمون خود اپنی ساخت اور اکتساب کا طریقہ پیش کرے یہاں طالب علم مضمون پر انحصار کرتا ہے۔ ساتھ ہی اُنکی رہنمائی بھی کی جاتی ہے اور وہ نئی معلومات کی تلاش کرتا ہے۔

8۔ یہ طفل مرکوز ہے۔

9۔ یہ نظریہ بصیرت (Insight Theory) سے اکتساب کے مواقع تنظیمی انداز میں فراہم کرتا ہے۔

10۔ استخراجی سوچ کو فروغ ملتی ہے۔

11۔ اس نظریئے سے انفرادی وگروہی اکتساب دونوں ممکن ہیں۔

12۔ بچوں کی نفسیاتی خصوصیات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اکتسابی تجربات یا نصابی مواد پیش کیا جانا چاہئے۔

13۔ Advance Organizer ماڈل طلبہ کو مختلف اصولوں کے تصورات سے روشناس کرنے کے لیے اعلیٰ منتظم یا ناظم طریقہ ہے۔ یہ ماڈل طلبہ کی ذہنی ساخت یا بناوٹ کو زیادہ قوی بناتا ہے طلبہ میں اس کی بناء پر مشاہدہ، تجزیہ، غور وفکر کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

14۔ اس طریقہ سے حاصل کردہ معلومات بہتر انداز میں ذہنی ساخت میں محفوظ ہوتی ہے واضع، مستحکم اور منظّم بھی ہوتی ہے۔

15۔ بامعنی لفظی یا لسانی آموزش میں سابقہ معلومات کو نئی معلومات سے مربوط کیا جاتا ہے۔ یعنی دونوں معلومات کو مربوط کرنا ضروری ہے اس کی بنیاد پر طلبہ پیش کردہ معلومات کو رٹنے کی بجائے سمجھ کر یاد رکھتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your Progress)

1۔ معنی خیز اکتساب پر مبنی کسی بھی مضمون پر منصوبہ سبق تیار کیجیے۔

5.6 باہمی تعاون طرز رسائی (Cooperative Approach)

تعاون پر مبنی تدریسی نظریئے میں طلباء ایک ساتھ کام کرتے ہیں وہ چھوٹے گروہ میں ایک مشترکہ (common) اکتسابی مقصد یا Task کے تحت گروپ میں یک جوہ ہوکر باہمی تعاون کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ یا یہاں وہ ایک دوسرے کے محنت پر مبنی ہوتے ہے۔ کیونکہ نتیجہ باہمی تعاون سے حاصل ہوتا ہے۔ جس میں ہر فرد کی محنت شامل ہوتی ہے۔ یہ گروہ 2 سے 6 افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کا مقصد کسی تعلیمی مقصد کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ یہ ٹیم مختلف قابلیتوں، مُلکیت اور صنف پر مبنی ہوتی ہے۔ انعام کا نظام (Rewords system) گروہ اور ممبر دونوں کے لیے ہوتا ہے۔

تشکیل یہ گروہ ایک مخصوص سوال کی کھوج کرتا ہے یا ایک پُر معنی پروجیکٹ کی کامیابی سے تکمیل کرتا ہے۔ یہ سرگرمیاں انتہائی منظّم انداز میں تشکیل شُدہ ہوتی ہیں۔ ہر ایک ممبر اپنے کام اور سرگرمی کے لیے جواب دہ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی گروہ کی شکل میں بھی اُسکی جواب دہی ہوتی ہے۔ اس طریقہ کار سے طلباء میں (Interpersonal Skills) باہمی ہنر کی ترویج ہوتی ہے۔ ساتھ ہی وہ تنازعہ (conflict) سے کیسے نپٹا جائے سیکھ جاتے ہے۔

5.6.1 تعاون کی بنیاد:

تعاون کے طریقہ تدریس کے نظریئے کی بنیاد دو اہم نظریاتی روایات سے منسلک ہے۔ اوّل: John Dewy کے ترقیاتی نظریہ (Progressive) جس کے تحت اسکول کو سماج کا آئینہ تسلیم کیا گیا۔ جو کہ سماج کے اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ اور اُس اسکول کے کمرے جماعت جمہوری اقدار اور برتاؤ کو سیکھنے کے لیے بہترین تجربہ گاہ ہے۔ طلباء کو شہری اور سماجی ذمہ داریوں کے لیے یہاں تیار کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ جمہوری نظام پر مبنی کمرہ جماعت کا ماحول اور مسائل کو حل کرنے کے لیے چھوٹے چھوٹے گروہ تشکیل کئے جاتے ہے اس کی دوسری بنیاد تشکیل نظریہ Constructivist approach ہے۔ جس کے تحت طلباء میں ادراکی تبدیلیاں اُس وقت پیش آتی ہے۔ جب طلباء عملی طور پر کسی مسئلے کے حل کے لیے کام کرے اور اُسکا حل خود دریافت کرے۔ Lev Vygotsky کے نظریئے کے مطابق طلباء لسان پر مبنی تامل/ بات چیت (Language based Interaction) سے سیکھتے ہے۔ یہ اپنے ساتھی اور بڑوں کی بات چیت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

یہاں طلباء چھوٹے گروہ میں ہوتے ہے اور طلباء اپنے مثبت/مضبوط پہلو/صلاحیت کو گروہ میں شئیر (share) کرتے ہے ساتھ ہی اپنے کمزور پہلو/صلاحیت کی تعمیر کرتے ہے۔ باہمی تعاون کے لیے درکار ماحول میں مندرجہ ذیل 3 عنصر کی اہم ضرورت ہے۔

(1) طلباء کو یہ محسوس ہو کہ وہ محفوظ ہے۔ لیکن اُن کے سامنے کسوٹی (Challenge) ہے۔

(2) گروہ مختصر/چھوٹا ہوتا کہ ہر ممبر کو کام کرنے کا موقعہ ملے۔

(3) کام یا Task جسے اُنھیں پورا کرنا ہے وہ انتہائی واضح طور پر بیان کیا گیا ہو۔

اسی طرح اس تدریسی نظریئے کے تین واضح مقاصد ہیں۔

(1) تعلیمی حُصول (Academic Achievement)

(2) تفاوت/ باہمی تعاون پر مبنی انکیت کا اعتراف

(Acceptance of Diversity through Interdependent Work)

(3) سماجی تعاون کی صلاحیت کو پیدا کرنا Development Cooperative Social Skills

اس طریقہ تدریس سے طلباء کے تنقیدی سوچ کو مدد فراہم ہوتی ہے اور وہ معلم کے جوابات پر منحصر نہیں ہوتا۔ اس میں مندرجہ ذیل دو طریقہ اپنائے جاتے ہیں۔

(1) Jigsaw Group for Cooperative Learning

یہاں کمرہ جماعت کے ممبران کو مختلف گروہ میں بانٹا جاتا ہے مقصد کی تکمیل ہونے پر از سر نو دوسرے گروہوں میں انہیں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے صلاحیتوں کو نئے ممبران میں بانٹ سکے۔ یہ ایک بہترین ٹیم ورک کی مثال ہے ساتھ ہی طلباء کی ربط/مواصلاتی communication صلاحیت کو بھی تقویت حاصل ہوتی ہے۔

(2) Numbered Heads Together Coopeative Learning Steategy

یہاں پر ایک طالب علم کو سیکھے گئے مواد کے لیے جواب دہ بنایا جاتا ہے جو گروہ میں سیکھا گیا ہو۔ اس لحاظ سے بھلے ہی گروہ میں کام کیا گیا ہو۔ ہر فرد اپنے کام/ گروہ کے لیے accountable یا جواب دہ ہوتا ہے۔ یہ ایک عظیم لائحہ عمل ہے جس کے ذریعے طلباء میں جواب دہی کی تشکیل کی

جاتی ہے۔ساتھ ہی مکمل کمرہ جماعت کو جواب دہ بنایا جاتاہ____

5.6.2 باہمی تعاون پرمبنی تدریسی طرز رسائی کے اہم عناصر(Eelements of Cooperative Teaching Approach)

باہمی تعاون پرمبنی تدریس کے محقق ڈیویڈ اورراجر جانسن (David & Roger Johnson) نے مندرجہ ذیل 5 عناصر کی شناخت کی ہے۔جس کی مدد سے اس کی تعریف مکمل ہوتی ہے۔

(1) بالمقابل بات چیت (Face to Face Interaction):۔

بالمقابل سرگرمیوں کی مدد سے طلباء اپنے ساتھیوں کو متحرک کرتے ہیں۔ یہاں وہ بحث کرتے ہیں۔تفویضات(assignment) کی وضاحت کرتے ہیں اُسکے موضوع کی تشریح کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ

(2) مثبت باہمی انحصار(Positive Interdependance):۔

یہاں طلباء اس بات کا شعور رکھتے ہیں کہ وہ ایک گروہ کی شکل میں ایک ساتھ ہیں۔وہ یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُنکی ذاتی محنت صرف انھیں کو مدد نہیں پہنچائینگی بلکہ جملہ گروہ کی کارکردگی میں بہتری لائیگی ہر طالب علم کا معیار(grade) گروہ کے تمام ممبران کی کاوشوں پرمبنی ہے۔

(3) انفرادی جوابدہی(Individual Accountability)

گروہ کو وہ کیا مدد(contribute) کررہاہے۔اس بات سے ہرایک طالب علم واقف ہوتا ہے۔مقاصد جو کہ انتہائی واضح انداز میں طلباء کو بیان کئے گئے تھے وہ اس بات کے ضامن ہیکہ ہر طالب علم کی کیا ذمہ داری ہے۔وہ اُس سے واقف ہے کہ گروہ کس چیز کے لیے ذمہ دار ہے۔

(4) گروہی عمل(Group Processing):۔

یہاں گروہ کے طلباء کو تمام آلات رسہولیات فراہم کی جاتی ہے۔تاکہ وہ اس بات کا تجزیہ کرسکے گروہ نے کیا سیکھا؟ کس معیار کا سیکھا؟ گروہ میں باہمی تعاون کی صلاحیتیں پیدا ہوئی ہے یا نہیں؟

(5) باہمی تعاون کی صلاحیتیں(Cooperative Skills):۔

اس عمل میں طلباء نہ صرف تعلیمی مضامین سیکھتے ہیں بلکہ باہمی تعاون کی صلاحیتیں کو بھی سیکھتے ہیں۔گروہ میں کس طرح کام کیا جائے اس کا اکتساب حاصل کرتے ہے۔طلباء میں گفتگو کی صلاحیت (Communication) قائدانہ صلاحیت اور تنازعہ کا انظمام (Conflict Management) پیدا ہوتی ہیں۔شروعاتی دور میں ہی طلباء باہمی تعاون کی صلاحیتوں میں عبور حاصل کرتے ہیں۔

5.6.2 باہمی تعاون پرمبنی تدریس کے مراحل(Phases of Cooperative Teaching)

باہمی تعاون پرمبنی تدریسی نظریئے کے مطابق اس کے کئی مراحل رطریقے ہیں جو تھوڑا تھوڑا ایک دوسرے سے مختلف ہے۔مندرجہ ذیل عام انداز میں اپنائے جانے والے طریقہ تدریس کو بیان کیا گیا ہے جو کہ 6 مراحل پرمبنی ہے۔

مرحلہ(I):۔ معلم سبق کی شروعات سبق کے مقاصد کے اعلان کے ساتھ کرتا ہے۔ یہاں طلبہ کو محرکہ فراہم کروایا جاتا ہے۔ساتھ ہی مستقبل کے اسباق کو ماضی میں پڑھائے گئے اسباق کے ساتھ جوڑنے کی کامیاب کوشش کرتا ہے۔طلباء کے سامنے طریقہ عمل اوقات کی تنظیم،کردار،انعامات رمعیار کو بیان کرتا ہے۔اس عمل میں درکار گروہی عمل وسماجی صلاحیتوں کو بھی ابتداء میں طلباء کو سکھایا جاتا ہے۔

مرحلہ(II):۔ اس مقام پر معلم تعلیمی مواد کو جذب کرنے میں معاون کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہ مواد سبق کا مرکز/مرکزی خیال ہوتا ہے۔اس عمل کو انجام دینے کے لیے معلم زبان(Verbal) یا ترسیم(Graph) یا تحریر(Text) کا استعمال کرتا ہے۔

مرحلہ(III):۔ اس مرحلہ میں معلم گروہ کو تشکیل کس طرح سے کرے بیان کرتا ہے۔اُسکی وضاحت دیتا ہے ساتھ ہی طلباء کو گروہ میں کس طرح سے داخل(Transition) کرتا ہے واضح کرتا ہے۔انہیں اپنی مدد فراہم کرتا ہے۔

مرحلہ(IV):۔ یہ Team Work کا مرحلہ ہے یہاں طلبہ ٹیم میں کام کرتے ہیں۔ یہ کام باہمی تعاون پر مبنی Task ہوتے ہیں۔ معلم یہاں معاون کے طور پر اپنی مدد کرتا ہے۔ جہاں وہ طلباء کو مدد(assist) کرتا ہے یعنی گروہ کو بھی ساتھ ہی طلباء کو آپسی/ باہمی انحصار کی تلقین و یاددہانی بھی کرتا رہتا ہے۔

مرحلہ(V):۔ یہ مرحلہ جانچ(Assessment) کا ہوتا ہے۔ جہاں معلم طلباء کی جانچ کرتا ہے۔ان کے باہمی عمل کی صلاحیتوں کی پختگی کو ناپتا ہے۔ساتھ ہی مقاصد کی تکمیل کی جانچ کرتا ہے۔

مرحلہ(VI):۔ یہ مرحلہ Recognition یا تسلیم/ شناخت کہلاتا ہے۔ یہاں معلم طالب کے علوم کی جانچ انفرادی و گروہی شکل میں کرتا ہے۔ ہر ایک طالب علم فردی طور پر اور گروہی طور پر جانچا جاتا ہے۔ یہ کسوٹی باہمی تعاون اور تعلیمی تحصیل پر مبنی ہوتی ہے۔ ہر ایک فرد اور گروہ کی کارکردگی کو Presentation, News Letters, Displays اور دیگر پبلک فورم کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔

5.6.3 باہمی تعاون پر مبنی تدریس کا تعلیمی ماحول (Learning Environment in Cooperative Learning)

باہمی تعاون پر مبنی تدریسی ماحول روایتی تدریسی ماحول سے کافی جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں پر ایک طالب علم متحرک کردار نبھاتا ہے۔ ساتھ ہی اپنے اکتساب میں ذمہ داری اُٹھاتا ہے۔ یہاں سماجی ماحول باہمی تعاون پر مبنی ہوتا ہے۔ساتھ ہی دوسرے کے خیالات، تفاوت اور نظریئے کا احترام کیا جاتا ہے۔طلباء یہاں گروہی عمل/ تحمل سیکھتے ہیں۔ ساتھ ہی مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت(Problem Solving Skill) میں اضافہ ہوتا ہے۔اس بناء پر وہ مسائل کو حل کرنے میں بااختیاریت لاتا ہے۔طلباء اپنا اکتساب خود تشکیل کرتے ہیں۔ جس کا ذریعہ طلباء مواد سے منا سبت، مسائل اور دیگر ساتھی طلباء ہیں۔معلم ٹیم تیار کرتا ہے گروہی کام کی تشکیل ونوعیت طے کرتا ہے، میٹریل دستیاب کرواتا ہے ساتھ ہی انعام کی تجویز کرتا ہے لیکن طلباء اپنے کام کو خود راست کرتے ہیں اور خود ہی اکتساب کرتے ہیں۔

5.6.4 باہمی تعاون پر مبنی اکتساب کے طرز رسائی(Coopeative Learning Approach)

اگر آپ کو تدریس میں کامیابی چاہیئے تو معلم باہمی تعاون پر مبنی کام کو خود تیار کرے۔اس بناء پر طلباء جو کہ کام کو مکمل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور نتیجتاً مواد میں ماسٹری حاصل کریں گے۔اور صلاحیتوں سے سرفراز ہوں گے۔ باہمی تعاون پر مبنی کئی نظریات ہیں جو کہ بہت سے مقاصد کے حصول میں کارآمد ہوتے ہیں۔ جب اِن نظریات کا اکثر و بیشتر اور صحیح طور پر استعمال ہوگا تب ہی طلباء میں اِسکے مثبت اثرات مرتّب ہوں گے۔مختلف نظریات کو مندرجہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

(1) Jigsaw:۔ 4 تا 5 ممبران کے گروہ میں ہر ایک ممبر کو اِکتسابی سرگرمی کے ایک حصے کی ہی معلومات دی جاتی ہے۔اور اپنے کام کو مکمل کرنے کے لیے وہ دیگر ممبران پر منحصر ہوتا ہے۔لیکن کامیاب اکتساب کے لیے ضروری ہے کہ ہر ایک طالب علم مکمل معلومات سے واقف ہو۔طلباء

باہمی تعاون کے ساتھ دو گروہ (مختلف) میں کام کرتے ہیں۔ایک ٹیم original ٹیم کہلاتی ہے۔جب کہ دوسری ٹیم expert ٹیم کہلاتی ہے۔ماہر ٹیم (Expert) ٹیم کے ممبران تمام معلومات حاصل کرتے ہیں۔اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔اور یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ کس طرح اپنے ساتھیوں کو جو original ٹیم میں ہے سکھایا جائے۔اس عمل کے بعد وہ اپنے original ٹیم میں چلے جاتے ہیں اور اپنے حصے کے سبق کو ساتھی ممبران (گروہ کے) کو پڑھاتے ہیں۔مزید معلومات کے لیے www.jigsaw.org پر حاصل کر سکتے ہیں۔

(2) (TPS) Think-Pair-Share

اس لائحہ عمل (Stratgey) کا استعمال نئے تصورات کے تعارف میں کیا جاتا ہے۔اس نظریئے میں کمرہ جماعت کے اوقات میں ہر ایک ممبران کو سابقہ معلومات حاصل کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ساتھ ہی یہ موقع فراہم کیا جاتا ہے کہ وہ یہ معلومات کو اپنے ساتھی ممبران سے شیئر کر سکے۔ TPS کے بناء پر طلباء اپنے علم رمعلومات کی تنظیم کرتے ہیں ۔ساتھ ہی دوسروں کو نئے تصورات سیکھنے کے لیے متحرک کرتے ہیں۔ TPS کے تین مراحل ہیں۔ ہر ایک مرحلہ کا وقت مقرر رہے۔اور یہ معلم کے سگنل پر چلتا ہے۔

(1) کسی تصور کا فردی طور پر Brain storm کے طریقے سے مطالعہ کیا جائے اور اُس کے اہم نقاط کو کاغذ پر تحریر کریں۔

(2) طلباء جوڑیاں (Pair) بنا کر اُن خیالات (ideas) کی فہرست کو مکمل کریں۔

(3) پھر ہر ایک جوڑی (pair) اپنے ideas کو کمرے جماعت کے سامنے پیش کرے۔ یہاں تک تمام Ideas پیش ہو جائیں ساتھ ہی اُن کی ریکارڈنگ اور بحث بھی ہو۔

(3) Send a Problem:۔ غیر مساوی رمختلف قسم کی صلاحیتیں رکھنے والے چار افراد پر مبنی ٹیم کی تشکیل کی جاتی ہے۔اس طرح پورے جماعت کی ٹیمیں تیار ہوتی ہیں۔ ہر ٹیم کو ایک مسئلہ تیار کرنا ہوتا ہے اور جماعت کے سامنے رکھنا ہوتا ہے دوسری ٹیم اُس مسئلے کا حل دریافت کرتی ہے۔ چونکہ تمام گروہ اپنے اپنے مسائل پیش کرتے ہیں۔اس طرح سے مسائل کی ایک فہرست اپنے حل کے ساتھ تیار ہوتی ہے۔ جو کہ اس طرح کی ایک سرگرمی میں حل پاتی ہے اور نتائج جماعت میں شیئر کئے جاتے ہیں۔

(4) Round Robin:۔ یہاں پر بھی طلباء کو متفاوت رمختلف اوصاف (Heterogenous) گروپ جو چار طلباء پر مشتمل ہوتا ہے رکھا جاتا ہے ہر ایک طالب علم کو بغیر دخل اندازی کئے بولنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ یہ بحث گروہ میں Clockwise ہوتی ہے۔ ہر ایک کو موضوع پر بولنا ضروری ہوتا ہے۔ یہاں گروہ کوئی شئے کا استعمال کرسکتا ہے جو ظاہری طور پر ہو اور گروہ میں گھمائی جائے اور یہ ظاہر کرے کہ اب کس کی باری ہے۔گول میز اس کی ایک دوسری شکل ہے۔فرق صرف یہی ہے کہ یہاں بولنے کے بجائے کاغذ گھمایا جاتا ہے جس پر وہ اپنے خیالات تحریر کرتے ہیں۔

(5) Mind Mapping :۔ Mind Mapping وہ عمل ہے جس میں مرکزی تصور کو ظاہری ربصری (Visually) طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔اُسے علامتوں، تصاویر رعکس، رنگوں، اہم نکات (Keywords) اور شاخوں کی مدد سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک طرح سے بہت ہی رفتار والا اور تفریح سے پُر Visual نوٹس لینے والا طریقہ ہے۔اس کی مدد سے خلاقیت کو ترویج حاصل ہوتی ہے۔طلباء کی بصری (visual) تصوراتی سوچ کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔اکتساب ہر معنی و بنیاد سے جُڑا ہوتا ہے۔تصّور کے پسِ منظر سے واقفیت ہوتی ہے۔ساتھ ہی سیکھنے والے کا اکتسابی مواد

سے سیدھا ناطہ ہوتا ہے۔ طلباء کی جوڑیاں اپنے طور پر Mind Map تیار کر سکتے ہیں۔ یا پھر ساتھ ہی ساتھ وہ اپنی ٹیم کو بھی دے سکتے ہیں یا جماعت کے Mind Map میں بھی شامل کر سکتے ہیں۔

5.6.5 باہمی تعاون پر مبنی تدریس کی خوبیاں و خامیاں (Merits and Demerits of Cooperetive Besed Teaching)

خوبیاں	خامیاں
1۔ طلباء کے اکتساب پر مثبت اثر چھوڑتی ہے جب یہ انفرادی اور مقابلاتی ماحول میں انجام پاتے ہیں۔	1۔ یہاں انفرادی بوجھ کے علاوہ طالب علم کو دیگر ممبران کے اکتساب کا بوجھ بھی اُٹھانا پڑتا ہے اور وہ دوسروں کے اکتساب کے لیے بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔
2۔ یہ ایک اعلیٰ سطح کی شمولیت پیدا کرتی ہے جو کہ دیگر اکتساب میں نہیں پایا جاتا ہے۔	2۔ ایک مطالعہ کے مطابق کمزور طلبہ اس میں آگے نہیں بڑھ پاتے اور وہ غیر متحرک رہتے ہیں۔
3۔ ایک طالب علم جماعت میں معلم سے بہتر بیان کر سکتا ہے ساتھ ہی وہ کس طرح پڑھانا ہے سیکھ جاتا ہے۔ وضاحت لفظوں میں اصطلاحات کی وضاحت، مواد کی توضیح اپنے لفظوں میں کرتا ہے۔	3۔ اپنے ذاتی شوق اور محرکہ کے حساب سے طالب علم اُس مضمون/مواد میں دلچسپی لیتا ہے اس بناء پر ہم اُسکے اکتساب کی سطح نہیں ناپ پاتے ہیں۔
4۔ سوالات پوچھنے کے امکانات ہوتے ہیں اور جوابات گروہی پسِ منظر میں ہی حاصل ہوتے ہیں۔	4۔ اس عمل میں Scaffolding یا عارضی ڈھانچے کا مقصد طالب علم کو خود مختار کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ خود سوچ سکے دوسروں کی مدد کی ضرورت نہ ہو۔
5۔ اس طریقے میں intepersonal skills اور collaboration skill کو سیکھا جاتا ہے۔	5۔ اس طریقہ میں معلم کو یہ پتا کرنا شکل ہوتا ہے کہ طالب علم تعلیمی مواد پر تبصرہ کر رہے ہیں۔
6۔ یہ ایک طرح سے علامتی اشارہ دیتے ہیں کہ جماعت egalitarian اور classless ہے۔	6۔ اعلیٰ اہلیت والے طلباء کو کوئی مہیج نہیں دستیاب ہوتی ہے نہ ہی کوئی اُنکی سطح والے طلباء سے مقابلہ ہوتا ہے۔
7۔ اعلیٰ ذہنیت و اہلیت کے طلباء ماہر، قائد، ماڈلس، اور معلم کا کردار ادا کرتے ہیں اور کم سطح/اہلیت کے طلباء ان سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔	7۔ یہاں کمزور طلباء اعلیٰ اہلیت والوں کے مرہونِ منّت ہوتے ہیں اُنھیں لیڈر یا ماہر کے کردار ادا کرنے کی سعادت حاصل نہیں ہو پاتا۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ تعاون پر مبنی تدریس سے طلباء میں معلومات کی تعمیر ہوتی ہے۔ بحث کریں۔

5.7 معکوسی اکتسابی طرز رسائی (Reciprocal Teaching Approach)

تعارف (Introduction)

رسمی تعلیم کی شروعات کے ابتداء سے اُس کے ارتقاء تک کمرہ جماعت کی تدریس تعلیم کی ترسیل کا اہم ستون ثابت ہوئی ہے۔اس تدریس کی مدد سے معلم کمرہ جماعت میں اس طرح ماحول پیدا کرتا ہے جس کی بناء پر طلباء اکتساب حاصل کرتے ہیں۔اس طرح کے تدریسی نظریات لائحہ عمل کا استعمال ماحول سازی میں کیا جاتا ہے۔ساتھ ہی ایک طرح سے پیشہ ورانہ تصورات برائے اکتساب اور سیکھنے والے کی شناخت بھی کرواتا ہے یہ لائحہ عملیاں طلباء کے خالی برتن کو بھرنے کا کام انجام دیتی ہیں جو کہ معلم کی سمت متعین کرنے کے نتیجتاً حاصل ہوتی ہیں۔اسی کی پیش قدمی میں ایک قدم Reciprocal Teaching Approach کا نظریہ بھی ہے۔یہاں طالب علم کا سرگرم شمولیت، انکوائری اور مسائل کے حل کرنے کی قابلیت شامل ہے۔اس کی تشکیل Annemaric Sullivan Palinscar نے کی ہے۔

یہ وہ نظریہ ہے جس میں بہت زیادہ تحقیق ہوئی ہے اس طریقہ کار کی مدد سے پڑھنے کی صلاحیت (Reading skill) میں بہتری لائی جاتی ہے۔اعلیٰ سطح کی سوچ (Higher Order Thinking) کو خروانی دیتی ہے۔سُننے اور بولنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے اور اسطرح سے درسیات تک سیکھنے والے کو پہنچنے میں مدد دیتی ہے۔کئی مطالعوں کا نچوڑ یہ ظاہر کرتا ہے کہ سیکھنے والا اپنے اکتساب کو دوسرے پس منظر (Context) میں استعمال کرتا ہے۔''پڑھنے'' کے میدان میں Reciprocal درس سب سے اعلیٰ درجے پر ہے اس کا استعمال اُس وقت ہوتا ہے جب سیکھنے والا پڑھتا ہے یا تحریر (Text) یا مواد کا تجزیہ کرتا ہے۔

معکوسی تدریس (Reciprocal Teaching)

یہ ایک طرح سے باہمی تعاون پر مبنی تدریسی طریقہ کار ہے۔اس طریقے سے سیکھنے والے کے dialogs کو ظاہر کیا جاتا ہے ساتھ ہی سیکھنے والے کی Thinking process یا سوچ کے عمل کو ظاہر کیا جاتا ہے جو کہ ایک شیرڈ اکتسابی تجربہ (Shared Learning Experience) پر مبنی ہے۔اس عمل میں یہ ضروری ہیکہ معلم اور شاگرد کے درمیان ایک مثبت، پر معنی بات چیت ہو جس کے تحت ایک اعلیٰ معیار کا اکتساب وجود میں آتا ہے۔بشرط کہ بات چیت ہو اور معنی کی صحیح تشکیل ہو۔یہاں طلباء ایک طرح سے مالکیت کے حاصل ہوتے ہیں۔جب وہ اس بات پر اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ اب وہ اپنے خیالات کو کُھلے بند ھے/مکالمے (Open Dialogue/Closed Dialogue) پیش کر سکتے ہے۔

طلباء اپنے کردار کو باری باری بدلتے ہیں۔کُھلی سوچ کا سہارا لیتے ہیں۔بولنے کا واقع انداز اپناتے ہیں اپنی سوچ/خیالات کے ساتھ بات/تبصرہ کرتے ہیں۔معکوسی تدریسی نظریہ دراصل Vygatsky کے نظریئے پر مبنی ہے جس کے مطابق وقوفیت (cognition) کی بنیاد/ترقی/تشکیل سماجی بات چیت (Social Interaction) ہے۔

Vygatsky کے نظریئے میں ZPD (Zone of Proximal Development) کا مخصوص تحریر text کی شناخت کرنا ہے اُس کے مطابق سرگرمیوں کو انجام دینا طلباء کی کامیابی کا مرکز ہے۔تحریر نہ زیادہ مشکل ہو نہ زیادہ آسان۔ایک معیاری تحریر ادارا کی سوچ کو جلا بخشتی ہے۔ساتھ ہی اُس کا موثر انداز میں سب میں ترسیل ہونا بھی ضروری ہے۔مناسب support اور Feedback ردِعمل معکوسی نظریہ میں اکتساب کے معاون کے طور پر کردار ادا کرتا ہے۔

5.7.1 معکوسی تدریس کی تعریفیں(Definition of Reciprocal Teaching)

ٹیچر اور شاگرد کے درمیان ہونے والے مکالمات/ڈائیلاگ Reciprocal Teaching تدریس کہلاتے ہیں۔(Pallenscar, Brown and Campionee)اس بات چیت/ڈائیلاگ کو reciprocal اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک سیکھنے والا حرکت میں آتا ہے۔ جب دوسرا پیشن گوئی(Predict) کرتا ہے سوال کرتا ہے، وضاحت کرتا ہے یا خلاصہ کرتا ہے۔

معکوسی، جوابی تدریس کا نظریہ Fabulous four بھی کہلاتا ہے۔ (Oczkus, 2003)"یعنی Fabulous four Predicting questioning clarifying summarizing"

"معکوسی تدریسی کا مقصد بات چیت/(Insraction)/(discussion) بحث، کو طالب علم کے پڑھنے کی صلاحیت، ذاتی کنٹرول کی ترقی کے ساتھ Monitoring صلاحیت میں اضافے میں یا مجموعی طور پر اُسکے محرکے میں اضافہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔"

Borkowski-1992

"معکوسی تدریس ایک ایسی تدریسی سرگرمی ہے۔ جو کہ ایک ڈائیلاگ کے شکل میں ہوتی ہے۔ یہ ڈائیلاگ ٹیچر اور شاگرد میں text کے کسی گوشے/حصے پر ہوتا ہے جس کا مقصد پُر معنی تحریر کی تشکیل ہے۔ یہ ایک طرح سے(reading) پڑھنے کی تکنیک ہے جس کے ذریعے بچوں کے پڑھنے کی صلاحیت میں اضافہ کیا جاتا ہے۔" Wikipedia

"معکوسی تدریس ایک تدریسی سرگرمی ہے جس میں طالب علم ٹیچر بنتا ہے۔ وہ ایک چھوٹے گروپ کا ٹیچر ہوتا ہے جو کہ پڑھنے کے سیشن کے لیے وجود میں آیا ہوتا ہے ٹیچر س ماڈل بعد میں طلباء کی رہنمائی کرتا ہے تا کہ وہ گروہ میں discussion کو بہتر انداز میں کروا سکے اس کے لیے وہ 4 لائحہ عمل کا استعمال کرتا ہے۔(1) خلاصہ (2) سوالات کی تشکیل (3) وضاحت (4) پیشن گوئی۔

"Reciprocal Teaching is an Innovature and powerful classroom strategy to improve reading skills."

"Reciprocal Teaching refers is an instructional activity that takes place in the form of a dialogue between teachers and students regarding segments of text. The dialogue is structured by the use of four strategies: summarizing, question generating, clarifying and predicting. The teacher and students take turns assuming the role of teacher in leading this dialogus."

Reciprocal تدریس کا مقصد اور اس تدریس کا مقصد گروہ کے کاوشوں کو مدد فراہم کرنا۔ جس کی مدد سے ٹیچر اور طلباء اور طلباء کے درمیان بہتر گروہی عمل پیش آئے جو ایک پر معنی عبارت یا تحریر کو تشکیل کرے۔ ہر لائحہ عملی کو مندرجہ ذیل مقصد کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔

خلاصہ(Conclusion)

یہ عبارت یا تحریر کی اہم معلومات کی شناخت اور اُسے یکجہ کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ تحریر کو جملوں میں، پیراگراف میں یا

passage سے پرے خلاصہ میں لایا جاتا ہے۔ جب طلباء پہلی مرتبہ reciprocal تدریس کرتے ہیں تو انکا دھیان اور محنت جملوں اور پیرگراف کی سطح پر ہوتا ہے۔ جیسے جیسے اُن میں مہارت آتی ہے ویسے ویسے وہ پیراگراف اور passage سطح کو integrate کرتے ہیں۔

یہاں طلبہ کا ایک اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ عبارت کے segments یا حصوں کو ایک جامعہ خلاصہ کی شکل میں جس میں لائے مرکزی خیال یا اہم نکات ہو۔ان معلومات کو موتیوں کی طرح پروکر ایک ہار کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔ان اہم نکات کو طلباء اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔اس مرحلے میں طلباء کو یہ اجازت ہوتی ہے کہ وہ نکات کو اپنے لفظ میں وضاحت کرے ومواد کا اپنے طور پر فہم پیدا کرے یا تشکیل کرے۔

اس طرح اس مقام پر پڑھنے والا دو اہم چیزوں میں فرق کرتا ہے انتہائی اہم معلومات کی شناخت ہوتی ہے۔مرکزی خیال کو سمجھا جاتا ہے اور اسے انتہائی واضح اور جامع انداز میں لکھا جاتا ہے۔ یہ خلاصہ ایک پیراگراف پر مشتمل ہوتا ہے۔

سوالات پوچھنا (Questioning or Question Generating)

اس مرحلہ میں طلباء کو ایک اور پائیدان پر آگے کی جانب لے جایا جاتا ہے۔ یہاں طالب علم خلاصہ کی سرگرمی کو کمک پہچاتا ہے۔ پڑھنے کی اس سرگرمی میں طالب علم سوالات کی تشکیل کرتا ہے پہلے وہ اُن معلومات کو جمع کرتا ہے جو اہمیت کی حامل ہوتے ہیں اور جس میں سوالات بنائے جاسکتے ہیں۔ان معلومات کو وہ سوالات کی شکل میں ظاہر کرتا ہے ساتھ ہی ساتھ خود بھی جواب دینے کے لیے تیار ہوتا ہے سوالات کی تیاری بنانا ایک لچکدار لائحہ عمل ہے کیونکہ یہاں طلباء کو پڑھانا اُن کو سوالات تیار کرنے کے لیے حوصلہ دینا مختلف سطح پر ہوسکتا ہے جیسے کچھ طلباء عبارت کو پڑھ کر اُس سے منسلک معلومات پر عبور حاصل کرسکتے ہیں جب دوسرے طلباء نئی معلومات کے ذریعے عبارت کو سمجھتے ہیں یہ اسکول کی حالت پر منحصر ہوتا ہے۔

اس مقام پر پڑھنے والا اپنے ہی فہم کی جانچ کرتا ہے اس کے لیے وہ خود سوالات پوچھتا ہے اس عمل کو Meta Campaign کہتے ہیں۔ یہاں ہر خود آگاہی ہوتی ہے اندرونی عمل میں طالب علم واقف ہوتا ہے۔سوالات پوچھنے کی مرحلہ معلومات کی شناخت، مرکزی خیال اور ideas کے اردگرد ہی گھومتا ہے۔یعنی مواد کا مرکزی نقطہ ظاہر کرتا ہے۔اس مرکزی نقطے پر مبنی سوالات خود کی جانچ کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں ساتھ ہی مضمون کی گہرائی سے جاننے اور اُسکے معنی کی تشکیل بھی کرتے ہیں۔

سوالات پوچھنے والا مندرجہ ذیل حصوں پر سوالات پوچھتا ہے۔

(1) غیر واضح نکات رحصہ (unclear Parts)

(2) گمراہ کرنے والی معلومات (Puzzling Information)

(3) دوسرے تصورات کے ساتھ رشتگی یا سابقہ تصورات کے ساتھ (Relation with Old Concepts)

(3) وضاحت کرنا (Clarifying)

یہ وہ سرگرمی ہے جو خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ جب اُن طلباء کے ساتھ عمل میں لائی جائے جن کو (comprehension) میں مشکل پیش آتی ہے یہ ایسے طلباء ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں ۹۹ کہ پڑھنے کا مقصد صرف لفظوں و جملوں کی صحیح ادائیگی ہے۔ اُن کے لیے لفظ یا passage کو معنی نہیں رکھتے۔ اِن طلباء کو جب عبارت کی وضاحت پوچھی جائے تو وہ جواب دینے سے قاصر ہوتے ہیں اُن کی پیش کردہ وجوہات ہوتی ہے۔(1) نئے اصطلاحات ہے۔(2) غیر معنی والے الفاظ (3) غیر مانوس لفظ (4) مشکل تصورات وغیرہ ان حالات میں یہ مرحلہ نہایت

اہمیت والا ہے یہاں ان طلباء کو نہایت ہوشیار رہنے کے لیے کہا جاتا ہے ساتھ ہی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ پیراگراف وعبارت کو پُرمعنی انداز میں سمجھا جائے۔

یہاں پوچھے گئے سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ وضاحت کرنے والا جماعت میں موجود جو بھی طلباء کس طرح کے پش وپیش رشک وشبہ سے دوچار ہے اُن کی مدد کرتا ہے اور وضاحت کے ذریعے ان کو دور کرتا ہے یہ طالب علم کو آزادی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار اپنی سوچ کا اظہار، اپنی بطورِ خود وضاحت کرسکتا ہے اسطرح یہ عمل Decoding کا عمل کہلاتا ہے۔ طالب علم بطور وضاحت کرنے والا مشکل تصور، الفاظ معنی، ہجہ کی Decoding کرتا ہے اہم کام شناخت کرنا ہوتا ہے۔ وہ غیر واضح شکل اور انجانے مضمون کے پہلو کے تعلق سے وضاحت دیتا ہے۔ اس طرح سے طلباء کہ شک وشبہہ کو دور کیا جاتا ہے یہاں دوبارہ مطالعہ بھی کروایا جاتا ہے۔ مضمون کی سمت میں طلباء کی سوچ کو لے جایا جاتا ہے۔

پیشن گوئی کرنا (Predicting)

اس مرحلہ میں طلبہ مصنف کے تعلق سے مفروضہ طئے کرتے ہیں کہ وہ آگے کہ تحریر میں کیا بیان کرنے والا ہے۔ اس لحاظ سے طلباء کے لیے یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ حالیہ معلومات برائے مضمون اُس کا پسِ منظر سے بہتر طور پر آگاہ ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کے لیے دیگر مواقع میسر کئے جاتے ہیں جس کے ذریعے وہ نئی معلومات کو اپنی سابقہ معلومات کے ساتھ جوڑ سکے۔ پیشن گوئی کی لائحہ عمل طلباء کو بیان اعبارت تحریر میں موجود، ذیلی سرخیاں ,Subheading (Heading) اور سوالات کی مدد سے یہ جاننے میں مدد کروائی ہے کہ آگے تحریر میں کیا ہوگا۔ اس مرحلے میں طلباء کی تخلیقات سوچ کو بڑھاوا ملتا ہے۔ یہ وہ مرحلہ ہے جس میں مطالعہ کرنے والا اپنے سابقہ و پیش منظر کی معلومات کو مضمون کی معلومات سے جوڑتے ہیں۔ اور اس طرح سے طلباء مستقبل میں کیا ہوسکتا ہے۔ اس پیشن گوئی کرتے ہیں یعنی وہ اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کیا پڑھ لیے اور آگے کیا پڑھ سکتے ہیں۔ یہاں پر پڑھنے والے کی سابقہ اور جدید معلومات کو ملا کر مفروضہ تیار ہوتا ہے جو اُس سمت کی نشاندہی کرتا ہے جس سمت مضمون تحریر کیا گیا ہو۔

Reciprocal تدریس کا عمل

جب اس تدریسی طریقہ کو کمرے جماعت میں متعارف کروایا جاتا ہے تو ضروری ہے کہ اس طریقہ کے بارے میں طلباء میں فہم پیدا کی جائے۔ انہیں بتایا جائے کہ کیوں کچھ تحریر سمجھنے میں مشکل ہوتی ہیں اُنکے ساتھ مباحثہ کی جائے کہ پڑھنے اور مطالعہ کے لیے ایک لائحہ عمل کے نظریئے کی ضرورت ہے طلباء کو اس کے عمل رطریقے کی مکمل معلومات دے۔ اُنہیں بتایا جائے کہ تحریر کے تعلق سے طلباء۔ وطلبا وطلباء۔ معلم میں dialogue ہوگا یا اُس پر بات چیت وتبصرہ ہوگا۔ ہر ایک کو معلم کا کردار ادا کرنا ہے کیونکہ یہ باری باری ہر ممبر کو ٹیچر کے شکل میں پیش کرتا ہے اس لیے انہیں چاروں (4) مراحل کا اندازہ ہونا چاہئے کہ وہ ہر مرحلے میں کس طرح اپنے کردار کو ظاہر کرے جس کی مدد سے تبصرہ کو آگے بڑھایا جاسکے۔

مثال کے طور پر وہ طالب علم جو بطور معلم کا کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ اپنے کردار سے واقف ہوتا ہے اور اس لحاظ سے مرکزی خیال پر اپنے سے تیار شدہ سوالات گروہ میں دیگر ممبران سے پوچھتا ہے یہ مرکزی خیال وہ تحریر پڑھ کر حاصل کرتا ہے گروہ کا دوسرا ممبر پوچھے گئے سوال کا جواب دیتا ہے۔ اور دوسروں کو اُنکی سوچ ظاہر کرنے کے لیے بھی کہتا ہے۔ اس بعد ''معلم'' معلومات کا خلاصہ کرتا ہے وہ نکات رمعلومات کو پڑھتا ہے۔ جو منظّم یا غیر واضح ہو اُسے واضح کرتا ہے گروہ کو وضاحتی سمت میں لے جاتا ہے جو غیر واضح ہے اُسکی نشاندہی کرتا ہے اور آخر میں آنے والے رمستقبل کے مواد کی پیشن گوئی کرتا ہے۔ اوسط عبور حاصل کرنے کی یہ ضمانت ہیکہ طلباء ان چار حکمت عملیوں میں بہتر طور پر مشق سے گزرے ہو۔ مثلاً طالب علم اپنے پسند کی کسی

فلم، TV پروگرام کا حلاصہ پیش کرے۔ اس میں سے اہم خیال/مرکزی لفظ نظریئے کی شناخت کرے اہم معلومات کو مختصراً بیان کرے جس کی شروعات وہ آسان جملوں سے کرتے ہوئے۔ پیچیدہ پیراگراف لے جائے۔ ہر لائحہ عمل کے لیے ایک دن کا تعارف ضروری ہے۔

بات چیت/مکالمہ بازی (تبصرہ/The Dialogue):۔

طلباء کو جب ہر ایک لائحہ عملی بتا دی جاتی ہے اُسکے بعد dialogue شروع ہوتا ہے تدریس کے شروعاتی دور میں ایک معلم کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اس کی شروعات کرے اور اُسے جاری رکھے۔ اس کی وجہ سے معلم یہ موقعہ دستیاب ہوتا ہیکہ وہ مزید ہدایات دے سکتا ہے اور ساتھ ہی اِن لائحہ عملیوں کو ماڈل کر سکتا ہے جو کہ ہر معنی پڑھنے کی طرف سفر کرتی ہے۔ یہاں معلم صلاحیت والے طلباء کو بھی بطورِ معاون/زائد ماڈل کی شکل میں عمل میں آنے کی دعوت دیتا ہے پر یہ ضروری ہیکہ ہر طالب علم کسی نا کسی سطح پر رول میں شامل ہو۔ چند طلباء کے لیے یہ کوئی مشکل کام نہیں ہوتا ہے جب کہ چند کے لیے انتہائی مشکل اور پیچیدہ یہ شروعاتی دور میں ہوتا ہے جیسے جیسے وقت گزرتا ہے معلم بذریعہ ماڈلینگ اور تدریس کے ذریعے طلباء کو گائیڈ کرتا ہے جس کی بناء پر وہ مکمل خلاصہ تیار کرنے لگتے ہے۔

جیسے جیسے ڈائیلاگ کی مشق بڑھتی جاتی ہے معلم باشعور طور پر اس کی ذمہ داری طلباء کو دیتا ہے کہ وہ ڈائیلاگ کو جاری رکھے اور وہ بطور کوچ اپنے خدمات انجام دیتا ہے ساتھ ہی وہ اُنکی کارکردگی کا تعین قدر بھی کرتا ہے ساتھ ہی اُنہیں مزید اعلیٰ سطح کی شمولیت کے لیے متحرک کرتا ہے۔

5.7.2 معکوس تدریس کس طرح کام کرتی ہے؟(How does Reciprocal Teaching Works?)

معکوس تدریس کے چار(4) مراحل کس طرح وقوع پذیر ہوتے ہیں وہ زیادہ تشویش کا پہلو نہیں ہے آپ اپنے طور پر اس کا اہتمام کر سکتے ہیں صرف اس بات کا خیال رہے کہ آپ کی تدریس کا انداز آپ کے طلباء کے اکتسابی انداز سے میچ ہوتا ہے کہ نہیں۔ مواد/مضمون کا انتخاب بھی معنی رکھتا ہے کیونکہ مواد اُس طرح کا ہو جس میں یہ مراحل پورے ہوسکیں۔

کمرہ جماعت میں اسے کامیابی سے استعمال کرنے سے پہلے یہ ضروری ہیکہ ہم طلباء کو اُن مراحل کی مشق کروالیں۔ یہ گمان میں نا رہے کہ وہ خلاصہ یا سوالات پوچھنے کی فن سے واقف ہیں۔ اس کے لیے طلباء کے چار بچوں پر مشتمل گروہ تیار کرے ہر ایک طالب علم کو نوٹ کارڈ دے جس میں اُسکے کردار کی وضاحت ہر مرحلے میں واضح ہو۔

طالب علم کا نام:...			
Predicter	Clarification	Questioning	Summary

طالب علم کو دیئے گئے پیرگراف کو پڑھنے لگایئے۔ نوٹ لکھنے کے ہُنر کی حوصلہ افزائی کریئے تاکہ اہم نکات و مرکزی خیال اُبھر کر آسکیں۔ اور اس لحاظ سے وہ تبصرہ میں بہتر کردار ادا کرسکتے ہیں۔ دیئے گئے وقفہ رکنے کی جگہ یا نقطہ پر طلباء کا گروہ رُکے تاکہ خلاصہ کرنے والا اہم خیالات کو پیش کرسکے۔ صرف سوالات پوچھنے والے سوالات پوچھے جو کہ غیر واضح حصے، Puzzling معلومات دوسرے تصورات سے اُسکا جوڑ وغیرہ پر مبنی ہو۔ ساتھ ہی ساتھ ممبران کی حوصلہ افزائی و محرکہ بھی فراہم کرتے رہیں۔ وضاحت کرنے والے ان کی وضاحت کریں اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات

دیتے رہیں۔ پیشن گوئی کرنے والا آگے کیا ہوگا اُس کی پیشن گوئی کرے۔ کہ مضمون یا سبق میں آگے کیا ہوگا۔

برین سٹورمنگ(Brain Storming)

برین اسٹورمنگ گروہ میں عمل میں لائی جانے والی تخلیقی ٹیکنک (Creative Technique) ہے جہاں گروہ کے ممبران کسی خاص مسئلے کے لیے اپنے اپنے خیالات وہ تجویزات کی لسٹ پیش کرتے ہیں اوراس سے آخری بہتر نتیجہ یا حل ماخوذ کیا جاتا ہے اس اصطلاح کا استعمال (Alex Fouckney Osbrm) نے 1953 میں اپنی کتاب (Applied Imagination) میں کیا تھا اس کی شروعات بہت ہی دلچسپ ہے (Osborn) یہ اپنے ماتحت سے سخت بے زار اور ناراض ہو چکے تھے کیونکہ ان لوگوں کے پاس اشتہارات (Campaign) کے لیے کوئی انفرادی تخلیقی (Creative) آئڈیا نہیں تھا اور اس سلسلے میں انہوں نے گروہی غور وفکر کے نشستوں کا نظم کیا۔ یہ 1939 میں تخلیقی انداز میں مسئلے کے حل نکالنے کا طریقہ نمو پانے لگا اور (Osborn) کو اس مشق سے یہ دیکھنے میں ملا کہ انڈیا کے معیار و مقدار دونوں میں بہتری آئی اس طریقے کو انہوں نے اپنی کتاب (Your Creative Idea) کے باب نمبر 33 بہ عنوان (How to Organize a Squad to Create Ideas) شائع کیا

مندرجہ ذیل دو قانون "Osborn" کے طریقہ کی تعمیر کرتے ہیں

(1) فیصلے میں تاخیر کرنا۔ Defer Judgement

(2) مقدار کے لیے وہاں تک پہنچنا (Reach for Quantity)

ان دو اصولوں کے ساتھ چار عام اصول برین اسٹورمنگ سے جڑے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ:

☆ گروہی ممبران کے درمیان سماجی مزاحمت کو کم کرنا

☆ آئڈیا کی تعمیر میں بہتری لانا یا تحریک مہیا کرنا

☆ گروہی مجموعی تخلیقیت کو فروغ دینا/ ترغیب دینا

برین اسٹورمنگ کی معنی(Meaning of Brain Stroming)

- برین اسٹورمنگ ایک سماجی عمل ہے جو مسئلہ کے تعلق سے نئی سوچ/ خیالات کو پیدا کرتا ہے۔ ٹکنالوجی = آئڈیا اور پروڈکٹ وغیرہ
- برین اسٹورمنگ میں بہت سے خاص کر شدید (rolical) خیالات/ آئڈیاز شامل ہوتے ہیں جو کہ کسی مفروضے یا روکاوٹوں (Constraints) پر مبنی ہوتے ہیں اور وہ کئی خاکے/شکلوں کے حامل ہوتے ہیں۔
- برین اسٹورمنگ ہمیں روایتی خاکے کے باہر سوچنے میں مدد فراہم کرتی ہے وہ روایتی خاکے جو کہ ہمارے ذہن میں نئے آئڈیاس کے لیے پروگرام ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا تعریف میں Programmed سوچ/ آئڈیا یا خیالات کا ذکر آیا ہے اس سے مراد ایک تشکیل شدہ یا یا منطقی فراہم ورک جس کے ذریعے پروڈکٹ/ ماحاصل تیار کرتے ہیں یا سروس مہیا کرتے ہیں جبکہ سوچ آپ کی موجودہ تصور کو بہتر بناتی ہے ساتھ "Radical" آئڈیا کی تخلیق کرتی ہے ساتھ ہی فرد کی تخلیقیت کو بہتر بناتی ہے۔

No matter how old you get, if you can

keep the desire creative your

the man-child alive

برین اسٹورمنگ کے چار عام اصول (Four Basic Principle)

(1) مقدار کے لیے کوشاں رہنا/ جانا (Go for Quantity)

اس اصول سے مراد افراد کی تخلیف (Divergent) سوچ کو وسعت دینا۔ مسئلہ کے حل نکالنے کی ترغیب فراہم کرنا جو کہ زائد مقدار بہتر معیار کی پرورش (Maximum Quantity Breeds Quality) کرتی ہے اسی خیال پر مبنی ہے یہاں یہ مفروضہ طئے کیا جاتا ہے کہ جتنے زیادہ آئڈیاس کی پیداوار ہوگی اتنا ہی زیادہ ممکنہ طور پر ہر موٴثر اور ندرت والے حل کو پایا جاسکتا ہے۔

(2) اعتراض تنقید (Withhold Criticism) کو روکنا

برین اسٹورمنگ میں اعتراض/تنقید کو روکا جاتا ہے یا یوں کہیے "hold" کیا جاتا ہے یہاں شامل افراد کو اپنے اپنے خیالات یا آئڈیاس کو دینے کی تحریک دی جاتی ہے اس پر کوئی تنقید یا اعتراض نہیں کیا جاتا اغراض کے حصے کو اگلے مرحلے کے لیے محفوظ رکھا جاتا ہے یہاں شامل افراد/ گروہی افراد کو آئڈیا فراہم کرنے کو فوقیت دیتے ہیں ان کے غیر معمولی/ ندرت والے آئڈیاز کو پیش کرنے کے لیے انہیں مکمل آزادی دی جاتی ہے۔

(3) سرکشی/خودسری خیالات کو خوش آمدید (Welcome Wild Ideas)

خودسری والے خیالات کو گروہ میں خوش آمدید کیا جاتا ہے جس کا مقصد صرف ایک بہترین تجویزات کی فہرست تیار کرنا ہوتا ہے، ان کی تعمیر سے یا معطل/ رد کئے ہوئے مفروضے سے حاصل کی جاتی ہے یہ نئی سوچ اس بات کا ممکنہ اشارہ کرتی ہے کہ آپ کے پاس بہتر حل حاصل ہوں گے۔

(4) آئڈیاز کو جمع کرنا اور ان میں اور بہتری لانا (Combine and Improve Ideas)

مشہور نعرہ "1+1=3" کو یہاں بروئے کار لایا جاتا ہے، شرکت/ انجمن کی مدد سے اور ممبران کی رفافت کی بنا پر بہترین خیالات کی تشکیل ممکن ہوتی ہے۔

یہاں ایک بات واقع کرنا چاہتی ہوں کہ "Osborn" کے اس طریقۂ کار میں بیک وقت بہت سے مسائل پر بات نہیں ہوسکتی بلکہ کسی مخصوص مسئلہ کو بھی زیر بحث وغور وفکر میں لایا جاسکتا ہے۔

یہ نظریہ کیوں اہم ہے؟ (Why Important this Theory)

چونکہ یہ طریقہ فوری طور پر حل فراہم کرنے والا لائحہ عمل ہے۔ اس لیے کا بھی اہم اور فائدہ مند ہے۔ آپ اس کا استعمال یہ پتہ کرنے میں لگا سکتے ہیں کہ آپ کے طالب علم کوئی نیا مضمون پڑھانے سے پہلے کیا جانتے ہیں؟ ساتھ ہی اس کا استعمال سبق کے شروع میں یا اختتام پر کیا جاسکتا ہے، تا کہ آپ یہ جان سکیں کہ طالب عالم اس سے کیا تعلق بنا رہے ہیں، ساتھ ہی آپ اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ طلبہ کن چیزوں کو اہمیت دیتے ہیں یا ان کی غلط فہمیاں کیا کیا ہیں۔

برین اسٹورمنگ یہ ایک تکنیک ہے جو طلباء کو کسی عنوان یا موضوع کے بارے میں اپنے خیالات ساجھا کرنے کے لیے تحریک فراہم کرتی

ہے۔مثال کے طور پر اگر آپ کی '' آواز'' کس طرح وجود آئی میں ہے، اسے طلباء کو بتانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے ان کے دل ودماغ اس کے تعلق سے کیا خیالات ہے وہ جاننا ضروری ہے ان کے خیالات کو تختہ سیاہ پر/ نوٹ بک میں/ پروجیکٹ پر پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ مندرجہ شکل میں واقع کیا گیا ہے۔

اس طریقے کو چھوٹی جماعت کے ساتھ ساتھ اعلیٰ جماعتوں میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اس کو دو دو کی جوڑیاں بنا کر یا گروہی شکل میں لیا جاسکتا ہے۔

برین اسٹورمنگ کا عمل (Process of Brain Stroming)

یہ طریقہ ہر تمام فرد کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہاں خیالات کو شور وغل کر کے اور اپنے ساتھی گروہ کے ساتھ غیر معیاری انداز میں پیش کیا جاتا بلکہ اگر آپ صحیح معنوں میں برین اسٹارمنگ کروانا چاہتے ہوں تو گروہ میں تخلیقیت اور ندرت کو فراوانی حاصل ہونی چاہئے۔مندرجہ ذیل عمل برین اسٹارمنگ کے مدراج کا نچوڑ ہے۔

(1) عمل کی وضاحت کرنا (Explain the process)

یہاں معاون (معلم) کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس عمل کی وضاحت تمام گروہی ممبران کے سامنے کرے۔عمل کے خاکہ اور رہنمائی اصولوں کو واضح طور پر پیش کرے۔

(2) مسئلے کی وضاحت (Explain the Problem)

معاون کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسئلہ کو بیان کریں جس کے تعلق سے گروہ سے آئیڈیا لیتا ہے یعنی کون سے سوال کا جواب طلب ہے یا کون سے مسئلے کا حل۔

(3) آئیڈیا جمع کرنا (Gather Ideas)

اس مرحلے میں آپ کی مدد آسکتا ہے جیسا کہ تخلیقیت یا مشق کے ذریعے آپ اپنے مسئلے کو بیان کریں اس کے بعد یہ جانیں کہ آپ مسئلے کو گروہ تک میں کامیاب ہوتے ہیں کی نہیں۔

(4) تمام آئیڈیاس کو عوامی طور پر جمع (Capture all Ideas Publicly)

یہاں تمام آئیڈیاس جو کہ گروہ فراہم کرتا ہے اسے تختہ سیاہ پر تحریر کریں یا چارٹ پر اس کی لسٹ تیار کریں یا پھر نوٹس پر لکھ کر انہیں دیوار یا flip chat پر لگادیں یہاں یہ ضروری ہے کہ تمام خیالات کو شامل کیا جائے کسی بھی خیال کے لیے فیصلہ سازی یہاں نہیں کی جائے گی اس سے مراد تمام آئیڈیا کو شامل کیا جاتا ہے۔

(5) خیالات کی چھٹائی/ چننا/ علاحدہ کرنا (Sort the Ideas)

یہاں ایک طرح کے آئیڈیا کو ایک گروہ میں شامل کیا جاتا ہے یا پھر اس سے ملتے جلتے خیالات کو ایک گروہ میں رکھا جاتا ہے چونکہ آئیڈیا آپ کے نوٹس پر ہوتے ہیں اس لیے گروہ بندی کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

(6) آئیڈیا کا انتخاب کرنا (Elect the ideas)

یہاں فیصلہ سازی کا عمل کیا جاتا ہے یہ عمل انتہائی پرسکون آپسی احترام کے ماحول میں کیا جاتا ہے یہاں ان کے خیالات کا انتخاب ہوتا ہے

جو کہ عمل میں لانے کے لیے سب سے بہتر ہوتے ہیں۔ ہر خیال پر غور و فکر اور بحث کی جاتی ہے اور اس پر Note مانگا جاتا ہے جیسا کہ آپ اپنے طالب علم کو کہتے ہیں کہ

خیالات کے آگے ڈاٹ (.) لگائیں یا صحیح کا نشان لگائیں وغیرہ وغیرہ۔ دیگر خیالات کو بھی اہمیت کے لحاظ سے ترتیب دی جاتی ہے۔

برین اسٹورمنگ کی قسمیں (Types of Brain Storming)

(A) طریقۂ کار کی بنیاد پر (Based on Methodology)

(1) روایتی برین اسٹورمنگ (Traditional brian storming)

(2) جدید برین اسٹورمنگ (Advanced brian storming)

(B) مراحل/عمل کی بناء پر (Besed on Process)

(1) Nominal group Technique

(2) Group passing Technique

(3) Team Idea mapping method

(4) Directed brain sotrming

(5) Individual brain storming

(6) Question brain storming

(7) Electronic brain storming

برین اسٹورمنگ کے فائدے (Merits of Brain Stroming)

(1) طلباء اور ساتھی اساتذہ کی تخلیقی سوچ کو بڑھاوا دیتی ہے۔

(2) گروہ/ انفرادی پیش کئے گئے تمام خیالات کو قبول کیا جاتا ہے۔

(3) تمام ممبران کو عمل میں مساوی شرکت حاصل ہوتی ہے۔

(4) پر جوش اور آسان طریقۂ عمل میں لایا جاتا ہے۔

(5) طلباء کی غلط فہمیوں کو دور کیا جاتا ہے۔

(6) نتائج/ مسئلہ کا حل نکالنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

(7) آپسی بھائی چارگی، تعاون اور اخلاق کی قدروں میں اضافہ ہوتا ہے۔

(8) چونکہ ہر فرد کو بولنے کا موقع ہوتا ہے اس لحاظ سے اعتماد بڑھتا ہے۔

(9) طلباء اپنے خیالات کو ساجھا کرنے میں آسانی پاتے ہیں۔

(10) خیالات/ آئڈیا کو طلبا، کھیل، سرگرمیوں کے ذریعے حاصل کرتے ہیں اس لیے بوریت نہیں ہوتی۔

(11) یہ عمل انفرادی، جماعت یا چھوٹے سے گروہ پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

(12) طلباء کے ذاتی رائے/ خیالات/ موقف/ اظہار رائے حاصل ہوئی ہوتی ہے اس لحاظ سے روایتی جوابات کے امکانات نہ کہ برابر ہوتے ہیں

برین اسٹورمنگ کے نقصانات(Demerits of Brain Stroming)

(1) یہ اسی وقت کام کرتا ہے جب گروہ کے تمام افراد کچھ نہ کچھ بولیں۔

(2) قائد/ لیڈر کی غیر موجودگی میں یا تو مسئلہ کا حل نہیں نکل پاتا یا پھر بہت زیادہ وقت لگ جاتے ہیں۔

(3) بہت بڑا گروہ موثر/ کارگر نتائج نہیں دیتا۔

دیگر خیالات کو اہمیت دینا (Prioritize the Remaining Ideas)

گروہ کو اس بات کا اختیار ہوتی ہے کہ وہ باقی بچے ہوئے خیالات کو سلسلہ وار ترتیب دے

بہترین آئیڈیا پر خیالات و فیصلہ (Decide what will happen next with top few Ideas)

اعلیٰ/ بہترین آئیڈیا کو عمل لانے پر کیا ہوسکتا ہے اس پر بحث ہوتی ہے۔ساتھ ہی اسے اعلیٰ سطح کے لوگوں یا معلم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے پھر آپسی رائے سے بہتر آئیڈیا کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔

تصور کی تعمیر/ خاکہ بندی (Concept Mapping)

تصور کا خاکہ/نقشہ (Concept map) یا conceptual diagram ایک طرح کی شکل ہے جو کہ تصور کے ساتھ ربط کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ ایک طرح سے گرافک ٹول/ آلہ ہے جو کہ Instructional designers انجرس ٹیکنیکل رائٹرس معلومات/علم کی تنظیم و (تشکیل) کے لیے استعمال کرتے ہیں اس طریقے کو Joseph-D-Novak اور ان کی ریسرچ ٹیم نے 1970 میں Cornell University میں پیش کیا جس کا استعمال طلبا کے سائنسی معلومات کو پیش کرنے کے لیے کیا۔اس کا استعمال سائنس کے ہر معنی اکتساب میں و دیگر مضامین کی شکل میں کیا جاتا تھا۔ساتھ ہی ماہرین کے مہارت کا علم، گورنمنٹ کے تعلق سے اور بزنس میں بہت زیادہ استعمال کیا گیا۔اس کی بنیاد بامنبہ تعمیراتی نظریہ(Constructivism) ہے کیونکہ Constructivism معلومات کی تعمیر کرتی ہے۔

تعریف (Definition)

Novak کا طریقہ تدریس و اکتساب David Ausubel کے نظریہ پر مبنی ہے جس کی بنیاد سابقہ معلومات کی اہمیت نئے تصورات کے حاصل کرنے میں ہے۔

Novak کے مطابق

"The most important single factor influencing learning is what the learner already Ascertion this and teach accordingly"

Novak نے چھ سال کے طلبا کو Concept Map بنانے کی ترغیب دی تھی انہوں نے سوال پوچھا ''یعنی کیا ہے؟ موسم کیسے بنتے ہیں؟ اپنی کتاب "Learning how to learn" میں نوواک نے تحریر کیا ہے کہ

''ہر معنی اکتساب نئے تصورات/سوالات/ مسئلہ کو موجودہ ادراکی خاکہ میں ترتیب دیتا ہے''

Meaningful Learning envolves the ossincelation of new concept and propositions existing cognitive strucutre

اسی سلسلے کی ایک کڑی Ray McAleese سے جڑتی ہے جنہوں نے ایک سلسلہ وار آرٹیکل برائے Concept Mapping شائع کیا اور 1998 میں انہوں نے Mapping کے عمل کو off-loading یعنی چھٹکارا ہونا کہا ہے۔

Concept Map کے معنی ونوعیت:-

Concept Map یعنی آئیڈیاز(Ideas)، امیجیس (Images)اور لفظوں کے درمیان ہم رشتگی/ ربط کو ظاہر کرتا ہے جیسا کہ Sentence diagram ،جملوں کی قواعد کو ظاہر کرتا ہے سرکٹ کا نقشہ جیسے برقی آلات کی کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے Concept Map میں ہر لفظ/ جملہ دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی پر حقیقی خیال/ آئیڈیا سے جڑے ہوتے ہیں اس کے ذریعے منطقی سوچ اور مطالعہ کی مہارت کو بڑھایا جاتا ہے تاکہ طلبا انفرادی خیال/ آئیڈیا کس طرح وسیع خیال/ تصور پیدا کرتا ہے۔

تصور نقشہ ایک طرح کی گرافک تنظیم ہے جو کہ طلبا کے کسی مضمون کے معلومات/علم کی تنظیم کرتا ہے جس کی شروعات مرکزی خیال سے ہوتی ہے اور اس کے اطراف سے شاخیں نکلتی ہیں جو کہ مرکزی خیال کو اس طرح مخصوص ذیلی عنوانات میں تقسیم کرتی ہے جس سے ان کے درمیان ہم رشتگی ظاہر ہوتی ہے۔

تصوراتی خاکے کی ہیت (Structure of Concept Maping)

یہ ایک گرافک نقشہ ہوتا ہے جس میں ایک مرکزی خیال و ذیلی تصورات وان کے درمیان کے رشتگی کو دائرے یا باکس کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ خط پر لکھا ہوا جملہ/ لفظ جوڑ فقرہ/ جملہ (Linking Phrase) کہلاتا ہے جو کہ دو تصور کے درمیان کے رشتوں کی وضاحت کرتا ہے تصور کو ادراکی باقاعدگی برائے کسی شئے۔ واقعہ حادثے کے ریکارڈ یا کسی شئے کے علامتی انداز میں بیان کیا جاتا ہے۔

زیادہ تر کسی تصور کے Label کو لفظوں کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے کبھی انہیں علامتوں +/٪ یا ایک لفظ سے زائد کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے جبکہ تجویز/ قفایا (Proposition) دو یا دو سے زائد تصور کو جوڑتا ہے یہ جوڑ جوڑ فقرہ (Linking words) یا جملے کے ذریعے جوڑا جاتا ہے جس کے ذریعے ہر معنی بیان اُبھر کر آتا ہے اسے (Sementic Unit) بھی کہتے ہیں۔

تصوراتی خاکے (Concept Map) کی دوسری اہم خصوصیات یہ ہے کہ تصورات کی تنظیمیں ڈھانچے کے طرز میں پیش کیا جاتا ہے جس میں کب سے مخصوص اور زیادہ تر عام تصورات کو نقشے کے اوپری جگہ دی جاتی ہے اور زیادہ مخصوص اور کم عام کو اس ڈھانچے کے نیچے جگہ دی جاتی ہے۔

Concept Maping کی نفسیاتی بنیاد:

یہ سوال ہمارے ذہن میں اکثر اُبھر کر آتا ہے کہ سب سے پہلے ہمارے ذہن میں آئے ہوئے تصور کا بنیاد کیا تھا؟ ان تصور کو بچے پیدائش سے تین سال کی عمر تک اپنے اطراف کی دنیا میں موجود روزمرّہ کی شئے کو دیکھتے ہیں اس کی شناخت کرتے ہیں اور اس کے بعد زبان کے Labels یا علامتوں کے ذریعے ان کی شناخت کرتے ہیں۔ یہ شروعاتی تصوراتی اکتساب پرائمری طور پر ہر انکشافی اکتساب کا عمل (Discovery Learning Process) ہوتا ہے یہاں بچے اپنے اطراف کے ماحول کو شناخت کرتے ہیں اور ان کے بزرگ/ سرپرست انہیں جس نام سے یا

ان سے جڑتی ہے جوکہ ہر نارمل انسان کے ساتھ evolutionary وراثت ہے جوکہ ہر نارمل انسان کے ساتھ جڑتی ہے ان کی بھی شناخت کرتے ہیں یہ بچے کے Label سے پکارتے ہیں

کے بعد یعنی 3 سال کے بعد تصور اور Prepositional کا اکتساب زیادہ تر زبان کی مدد سے ہوتا ہے اور یہ اکتساب Reception

Learning کہلاتا ہے جہاں نئے معنی ماخوذ کئے جاتے ہیں بذریعہ سوالات پوچھ کر وضاحت مانگ کر یا پرانے اور نئے تصور میں موجود ربط کو سمجھ کر

اور نتیجتاً نئے تصورات Prepositions تیار ہوتے ہیں اس مقام پر پختہ تجربات Concrete experiences یا props کی مددگار ہوتی

ہے اس لیے Hand on Activity کو سائنس کے اکتساب میں اہمیت حاصل ہے۔

اعلیٰ/بہترین Concept Map کس طرح بناتے ہیں؟

(1) معلومات کے ایسے زمرہ سے شروع کیا جانا چاہیئے جس سے بنانے والا بخوبی واقف ہو۔

(2) چونکہ Concept Map کی تعمیر اس پس منظر پر مبنی ہوتی ہے جس میں اسے استعمال کرنا ہوتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس لحاظ سے عبارت کا وہ حصہ لیبارٹری یا میدان میں کی جانے والی سرگرمیاں مخصوص مسئلے یا سوال جسے وہ سمجھانا چاہتا ہے اس کی شناخت کی جائے۔

(3) مندرجہ بالا عمل Concept نقشے کے تنظیمی ڈھانچے (Hierarchial Structure) کو تیار کرنے کے لیے پس منظر فراہم کرتا ہے یہ پہلی مرتبہ میں ایک محدود معلومات کو منتخب کرنے میں مدد کرتا ہے۔

(4) اگر concept کی تعریف کرنا ہو تو میرے لحاظ سے "Focus question" کی تشکیل کرتا ہے ایسا سوال جو آپ کے مسئلے کو واضح انداز میں وضاحت کرنے - ہر concept نقشے کے مرکزی سوال کا جواب ہوتا ہے ایک بہتر سوال ایک اعلیٰ تصوراتی نقشے کی تشکیل کرتا ہے۔

(5) اس کے بعد آپ کو اہم تصور کی شناخت کرتا ہے جو کہ اس زمرے یا علاقے سے منسلک ہو۔ عام طور پر 15 سے 25 تصورات کافی ہوتے ہیں ان تصورات کی لسٹ تیار کرتا ہے پھر اسے لسٹ آرڈر کرتا ہے۔

(6) اس تربیت کو زیادہ عام سے زیادہ خاص کی طرف ترتیب دے جو کہ ترتیب کے سب سے اوپر ہو اور نیچے کی جانب زیادہ مخصوص اور کم عام تصورات کو رکھا جائے یہ رینک آرڈرز زیادہ تر کم وبیش Aproximate انداز میں لیا جاتا ہے اس کا مقصد صرف نقشہ کی تعمیر میں سہولت فراہم کرتا ہے۔

(7) تصورات کی لسٹ "Parking Lot" کہلاتی ہے کیونکہ یہاں سے وہ حرکت کر کے Concept نقشے میں صحیح جگہ بستی ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چند تصورات اس "Parking Lot" میں بھی رہ جاتے ہیں کیونکہ تعمیر کرنے والے شخص کو ان تصورات میں کوئی بہتر ربط نہیں دکھائی دیتا۔

(8) اس کے بعد شروعاتی تصوراتی نقشہ تیار کیا جاتا ہے یہ ہاتھوں سے بنایا جاتا ہے یا پھر کمپیوٹر کا استعمال کر کے زیادہ (IHMC Cmap Tools کا استعمال کیا جاتا ہے (http://cmap.ihmc.us.) اس طرح آپ یا تو وائٹ بورڈ Buteler Paper کا استعمال تصورات کو یہاں سے وہاں کرنے میں استعمال کر سکتے ہیں تنظیمی ڈھانچہ تیار کرتے وقت یہ حرکت زیادہ دکھائی دیتی ہے کمپیوٹر سافٹ ویئر اس حرکتوں کا بہتر نعم البدل ہے کیونکہ یہ تصورات کے ساتھ Linking لائنس کو بھی ساتھ میں متحرک کرتے ہیں۔

(9) یہ بات تسلیم کر لینی چاہئے کہ تصوراتی خاکہ/نقشہ کبھی بھی اتنے آسانی سے افتتاحی شکل میں نہیں آ سکتا پرائمری سطح پر تیار نقشے تین سے زائد دور کی ضرورت ہوتی ہے یہاں پر سافٹ ویئر بہتر مدد فراہم کرتا ہے۔

(10) شروعاتی خاکہ تیار ہونے پر Cross-Link کو بنایا جائے۔ جو کہ تصور کو دوسرے تصور سے جوڑتے ہیں معلومات کا علاقہ/حصہ ایک دوسرے سے جڑتا ہے Cross-Link اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ کس طرح سے یہ domain ایک دوسرے سے جڑے ہیں اور کس طرح سے ان کا ربط دیلی تصورات/ domain سے ہیں۔

(11) چونکہ تصوراتی خاکہ بلوم (1956) کے شناخت کردہ ادراکی علاقے کے تعین قدر (evaluation) اور معلومات کی ترکیب (Synthesis of Knowledge) کا احاطہ کرتا ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کی تشکیل میں معیار کا خیال رکھا جائے اور تصورات کو جوڑنے والے Link کی تعمیر بہتر انداز میں ہو۔

تعلیم کے لیے نیا ماڈل:- تصوراتی خاکہ بندی مرکوز اکتسابی ماحول (A new model for Education : A concept map ceulered learning environment)

تصوراتی خاکہ/نقشہ کی اہم خصوصیات یہ ہے کہ وہ معلم کی مدد فراہم کرتی ہے کہ کس طرح سے طلبا کی مختلف سرگرمیوں کو انجام دیا جا سکے۔ مندرجہ ذیل شکل میں وسائل و تصوراتی خاکہ کو ظاہر کرتا ہے۔

تصوراتی خاکے استعمالات/ فائدے (Use/benefits of concept mapping)

(1) تصوراتی خاکے کا استعمال خیالات/آئیڈیا کی تعمیر کے لیے محرکہ فراہم کرتا ہے ساتھ ہی تخلیقیت کو روانی دیتا ہے۔

(2) اس کا استعمال بھی Brain Storming میں بھی کیا جاتا ہے۔

(3) پیچیدہ خیالات/آئیڈیاز کی ترسیل میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

(4) تصوراتی خاکہ کا استعمال سافٹ ویئر ڈیزائن میں کیا جاتا ہے۔

(5) اس کا استعمال wote taking میں کیا جاتا ہے ساتھ ہی تصور کا خلاصہ/Summary تیار کرنے میں کیا جاتا ہے۔

(6) اسے Ausubel کے Advance organizer میں تدریسی ڈیزائن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(7) اس کے ذریعے Meta-Cognitive میں اضافہ ہوتا ہے۔

(8) اس کا استعمال تعین قدر اور طلبا کی تصوراتی سوچ کے لیے کیا جاتا ہے۔

(9) اسے knowledge Organizing آنے کے طور پر اور پر معنی اکتسابی آلے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(10) مضمون کی تقسیم میں طلبا اس سے بہت زیادہ فیض یاب ہوتے ہیں۔

(11) سابقہ معلومات کو دہرانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

(12) اکتساب کو تنظیمی ڈھانچے کی شکل میں پیش کرتا ہے۔

(13) تقسیم میں کمی کی جانچ کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)

1۔ تصور کی تعمیر/ خاکہ بندی سے کیا مراد ہے؟

2۔ برین اسٹورمنگ کیا ہے اور تعلیم کے میدان میں اس کا استعمال کیسے کریں گے؟

5.8 یاد رکھنے کے نکات(Points to be Rememberd)

اس اکائی میں آپ نے اکتساب و تدریس کے نظریئے کا مطالعہ کیا۔ اس کے وسیع مفہوم ومختلف ذہنی نظریوں سے آگاہ ہوئے۔ اُستاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلباء کے سیکھنے کے انداز کے لحاظ سے تدریسی عمل انجام دے۔ اس لحاظ سے مندرجہ بالا نظریات طلباء کے اکتساب میں بہتری لانے میں کلیدی رول ادا کرتے ہیں۔ طالب علم کی خوبیوں کو جاننے کے لیے اُستاد کو نفسیات کا علم ہونا چاہئے۔ ان نظریات پر مبنی تدریس تعلیمی حصول، کفاوت کا اعتراف اور سماجی باہمی تعاون کو فروغ دیتی ہے اسی طرح اعلیٰ سطح کی سونچ اور سننے بولنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے مختصراً لائحہ عمل درسیات کے مقاصد پورے کرنے میں ماحول کو سازگار کرتے ہیں۔

اس اکائی میں ہم نے باہمی تعاون پر مبنی تدریس کے نظریئے اور معکوس تدریس کے نظریئے کے تصور پر بحث کی۔ اُستاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ طلباء کے سیکھنے کے انداز کے لحاظ سے تدریسی عمل کو انجام دے۔ اس لحاظ سے مندرجہ بالا دونوں نظریات طلباء کے اکتساب میں بہتری لانے کے ضامن ہے۔ طالب علم کی خوبیوں کو جاننے کے لیے اُستاد کو گہری بصیرت کا حامل ہونا چاہئے۔ باہمی تعاون پر مبنی تدریس تعلیمی حصول، تفاوت کا اعتراف اور سماجی باہمی تعاون کو فروغ دیتی ہے جبکہ معکوس تدریس پڑھنے کی صلاحیت جو جلا بخشتی ہے۔ اعلیٰ سطح کی سوچ اور سُننے اور بولنے کی صلاحیت میں اضافہ کرتی ہے۔ مختصراً دونوں لائحہ عمل درسیات کے مقاصد کو پورا کرنے میں ماحول ساز گار کرتے ہیں۔

5.9 فرہنگ(Glossary)

divergent	مرکز سے مختلف سمت میں انحراف
Criticism	تنقید۔ اپنے تخلیقی صلاحتوں کے ذریعے خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کرنا
Traditional	روایتی، دستوری
Programmed	تنظیم۔ پروگرام
Constructivist	تعمیراتی نظریہ
off-loading	چھٹکارا پانا
Linking Phase	جوڑتا جملہ۔ وہ جملہ جو ایک دوسرے جملہ کو جوڑتا ہو۔
Reception	رسائی/ادخال
Cross-Link	باہمی جوڑ
Radical Idea	شدید بنیادی خیال

Constraints	روکاوٹیں
Cooperative	تعاون
Reciprocal	جوابی/معکوسی
Progressive	ترقیاتی
Positive Interdependance	مثبت باہمی انحصار
Group Processing	گروہی تعمل

5.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Question)

(1) رابرٹ ایم گیگنے کے مطابق اکتساب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) 5 (ب) 9 (ج) 8 (د) ان میں سے کوئی نہیں

(2) اوپرنٹ کنڈسنل کس ماہر نفسیات کی دین ہے؟

(ا) گیگنے (ب) تھرنڈایک (ج) اسکینر (د) ان میں سے کوئی نہیں

(3) مندرجہ ذیل میں دماغ کے بارے میں کہے گئے جملہ درست ہے؟

(ا) ہر دماغ منفرد ہوتا ہے (ب) دماغ ایک متوازی پروسیسر

(ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

(4) مندرجہ ذیل میں کون سا جملہ باہمی تعاون پر مبنی اکتساب کا حصہ نہیں ہے؟

(ا) T. P. S (ب) Sand a Problem

(ج) Mind Maping (د) ان میں سبھی

(5) تخلیقی سوچ کو برہانہ کس طریقہ تدریس کا اہم خصوصیات میں شامل ہے؟

(ا) قصہ گوئی (ب) برین اسٹورمنگ

(ج) ان میں سے تمام (د) ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Question)

1 اکتساب کی تعریف بیان کیجیے۔

2 اکتساب کے نظریے کون کون سے ہیں؟

3 گیگنے کے سیکھنے کے عمل کو بیان کریں۔

4 ذہن پر مبنی اکتساب کی تعریف بیان کیجیے۔

5 تعمیراتی نظریئے کی ابتداء کس نے کی؟

6 برونر کے انکشافی اکتساب کے نظریئے سے کیا مراد ہے؟

7 آسوبیل کے نظریئے کی تعریف بیان کیجیے۔

7 تعاون کے تدریسی طریقے کی تعریف بیان کیجیے۔

8 تعاون کا نظریہ کن دو نظریوں پر مبنی ہے۔

9 تعاون کے نظریئے سے طلباء میں کون کونسی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہے۔

10 تعاون کے تدریسی طریقے کے مراحل کتنے ہیں؟

11 برین اسٹورمنگ کے اصول بیان کریں۔

12 تصور کی تعمیر/ خاکہ بندی سے کیا مراد ہے؟ موزوں تعریفیں لکھیے۔

13 معکوسی تدریس سے کیا مراد ہے؟

14 معکوسی تدریس کا نظریہ بیان کیجیے۔

15 معکوسی تدریس کو کون کونسی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے۔

16 معکوسی تدریس کے عمل میں کتنے مراحل شامل ہیں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Question)

1 گیگنے .کے اکتساب کے مراحل بیان کیجیے۔

2 گیگنے کے 9 (نو) اکتسابی کیفیتوں کو کمرہ جماعت میں کس طرح استعمال کر سکتے ہیں مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

3 ذہن پر مبنی اکتساب کے خاکے کو بیان کرے واُس کی افادیت پر روشنی ڈالیے۔

4 تعمیراتی نظریے پر مبنی منصوبہ سبق تیار کیجیے۔

5 آسوبیل اور برونر کے نظریئے میں فرق تحریر کریں۔

6 تعاون کے تدریس کے نظریئے کو تفصیل میں بیان کیجیے۔

7 تعاون کے تدریس کے نظریئے کو مختلف تعریفوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

8 تعاون کے تدریس کے بنیادی پہلوؤں پر روشنی ڈالیے۔

9 تعاون پر مبنی تدریس کے مقاصد مع مثال تحریر کریں۔

10 تعاون پر مبنی تدریس کے مختلف اکتسابی نظریات کو بیان کریں۔

11 تعاون پر مبنی تدریس کے مراحل تفصیل میں بیان کیجیے۔

12 تعاون پر مبنی تدریس کی خوبیاں وخامیاں بیان کریں۔

13 برین اسٹورمنگ پر مبنی کسی ایک سیشن کا خاکہ تیار کریں۔

14 کسی موضوع پر مبنی تصور کا خاکہ/نقشہ تیار کریں۔

15 معکوسی تدریس سے کیا مراد ہے؟ معنی و تعریفیں بیان کریں۔

16 معکوسی تدریس کے مراحل تفصیل میں بیان کریں۔

17 تعاون پر مبنی طریقہ اور معکوسی تدریسی طریقہ پر مبنی منصوبہ سبق تیار کریں۔

5.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

☆ Aggrawal J.C. Essential of Educational Psychology, New Delhi : Vikas Publishing House Pvt. Ltd.

☆ Duffy, Lowyek, & Jonassen (1992). Designing environments for constructive learning. New York: NATO.

☆ Dumont, H., D. Istance and F. Benavides (eds.) (2010). The Nature of Learning: Using Research to Inspire Practice, OECD Publishing.

☆ Gergen, K.J. (1985). The social constructionist movement in modern psychology. American Psychology, 40, 266-275.

☆ Illeris, Knud (2004). The three dimensions of learning. Malabar, Fla: Krieger Pub. Co. ISBN 9781575242583. Paris. http://dx.doi.org/10.1787/9789264086487-en. This is available as free e-book

☆ Lewin, k. (1951). Field thories in social science. New york : Harper and Row.

☆ Koffka, K. (1924). The growth of the mind. Londan : Routeledge and Kegan paul

☆ Ormrod, Jeanne (2012). Human learning (6th ed.). Boston: Pearson. ISBN

☆ The Office of Learning and Teaching, 2004. Melbourne: Department of Education and Training; OECD, 2010. Nature of Learning, Paris: Author; http://www.p21.org/

☆ Thorndike, E.L (1931). Human Learning. New York : Cambridge, MIT Press.

☆ Vygotsky, LS (1978) Mind and Society: The Development of Higher Mental Processes. Cambridge, MA: Harvard University Press.

نمونہ امتحانی پرچہ

اکتساب اور تدریس

جملہ نشانات 70 وقت : 3 گھنٹہ

ہدایت:

یہ پرچہ تین حصوں پہ مستمل ہے۔ حصہ اول حصہ دوم اور حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں کے جواب لازمی ہے۔

۱۔ حصہ اول میں دس لازمی سوالات ہے جو کہ معروضی سوالات ہے۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے ایک نمبر مختص ہے۔

۲۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 5 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہئے۔ ہے سوال کے لیے 6 نمبر مختص ہے۔

۳۔ حصہ دوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 3 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو الفاظ پر مشیمل ہونا چاہئے۔ ہے سوال کے لیے 10 نمبر مختص ہے۔

سوال۔ا **حصہ اول**

(i) نفسیاتی علاقہ، جذباتی علاقہ اور وقوفی علاقہ یہ کس کے مقاصد ہیں؟

(الف) درسی مقاصد (ب) تدریسی مقاصد (ج) تعلیمی مقاصد (د) تجرباتی مقاصد

(ii) نقل کرنا دست کاری کی مہارت فطری جذبہ کس علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں

(الف) نفسیاتی حرکی علاقہ (ب) جذباتی علاقہ (ج) وقوفی علاقہ (د) تجرباتی علاقہ

(iii) معلم کو سبق کا منسوبہ بندی کے دوران کن پہلو کو ذہن نشیں نہیں کرنا چاہئے؟

(a) مواد مضمون کا نظم (b) استحصال کرنے والے زوائد

(c) تدریسی طریقۂ کار (d) انحزاب

(iv) اشترا کی طرز رسائی میں کون سے طریقۂ کار شامل نہیں ہے؟

(a) مطالعہ فرد (b) سماجی سروے (c) انٹریو (d) متعلقہ جگہ کا دورہ کرنا

(v) تنقیدی سوچ کے لیے ضروری ہے۔

(a) وضاحت (b) مناسب (c) درستی (d) ان میں سے سبھی۔

(vi)۔ خودمرکوزیت کا مطلب ہے۔

(a) اپنے نظریئے سے دیکھنا (b) دوسرے کے نظریئے سے دیکھنا

(c) دونوں (d) ان میں سے کوئی نہیں

(vii) معلم کی پیشہ وارانہ اخلاقیات کون کون سے ہیں؟

(ا) پیشہ کے ساتھ اخلاق (ب) پیشہ وارانہ رفقاء کے ساتھ اخلاقیات

(ج) والدین ومعاشرے کے اخلاقیات (د) ان میں سے سبھی

(viii) مندرجہ ذیل میں ہدایتی طرز رسائی کے فوائد میں سے ہیں

(ا) لچیلا پن (ب) جدیدیت سے باخبر

(ج) معاشرہ سے لگاؤ (د) ان میں سے سبھی

(ix) اوپرنٹ کنڈسنل کس ماہر نفسیات کی دین ہے؟

(ا) گیگنے (ب) تھرنڈائیک (ج) اسکینر (د) ان میں سے کوئی نہیں

(x) مندرجہ ذیل میں دماغ کے بارے میں کہے گئے جملہ درست ہے؟

(ا) ہر دماغ منفرد ھوتا ہے (ب) دماغ ایک متوازی پروسیسر

(ج) دونوں (د) ان میں سے کوئی نہیں

حصہ دوم

مختصر جوابی سوالات

(2) تدریسی اصول کو بیان کیجیے۔

(3) نفسیاتی حرکی علاقہ اس تدریسی مقصد کے کوئی چار نکات مع مثال بیان کیجیے۔

(4) معکوسی باہمی تعاون پرمبنی تدریس ہے۔واضح کریں۔

(5) تعاونی طرز رسائی کیا ہے۔

(6) تدریسی ماڈل کیا ہے۔اس کی خصوصیات لکھیے۔

(7) آپ معلم میں کن کردار وافعال کو دیکھتے ہیں فہرست کریں۔

(8) برین اسٹورمنگ کیا ہے اور تعلیم کے میدان میں اس کا استعمال کیسے کریں گے۔

(9) تدریس کے کتنے مراحل ہوتے ہیں۔فہرست کریں۔

حصہ سوم

طویل جوابی سوالات

(10) مختلف فکری مکاتب کے لحاظ سے تدریس کی نوعیت پر روشنی ڈالیے۔

(11) تعاون پرمبنی تدریس سے طلباء میں معلومات کی تعمیر ہوتی ہے۔ بحث کریں۔

(12) تصور کی تعمیر/ خاکہ بندی سے کیا مراد ہے؟

(13) معنی خیز اکتساب پرمبنی کسی بھی مضمون پر منصوبہ سبق تیار کیجیے۔

(14) گیگنے کے نظریہ برائے اکتساب کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔